

ed 1970

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۵۴

Accession No. ۹۹۱

Author ۲-۲

Title

فہرستِ مصنفین

This book should be returned on or before the date last marked below.

---





# URDU HISTORY READER MIDDLE VERNACULAR

BY

E. MARSDEN, B.A.

*Indian Educational Service. (Retired.)*

مختصر تاریخ ہند



MACMILLAN & CO., LIMITED  
CALCUTTA, BOMBAY AND LONDON  
1914.

FIVE ANNAS

قیمت پانچ آنہ

URDU  
HISTORY READER  
MIDDLE VERNACULAR

BY

E. MARSDEN, B.A.

*Indian Educational Service. (Retired.)*

Checked 1969

مختصر تاریخ ہند

مدل ورنا کیولر

مصنفہ اے۔ مارسدن صاحب بی۔ اے۔

انڈین ایجوکیشن سارہیس (ریٹائرڈ)

MACMILLAN & CO., LIMITED  
CALCUTTA, BOMBAY AND LONDON

1914.



# مکتبہ تاریخی دہرست جوکہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کے لئے مفید ہیں

انگلش

۲۵۸

میکملن کی انگلش ریڈر میں صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کے لئے  
فست ریڈر چھ آنہ - سیکنڈ ریڈر آٹھ آنہ - تھرڈ ریڈر دس آنہ \*

میکملن کی کنگ ریڈر میں مصنفہ ای - مارسڈن صاحب - بی - اے - نے رنگیں  
اور دوسرے سادہ تصویروں کے ساتھ بنایا - دی کنگ پرائمر سادہ تصویروں کے  
ساتھ تین آنہ - اور رنگدار تصویروں کے ساتھ چار آنہ - آردو اور ہندی  
بالقصور فی کتب چار آنہ - دی کنگ ریڈر پہلا حصہ سادہ تصویروں کے  
ساتھ چار آنہ - اور رنگدار تصویروں کے ساتھ پانچ آنہ - کتب دوم - چھ  
آنہ - کتب سوم آٹھ آنہ - کتب چہارم نو آنہ - کتب پنجم دس آنہ \*

جونیلر پروڈ ریڈر سی - ایم - برور - ایم - اے - نے بنایا آٹھ آنہ \*

سینٹر پروڈ ریڈر سی - ایم - برور - ایم - اے - نے بنایا دس آنہ \*

فست بک آف انگلش - ال ٹیننگ چار آنہ \*

فست انگلش ریڈر ال ٹیننگ دو آنہ \*

ایسن ان انگلش کمپوزیشن بک پہلی چار آنہ - دوسری بک پانچ آنہ -

تیسری بک چھ آنہ \*

پرائمر انگلش گرامر ریڈا - آر - مورس - ال - ال - دی - نے بنایا اور ایچ -  
برڈلی - ایم - اے - نے ریوایز کیا دس آنہ \*

تواریخ

تاریخ ہند - جونیلر کلاسوں کے لئے مصنفہ ای - مارسڈن صاحب - بی - اے -  
بارہ آنہ \*

مڈل ورناکیولر تاریخی ریڈر مصنفہ ای - مارسڈن صاحب - بی - اے - آردو -  
اور ہندی - فی کتب پانچ آنہ \*

تاریخ ہند - حصہ پہلا اور دوسرا مصنفہ ای - مارسڈن صاحب - اور لالہ  
جیارام آردو حصہ پہلا دس آنہ - حصہ دوسرا آٹھ آنہ \*

انڈیا انڈر کمپانی اور گروں - ایچ - اے - اسٹاک - بی - اے - نے بنایا دس  
آنہ \*





# فہرست مختصر تاریخ ہند

صفحہ

باب ۱	— آریہ	...	...	...	...	۱
۲	— رام چندر	...	...	...	...	۳
۳	— کورو اور پاندو کی جنگ عظیم	...	...	...	...	۵
۴	— بدھ	...	...	...	...	۶
۵	— یونانی اور اہل سیدیا	...	...	...	...	۸
۶	— محمود غزنوی بت شکن	...	...	...	...	۱۰
۷	— محمد غوری	...	...	...	...	۱۲
۸	— افغان یعقوب پٹھان بادشاہ	...	...	...	...	۱۳
۹	— تیمور لنگ	...	...	...	...	۱۶
۱۰	— حالت ہندوستان بعد واپسی تیمور	...	...	...	...	۱۷
۱۱	— سلاطین مغلیہ	...	...	...	...	۱۹
۱۲	— اکبر اعظم	...	...	...	...	۲۳
۱۳	— جہانگیر	...	...	...	...	۲۰
۱۴	— شاہ جہاں	...	...	...	...	۳۲
۱۵	— اورنگ زیب	...	...	...	...	۳۵
۱۶	— ابتدائی تجارت مابین یورپ اور ہند	...	...	...	...	۳۷
۱۷	— سیواجی کا عروج - مرہٹے	...	...	...	...	۴۰

مفہم

- باب ۱۸ — مرہٹہ سلطنتوں کی نشو و نما ... ۴۴
- ۱۹ — نادر شاہ ... ... ۴۷
- ۲۰ — سلطنت مغلیہ کا زوال ... ... ۴۸
- ۲۱ — انگریزوں اور فرانسیسیوں کی پہلی لڑائی - کلايو ۴۹
- ۲۲ — کلکتہ کی کالی کوٹھری ... ... ۵۳
- ۲۳ — فرانسیسیوں کا استیصال کامل ... ۵۷
- ۲۴ — میر جعفر کی حکومت - احمد شاہ ابدالي ۵۹
- ۲۵ — میر قاسم ... ... ۶۱
- ۲۶ — لارڈ کلايو ... ... ۶۲
- ۲۷ — سلطنت مغلیہ کا خاتمہ ... ... ۶۴
- ۲۸ — حیدر علی - میسور کی پہلی لڑائی ... ۶۶
- ۲۹ — وارن ہیسٹنگز پہلا گورنر جنرل ... ۶۸
- ۳۰ — مرہٹوں کی پہلی لڑائی اور میسور کی دوسری لڑائی ... ... ۷۱
- ۳۱ — لارڈ کارنوالس اور سر جان شور دوسرے اور تیسرے گورنر جنرل ... ... ۷۴
- ۳۲ — مارکوئیس ولزلی چوتھا گورنر جنرل ... ۷۷
- ۳۳ — لارڈ کارنوالس پانچواں گورنر جنرل لارڈ منٹو چھٹواں گورنر جنرل ... ۸۷
- ۳۴ — لارڈ ہیسٹنگز ساتواں گورنر جنرل - مرہٹہ طاقت کا اختتام ... ... ۸۸

- باب ۳۵ — لارڈ امہرست آٹھواں گورنر جنرل اور لارڈ  
 ۹۳ ... ولیم ہنٹنگ نواں گورنر جنرل
- ۹۹ ... لارڈ آکلینڈ دسواں گورنر جنرل ...
- ۱۰۱ ... لارڈ الڈبرا گیارہواں گورنر جنرل ...
- ۱۰۲ ... لارڈ ہارڈنگ بارہواں گورنر جنرل ...
- ۱۰۵ ... لارڈ ڈالہوزی تیرہواں گورنر جنرل ...
- ۱۰۹ ... لارڈ کیننگ چودھواں گورنر جنرل ...
- ۱۱۱ ... لارڈ ہندوستان پر ملکہ معظمہ کی حکمرانی
- ۱۱۲ ... اور پہلے پانچ وائسرائے ہند
- ۱۱۳ ... قیصر ہند کی فرمانروائی اور بعد کے
- ۱۱۵ ... چھ وائسرائے ...
- ۱۲۰ ... ہندوستان پر ایدورک ہفتم کی بادشاہت
- ۱۲۳ ... ہندوستان پر جارج پنجم کی بادشاہت



## فهرست نقشه جات

صفحه

- ۱ — مملکت مغلیہ زیر فرمان شہنشاہ اکبر - سنہ ۱۶۰۰ ع ۲۵
- ۲ — بنگال و بہار ... .. سنہ ... ۵۵
- ۳ — برٹش ہند زیر حکومت ولزلی - سنہ ۱۷۹۹ ع ۷۸
- ۴ — برٹش ہند زیر حکومت لارڈ ہیسٹنگز - سنہ ۱۸۲۳ ع ۸۹
- ۵ — برٹش ہند زیر حکومت لارڈ ڈلہوزی - سنہ ۱۸۵۶ ع ۱۰۴





# مختصر تاریخ ہند

## ۱۔ آریہ لوگ

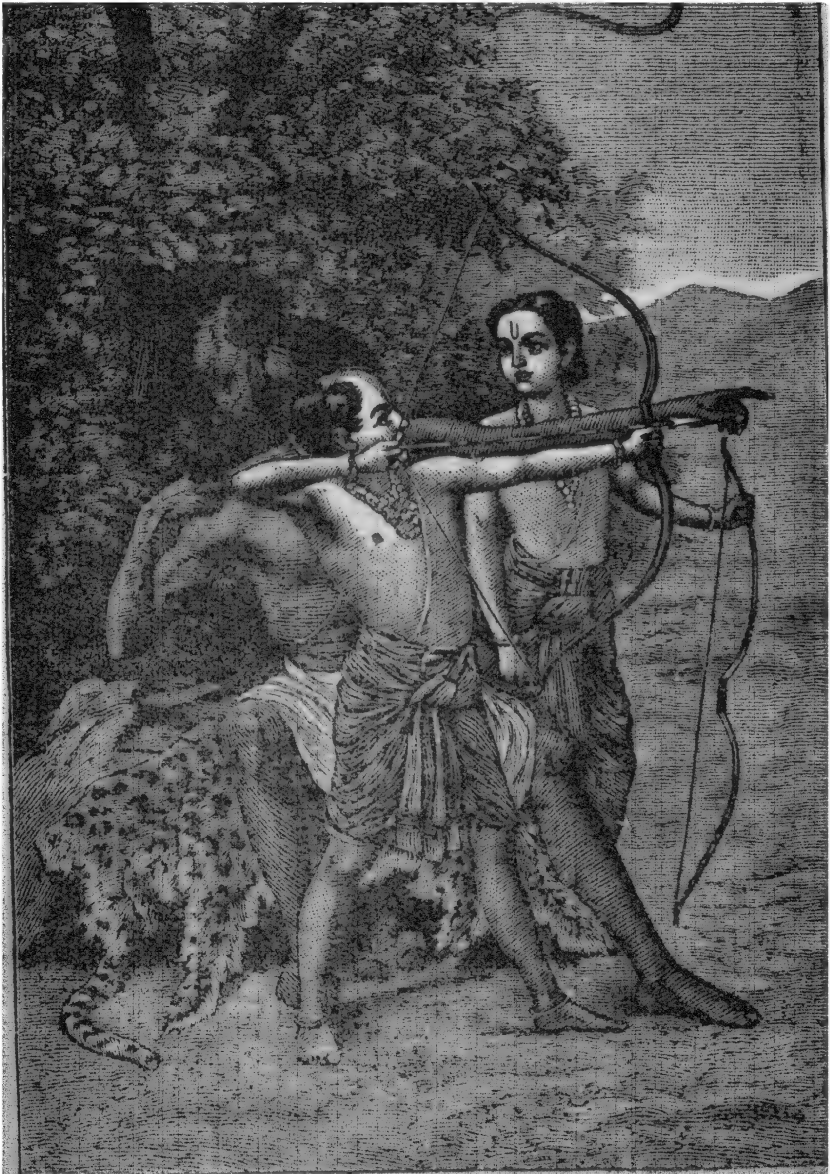
۱۔ — یہ لوگ پنجاب کے دریاؤں کے کناروں پر آرام اور سادگی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے ان کا بدن خوبصورت اور چلن اچھا تھا اسی سبب سے آریہ کہلائے۔ ویدوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ سورج۔ آگ۔ چاند وغیرہ دیوتاؤں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ وہ کھیتی سے روزی کما تے اور گائے پالا کرتے تھے۔ سورج اور چاند کی رفتار۔ سیاروں کے ایک دوسرے سے تعلق اور اسی قسم کے علوم کی ان کو واقفیت تھی۔ ان میں چار ذاتیں تھیں \*

( ۱ ) برہمن - یہ دیوتاؤں کی حمد و پرستش وغیرہ کا کام کرتے تھے اور وید پڑھتے تھے اور دوسروں کو پڑھاتے تھے \*

( ۲ ) چھتری - یہ ملک کی حفاظت کرتے تھے \*

( ۳ ) ویش - یہ کھیتی کیاری کا کام کرتے تھے \*

( ۴ ) شودر - یہ اور لوگوں کی خدمت کرتے تھے \*



رام چندر کا تیر اندازی سیکھنا

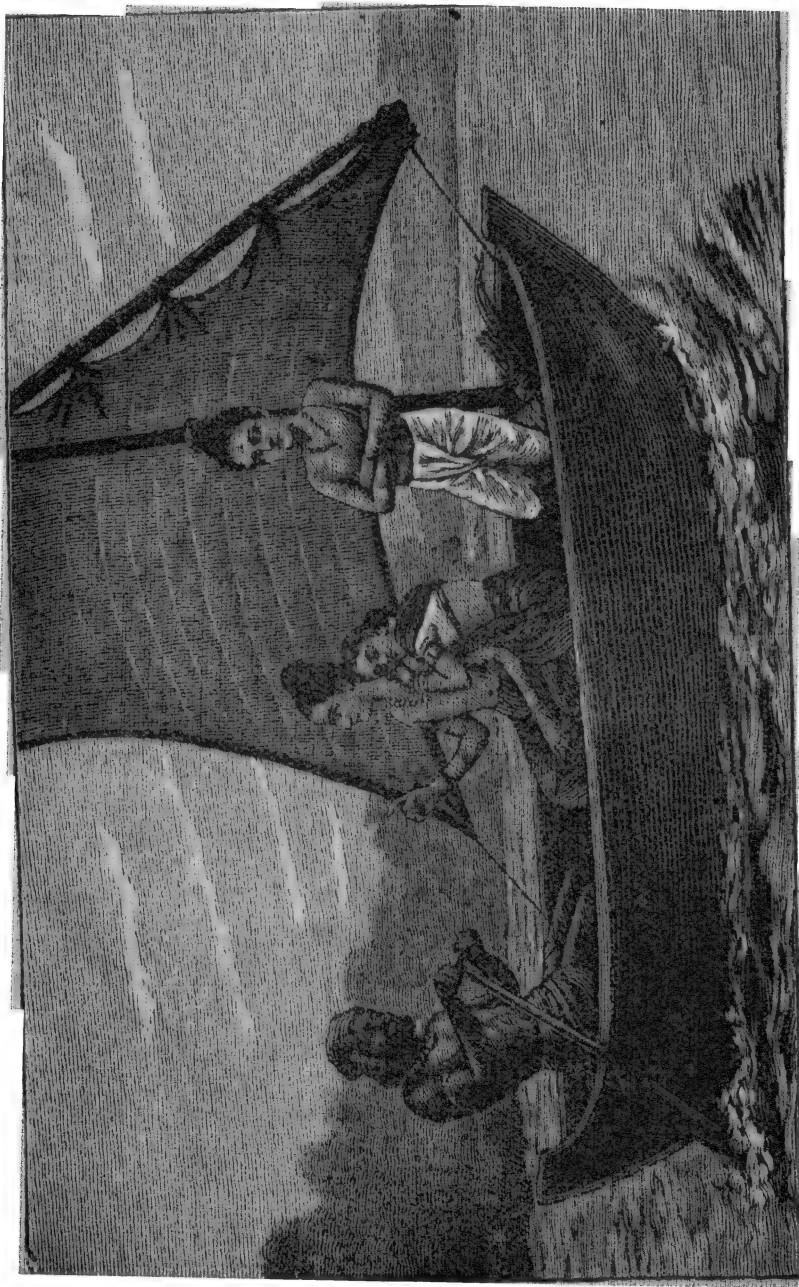
## ۲ — رام چندر

۱ — پُرانے زمانے میں ہندوؤں میں بہت سے بڑے بڑے جڑی اور بہادر لوگ گذرے ہیں - ان میں سب سے زیادہ مشہور ایک چھتری شاہزادہ رام چندر تھے جن کا حال ہم کو کتاب راماین سے معلوم ہوتا ہے - ان کے باپ اس ملک پر سلطنت کرتے تھے جو اب شمالی ہند میں آردہ کے نام سے مشہور ہے \*

۲ — اس زمانہ میں سب سے زیادہ خوبصورت لڑکی سیتا تھیں - جو ایک دوسرے چھتری راجہ کی بیٹی تھیں - ان کے باپ کے پاس ایک بہت بڑی اور وزنی کمان تھی - ان کی یہ شرط تھی کہ جو شاہزادہ اسے جھکادے وہی سیتا سے بیاہ کرے بہت سے شاہزادوں نے اس کے جھکانے کی کوشش کی - لیکن سب کے سب ناکامیاب رہے - جب رام چندر جی نے یہ خبر سنی تو وہ سیتا کے باپ کے دربار میں آئے اور کمان کو طلب کیا - اور اس کو یہاں تک جھکایا کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے تب ان کا بیاہ سیتا کے ساتھ ہوا \*

۳ — رام کے باپ ان کو اپنے سب لڑکوں میں زیادہ چاہتے تھے اور ان کا ارادہ تھا کہ میرے بعد یہی راجہ ہوں - لیکن رام کی ایک سوتیلی ماں تھی - وہ چاہتی تھی کہ اس کا بیٹا گدھی پائے - اس نے بوڑھے راجہ کو مجبور کیا - کہ وہ رام کو جنوبی ہند کے جنگلوں کی طرف جلاوطن کر دے - اور اس کے بیٹے کو سلطنت دے - رام نے اپنے باپ کے کہنے کے مطابق

رام سیدنا اور لکشمی کے سانہہ کدکا پار آتر رہے ہیں



ڪيا - اور لکشمڻ اور سیتا کے ساتھ بہت دور دکن کے پہاڙي ملڪونمیں چلے گئے \*

۴ — یہاں جنگلونمیں رام نے کئی سال بسر کئے - اور جنگلي قوموں سے جنہیں آریا لوگ بندر کھتے ہیں دوستي پیدا کولي - راوڻ نام ایک بدمعاش راجہ جسوقت رام شکار کو گئے ہوئے تھے موقع پا کر سیتا کو ملک لڻکا کی طرف لے بھاگا - لیکن رام نے اوسکا پیچھا ڪيا اور انکے سیاه نام دوستوں نے جو جنگلوں میں رھتے تھے انکی مدد ڪي - اون لوگوں کے سرداروں میں ایک کا نام هفومان تھا جسکو اب تک بہت سے هندو بڑا دیوتا سمجھکر پوجتے ہیں راوڻ مارا گیا اور سیتا با عصمت رام کے ساتھ واپس آئیں \*

### ۳ — کورو اور پانڈو کی جنگ عظیم

۱ — هندو آریہ ایک قسم کی سنسکرت بولتے تھے - جو دنیا کی بہت پُرانی زبانوں میں ہے - اور اب هندوستان کے کسی حصہ میں نہیں بولي جاتي - لیکن هندوؤں کی پُرانی کتابیں اسی زبان میں لکھی گئی ہیں - ان میں سے دو کے حالات تم سن چکے ہو - یعنی وید و راماین - ایک تیسری بہت پُرانی کتاب مہابھارت ہے \*

۲ — مہا معنی بڑا - اور بھرت ایک قدیم راجپوت راجہ کا نام ہے - لفظ مہابھارت سے مراد اوس جنگ عظیم کے حالات ہیں - جو بھرت کی اولاد میں ہوئی - یہ لڑکے پانڈو اور کورو کے نام سے مشہور ہیں - یہ لڑائی ان دونوں فریقونمیں ہستناپور کے راجہ کے

لئے ہوئی - جو مقام موجودہ دہلی سے بہت دور نہ تھا -  
 مہابھارت ایک بہت بڑی کتاب نظم کی ہے جو اٹھارہ بابوں  
 میں منقسم ہے - اور جس میں بے شمار قصے اُن ہندو راجاؤں کے  
 درج ہیں جو دونوں طرف سے اس لڑائی میں شریک تھے - یہہ  
 لڑائی کئی سال تک قائم رہی - اور سب سے بڑی اور آخری  
 جنگ میں جسمی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ اٹھارہ روز تک  
 میدان کورگ شینو میں ہوتی رہی - پاندو اور اونکے حامی  
 فتح مند ہوئے \*

۳ - ان کتابوں سے بہت کچھ پُرا نے ہندو آریوں کے طور  
 و طریقے اور رسم و رواج ہم کو معلوم ہوتے ہیں \*

## ۴ — بدھ

۱ - تقریباً دو ہزار پانچ سو برس قبل شمالی ہند میں  
 ایک چھتری راجہ تھا - جو فرقہ ساکیہ پر حکمراں تھا - وہ بہادر اور  
 جنگجو تھا اور چاہتا تھا کہ اس کا اکلوتا بیٹا گوتم بھی اسی کی  
 طرح بہادر ہو - اس لئے اس نے اس کو نیزہ بازی تیر اندازی - شمشیر  
 زنی کی تعلیم دلوائی - یہہ لڑکا اچھا اور خوبصورت اور جوان تھا -  
 اور اپنے باپ اور اپنے قوم کے کل راجپوتوں کے فخر کا باعث تھا -  
 اس کا نکاح ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ کر دیا گیا - جس سے  
 ایک لڑکا بھی ہوا - وہ ایک اچھے محل میں رہتا تھا اور اس کے  
 لئے زندگی کے کل سامان عیش و آرام کے مہیا تھے \*

۲ — ایک رات گوتم کو خواب میں ایک ضعیف اور بوڑھا آدمی نظر آیا جو ضعف اور ہوشیاری کے وجہ سے چلنے سے معذور تھا اور بہ مشکل تمام کھڑا ہو سکتا تھا - ایک ہاتھ نے گوتم سے کہا کہ گوتم تم بھی کبھی ایسے ہی بوڑھے اور کمزور ہو جاؤ گے - اوسکے بعد پھر اوسنے ایک شخص کو سخت بیمار دیکھا جو شدت درد کی وجہ سے کراہ رہا تھا - اور اوسے ہی ہاتھ نے اوس سے کہا کہ گوتم تم بھی ایک روز ایسے ہی بیمار پڑو گے اور درد میں مبتلا ہو گے - پھر اوسنے ایک شخص کو بالکل بے حس و حرکت اور سرد اور مردہ زمین پر پڑا ہوا دیکھا اور ہاتھ سے بتایا کہ گوتم تمکو بھی آخر کار مرنا ہوگا \*

۳ — صبح اڑھتے ہی گوتم نے جسکی عمر اوسوقت تیس برس کی تھی - باپ اور بی بی اور بچے کو چھوڑ کر جنگل کی راہ لی - جہاں اوسنے سات برس کا زمانہ بسر کیا - اور یہ سوچتا رہا کہ کس طریقہ سے انسان کی مصیبت اور معصیت اور رنج اور غم جو دنیا میں چاروں طرف نظر آتے ہیں دفع ہو سکتے ہیں - یا اونمیں کچھ کمی پیدا ہو سکتی ہے - بالآخر اوسکے جی میں یہ بات آئی کہ مجھے اطمینان کامل کا ٹھیک راستہ معلوم ہو گیا \*

۴ — تب وہ جنگلوں سے نکل کر پھر لوگوں میں آ ملا اور پینتالیس برس تک بہار اور اوسکے اطراف میں گھوم کر ایک نئے مذہب کی تعلیم دیتا رہا - اوسنے اپنا پرانا نام گوتم بدل دیا - کیونکہ اب وہ شاہزادہ بنا نہیں چاہتا تھا - اور اپنا نام بدھا رکھا



اوسکا مذہب بدہ مذہب کے نام سے مشہور ہوا - بہت سے لوگوں نے اوس مذہب کی پیروی کی - اور بدہ کے زندگی ہی میں لاکھوں ہندو اوس مذہب میں داخل ہو گئے - تقریباً ایک ہزار برس تک بدہ مذہب ہندوستان میں بہت پھیلا رہا \*

۵ — بدہ بڑا رحم دل تھا - دنیا میں ایسے رحم دل آدمی بہت کم ہونگے وہ لوگوں کو تعلیم دیتا تھا کہ کل جانوروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا اور ان سے اچھا برتاؤ کرنا انسان کے فرائض میں سے ہے - اور کسی کے ساتھ بے رحمی کرنا یا اوسکو ایذا دینا گناہ ہے - اوسکا قول ہے کہ سب انسان آزاد اور برابر ہیں - اور ہر شخص بلا قید ذات اچھا بن سکتا ہے - گو وہ پاک و صاف زندگی بسر کرے اور سچ بولے اور گناہ نہ کرے \*

## ۵ — یونانی اور اہل سیدیا

۱ — قبل مسیح کے چوتھی صدی میں سکندر شاہ یونان نے فارس پر چڑھائی کی - وہ تاریخ میں سکندر اعظم کے لقب سے مشہور ہے فارس کے بادشاہ دارا اور سکندر کے درمیان کئی لڑائیاں ہوئیں - اور کل لڑائیوں میں سکندر نے دارا کو شکست دی بعد ازاں سکندر درہ خیبر سے ہو کر ہندوستان میں داخل ہوا \*

۲ — پنجاب کے ایک راجہ نے جسکا نام پورس تھا - سکندر کو باز رکھنے اور نکال باہر کرنے کی کوشش کی - اور دریائے جہلم

کے کنارے پر دونوں کے درمیان ایک سخت لڑائی ہوئی -  
جسمیں سکندر اور اوسکے یونانی ساتھیوں نے پورس اور اوسکے  
لشکریوں کو شکست فاش دی \*

۳ — اوسکے بعد سکندر نے چاہا کہ گنگا کی وادی کی  
طرف بڑھے - اور تمام ہندوستان کو فتح کر لے - لیکن اوسکے سپاہی  
بہت تھک چکے تھے - اونہوں نے آگے بڑھنے سے انکار کیا اسوجہ  
سے سکندر کو واپس جانا پڑا \*

۴ — ۳۲۷ سال قبل مسیح کے سکندر اعظم کا یونانیوں  
کے ساتھ ہند پر حملہ کرنا ایک مشہور اور معروف واقعہ ہے -  
اوس زمانہ کے ہندو تواریخ نہیں لکھا کرتے تھے - لیکن اہل یونان  
لکھتے تھے - اونکی کتابوں سے دو ہزار سال قبل کے ہندوؤں کے  
کچھہ نکتچہ احوال معلوم ہوتے ہیں - ہندوستان کی تواریخ میں  
سب سے پہلی محقق تاریخ سنہ ۳۲۷ مذکورہ بالا ہے \*

۵ — یونانی وسط ایشیا کو سیدیا اور وہاں کے تازاری  
وحشی اقوام کو اہل سیدیا کہتے تھے - حضرت عیسیٰ کے بعد  
تین یا چار صدی تک اہل سیدیا برابر گروہ کے گروہ ہندوستان  
میں آتے رہے - اور یکے بعد دیگرے افغانستان پنجاب گجرات  
اور کل غریبی ہندوستان پر قابض ہو گئے \*

۶ — اہل سیدیا کی سب سے آخری اور سب سے  
زبردست جماعت جو حضرت عیسیٰ کے تقریباً چار سو برس بعد

آئی - ہون یا ہنا کی جماعت تھی - ان لوگوں کو راجہ بکرمات نے شکست دی بہت سے مارے گئے - کچھ اپنے ملک کو واپس چلے گئے - لیکن ایک کثیر تعداد رہ گئی اور اس نے اسی ملک میں بود و باش اختیار کر لی \*

۷ — اسکے بعد تقریباً پانچ سو برس تک کوئی مشہور قوم یا بڑا بادشاہ شمال و غرب سے ہندوستان میں نہیں آیا - اس عرصہ میں ہندو اطمینان کے ساتھ رہے - بڑے بڑے شہر آباد ہوئے اور ہندو دیوتاؤں کے بڑے بڑے مندر بنائے گئے - اور ملک میں بہت دولت ہو گئی \*

## ۶ — محمود غزنوی بت شکن

سنہ ۹۹۷ ع سے سنہ ۱۰۳۰ ع تک

۱ — تقریباً نو سو برس قبل افغانستان کا پائے تخت شہر غزنی تھا - جسکا بادشاہ اوس وقت میں محمود نام ایک ترک تھا - اوسنے بادشاہ ہونے کے تہوارے دن بعد ہندوستان میں جہاد کرنے اور اوس ملک کے شہروں اور مندروں کو لوٹنے کا قصد کر لیا \*

۲ — محمود سترہ مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا - اور ہر مرتبہ چلے سے زیادہ دلیر ہو کر پورب اور دکھن کے جانب جہان کہیں اوسکو کسی شہر یا مندر کا پتہ لگتا آگے بڑھتا - جب پنجاب کو وہ پورے طور سے لوٹ چکا تو دریائے گنگ کے کنارے کے شہروں کی طرف بڑھا \*

۳ — آخر مرتبہ محمود ہندوستان میں سنہ ۱۰۲۴ عیسوی میں آیا ۔ اور دکن کی جانب ملک گجرات کو روانہ ہوا ۔ گجرات میں ایک بہت پُرانا مشہور مندر تھا ۔ اور زرو جواہر کی کثرت کے سبب سے تمام ہند میں شہرت رکھتا تھا ۔ اس مندر میں ایک بہت بڑا بت تھا ۔ جسے سومناتھہ یعنی چندر دیوتا کہتے تھے ۔ ایک طولانی سفر کے بعد محمود مندر تک پہونچ گیا اور ہندو فوجوں کو جو اوسکی حفاظت کے لئے جمع ہوئی تھیں شکست دی ۔ جب وہ مندر کے اندر داخل ہوا تو خوف زدہ پوجاریوں نے اس شرط پر ایک کثیر رقم نذر کرنے کو کہا کہ اون کا بت نہ توڑا جائے ۔ لیکن اوسنے جواب دیا کہ میں بت شکن ہوں بت فروش نہیں ۔ اور یہہ کہہ کر اپنے آہنی گرز سے اوسنے ایک ایسی سخت ضرب ماری کہ وہ بت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا \*

۴ — محمود افغانستان کو واپس جانے کے تھوڑے ہی دنوں بعد مر گیا ۔ اگرچہ اوسنے خود پنجاب میں قیام کیا ۔ لیکن دارالسلطنت لاہور کو ایک افسر کی نگرانی میں چھوڑ گیا ۔ دیوے سو برس تک ہندو افغانوں کو ماک سے نکال باہر کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر اسکا کوئی نتیجہ نہ ہوا ۔ محمود کے جانشین افغان بادشاہ نہایت مضبوطی کے ساتھ لاہور پر قابض رہے ۔ اور اندر پنجاب سے نکل کر ہندوؤں کے اون شہروں میں لوٹ مار کرتے رہے جو دریائے گدگ کے کنارے آباد تھے ۔ ان پادشاہوں کے یہہ دو پائے تخت تھے ایک غزنوی دوسرا لاہور \*

## ۷ — محمد غوری

سنہ ۱۱۹۰ ع سے سنہ ۱۲۰۶ ع تک

۱ — وہ شاہان غزنوی جو ترکی نژاد تھے جب تقریباً دیرہ سو برس تک سلطنت کرچکے تو اونکو افغانوں کی ایک گروہ نے زیر کیا جو افغانستان کے جانب شمال و غرب ایک، چھوٹے سے خطہ میں آباد تھے یہ خطہ ملک غور کے نام سے مشہور تھا۔ اوس زمانہ میں اونکا حکمران محمد غوری تھا \*

۲ — محمد غوری نے نو مرتبہ ہندوستان پر فوج کشی کی۔ اور اون دولتمند شہروں اور مندروں کو لوٹا جن تک محمود غزنوی پہنچ نہ سکا تھا۔ صرف ایک شہر بنارس میں اوسنے ہزار مندروں سے زیادہ برباد کئے۔ اور چار ہزار اونٹونپر خزانہ لاد کر لے گیا۔ وہ ہمیشہ اپنے پیچھے ایک بڑی فوج اپنے سپہ سالار قطب کی ماتحتی میں چھوڑ جاتا۔ جو صرف ممالک اور شہرہائے مفتوحہ کو اپنے قبضہ ہی میں نہ رکھتا بلکہ یکے بعد دیگرے دوسرے شہروں پر بھی قبضہ کرتا جاتا۔ یہاں تک کہ قریب قریب پورا شمالی ہند افغانوں کے قبضہ میں آگیا \*

۳ — محمد غوری کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اور جب وہ مرا تو اوسکے سپہ سالار افغانستان پر متصرف ہو گئے۔ اور قطب جو کئی سال سے صوبجات ہند کا والی رہا تھا۔ قطب الدین کے نام سے ہند کا بادشاہ بن بیٹھا \*

## ۸ — افغان یا پٹھان بادشاہ

سنہ ۱۲۰۶ ع سے سنہ ۱۵۲۶ ع تک

۱ — شاہان افغان تین سو بیس برس تک یعنی سنہ ۱۲۰۶ عیسوی سے سنہ ۱۵۲۶ عیسوی تک دہلی میں برسر حکومت رہے۔ ہندو اونکو پٹھان کہتے تھے۔ اور اسی نام سے کل افغان بادشاہ مشہور ہیں۔ قریب قریب یہہ سب افغانی نسل کے تھے۔ یہہ بادشاہ مختلف پانچ خاندانوں سے تھے۔ غلام۔ خلجی۔ تغلق۔ سید۔ لودی \*

۲ — یہہ زمانہ اول سے آخر تک تمام ہندوستان میں کشت و خون کا تھا۔ ہملوگ جو اس زمانہ امن و امان میں ہیں مشکل سے قیاس کر سکتے ہیں۔ کہ پٹھان بادشاہوں کے زمانہ میں ہندوستان کی حالت کس قدر خطرناک رہی ہوگی۔ ہندوؤں کے بہت سے پُرانے مندر برباد کر دیے گئے۔ کیونکہ پٹھان بادشاہوں میں رحمدل سے رحمدل بادشاہ بھی انلوگونکے لئے جو اوسکے ہم مذہب نہ تھے بے رحم تھا۔ اور وہ اپنا فرض سمجھتا تھا کہ ہندوؤں کو مسلمان بنائے۔ اور جو انکار کرے اوسکو قتل کرے۔ بہت سے زر خیز قطعات بنجر ہو گئے۔ کیونکہ غریب لوگ اپنی جان بچانیکے لئے جنگلوں میں بھاگ جاتے تھے \*

۳ — قطب الدین غلام بادشاہوں میں سب سے پہلا بادشاہ تھا۔ یہہ لوگ غلام اسوجہ سے کہلاتے تھے۔ کہ اون میں سے اکثر قطب الدین کی طرح ابتدا میں غلام تھے \*

۴ — قطب ایک بہادر سپاہی اور ہوشیار سپہ سالار تھا وہ اپنی فوج کے افسروں پر اسقدر مہربان تھا اور انکو مل و دولت اور اراضی دینے کا اسقدر خیال رکھتا تھا کہ وہ قطب فیاض کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ وہ ہندوؤں سے سخت بیرحمی کا برتاؤ کرتا تھا۔ اونکے پچیس مفدر رنکے پتھر سے اسنے دہلی کے قریب ایک خوبصورت مینار بنوایا۔ یہ مینار اسی کی طرف منسوب ہے۔ اور قطب مینار کہلاتا ہے۔ یہ دوسو پچیس فٹ بلند ہے اور دنیا میں سب سے اونچا مینار ہے۔ اور اسوقت تک قائم ہے \*

۵ — غلاموں کے خاندان میں سے رضیہ بیگم ہی صرف ایک مسلمان شہزادی تھی جسنے دہلی میں فرمائروائی کی۔ وہ سلطان کہلاتی تھی۔ اگرچہ یہ لقب عموماً مردوں ہی کو دیا جاتا تھا۔ یہ شہزادی ہوشیار اور دلیر تھی اور اسنے بہت اچھی طرح سے حکومت کی۔ لیکن وہ اپنے دربار کے خطرناک امیروں کو اپنے قابو میں نہ کر سکتی تھی۔ چنانچہ تھوڑے دنوں تک سلطنت کرنے کے بعد وہ قتل کر دی گئی \*

۶ — غلاموں کے بعد خلجی مالک سلطنت ہوئے۔ خلجی بادشاہوں میں سب سے زبردست اور سب سے جابر علاؤ الدین تھا۔ علاؤ الدین اور اوسکا سپہ سالار کافور جو ہندو سے مسلمان ہوا تھا دکھن پر حملہ آور ہوئے۔ اور ہرانی ہندو پلاطنتوں کو انہوں نے نیست و نابود کر کے بہت سے آدمیوں کو

مروایا اور کئی مندرونکو غارت کیا - اور بہت سا لوٹ کا مال دہلی کو لیکئے - یہ مسلمانوں کا دکھن پر پہلا حملہ تھا \*

۷ — تغلقوں میں دو بادشاہ مشہور ہوئے ہیں - ایک تو اپنی برائیوں کی وجہ سے - اور دوسرا اس وجہ سے کہ اوسنے اچھی طرح سے حکومت کرنیکی کوشش کی - ان میں کا پہلا محمد تغلق تھا - اوسکی حرکتیں اسقدر ظالمانہ اور خلاف عقل تھیں کہ اوسکو پاگل کہنا نامناسب نہ ہوگا - اوسنے محاصل کو پہلے سے دس گونہ بڑھا دیا - بیچارے کاشتکار کھیتوں کو افتادہ چھوڑ کر بھاگ گئے - کیونکہ اسقدر سخت محصول وہ ادا کر سکتے تھے - جب لوگ بھاگنے لگے تو اوسنے اپنی فوج کو آدمیوں کے شکار کرنیکا حکم دیدیا - سپاہی جنگل کو گھیر کر ان بیچارے غریبوں کو اسطرح مارتے تھے جسطرح درندوں کو مارتے ہیں :

۸ — دوسرا فیروز تغلق تھا - جو پٹھان بادشاہوں میں سب سے اچھا تھا - وہ تقریباً چالیس برس تک برسر حکومت رہا - اوسنے ملک کی فلاح اور بہبود کے لئے بہت کچھ کیا - سڑکیں بنوائیں نہریں نکلوائیں مسافروں کے لئے سرائیں تعمیر کرائیں اور عربی و فارسی کے مدرسے جاری کئے - اوسنے اکثر بادشاہوں سے کہیں بہتر سلوک عوام کے ساتھ کیا - باوجود اس کے فیروز بھی اکثر اُن ہندوؤں کے ساتھ بہت بیرحمی کرتا تھا جو اپنے مذہب کو تبدیل نہ کرتے تھے - وہ ہندوؤں کے مندروں کو برباد کرنا اور اولیے پتھروں سے مسجدیں تعمیر کرانا اپنا فرض



سمجھتا تھا - اس امر کو وہ اپنے سوانح عمری میں خود لکھتا ہے جو اسی کی تصنیف سے ہے \*

تغلق خاندان کے آخری بادشاہ کے زمانہ میں تیمور کی مانتھی میں تناری لوگ ہندوستان میں گھس آئے \*

## ۹ — تیمور لنگ

۱ — تغلق بادشاہوں میں سے سب سے آخری بادشاہ کے زمانہ میں تمام ترکستان ایک زبردست بیگ یعنی سردار کے قبضہ میں تھا - جسکا نام تیمور تھا - وہ فطرتاً نہایت بے رحم اور سخت مزاج تھا - بیان کیا جاتا ہے کہ جتنے آدمی اس کے حکم سے قتل ہوئے اوتنے کسی دوسرے کے حکم سے نہیں ہوئے - سنہ ۱۳۹۸ عیسوی میں تیمور پنجاب میں داخل



تیمور

ہوا اور آہستہ آہستہ دہلی کی طرف بڑھا - اور اپنے پیچھے صرف مردہ جسموں اور جلتے ہوئے گاؤں کو چھوڑتا گیا - جب وہ دہلی کے قریب پہونچا تو اس کے ساتھ ایک لاکھ قیدی

تھے - اور چونکہ اسقدر قیدیوں کی نگرانی مشکل معلوم ہوئی - اسلئے اوسنے پندرہ برس سے زیادہ سن والوں کو ایکبارگی قتل کرادیا \*  
 ۲ - اوس سے فراغت کر کے تیمور دہلی کے پٹھان بادشاہ پر جا پڑا اور اوسکو پوری طور سے شکست دی - پانچ روز تک ظالم تاتاری شہر میں گشت کرتے رہے - اور لوگوں کو قتل کرتے اور گھروں کو جلاتے رہے - اور چلتے وقت ایک بڑی جماعت قیدیوں کی اور بہت سا مال غنیمت لیکر ہمالیہ پہاڑ کے نیچے نیچے پنجاب تک چلے گئے - اور وہاں سے براہ کابل ترکستان میں جا پہنچے \*

## ۱۰ - حالت ہندوستان بعد واپسی تیمور

۱ - ہندوستان سے تیمور کے واپسی کے بعد دو خاندان سید اور لودی تقریباً سو برس تک حکومت کرتے رہے - لیکن وہ صرف دہلی و آگرہ اور اسکے گرد و نواح کے ملکوں پر حکمران تھے \*

۲ - صوبجات پنجاب اور بنگال میں ان افغانوں کی جو پیشتر ان ممالک میں بر سر حکومت رہ چکے تھے سلطنتیں قائم ہو گئیں - صوبہ جونپور یعنی وہ خطہ جو اودھ اور الہ آباد کی سرحد پر واقع ہے ایک مسلمان بادشاہ کے ماتحت تھا - راجپوتانہ دو سلطنتوں پر منقسم تھا مالوہ میں اگرچہ راجپوت لوگ آباد تھے لیکن وہاں کا بادشاہ مسلمان تھا - راجپوتانہ کا بقیہ

حصہ بہت سے راجپوت سلطنتوں پر منقسم تھا - جنمیں سے خاص اودیپور یا چتور کی سلطنت تھی - اس ملک کا راجہ سب راجاؤں کا سردار مانا جاتا تھا \*

۳ — دکن میں دریائے نربدا تھا اور کرشنا کے درمیان کا پورا خطہ بہمنی سلطنت میں شامل تھا - اس سلطنت کا بانی محمد تغلق کا ایک افغانی سپہ سالار تھا - جسکے ساتھ لڑکپن میں ایک بوڑھے برہمن نے اچھا سلوک کیا تھا - اور جب وہ بادشاہ ہوا تو اوسنے اپنی سلطنت کا نام اوسی کی طرف نسبت کر کے بہمنی یا برہمنی رکھا - مسلمان بہمنی بادشاہ تقریباً دو سو برس تک حکومت کرتے رہے - یہ حکمران تغلق و سید و لودی بادشاہوں کے ہم عصر تھے - اور انکا دارالسلطنت شہر گلبرگہ تھا \*

۴ — دکن میں سلطنت بیجانگر ہندوؤں کی ایک عظیم الشان سلطنت تھی اوسکا دارالسلطنت شہر بیجانگر دریائے تڈگ بہدرا کے کنارے پر آباد تھا \*

۵ — خاندان لودی کے آخری بادشاہ کے عہد میں یعنی قریب سنہ ۱۵۰۰ عیسوی کے بہمنی سلطنت تباہ ہو گئی - اور اوسکی جگہ پر مسلمانوں کے پانچ چھوٹی چھوٹی سلطنتیں قائم ہو گئیں اور ہر ایک کا بادشاہ الگ الگ تھا - اُن کے نام یہ ہیں - بیدر ملک دکن کے وسط میں - برار و احمد نگر شمال میں - اور بیجاپور گولکنڈہ جنوب میں - انکے ہر ایک ہمیشہ ایک دوسرے سے اور بیجانگر کے ہندو سلطنت سے لڑتے رہے \*

۶ — جنوبی ہند میں ہر طرف بہت سے ہندو سردار تھے جو نایک یا بالیکار کہلاتے تھے۔ یہ لوگ چھوٹے چھوٹے قطعات ملک پر حکومت کرتے تھے۔ اور جب تلک کئے جاتے تو راجہ بدجانگر کو خراج دیتے \*

## ۱۱ — سلاطین مغلیہ

بابر [ ۱۵۲۶ - ۱۵۳۰ ] اور ہمایوں [ ۱۵۳۱ - ۱۵۵۶ ]



بابر

۱ — مغل ہندوستان کے بادشاہوں میں سب سے زبردست ہوئے ہیں [اس خاندان سے پندرہ شخص فرمانروا ہوئے۔ لیکن اُن میں سے پہلے چھ بہ نسبت بعد والوں کے جنکی حکومت بہت کم تھی زیادہ قوی اور زیادہ مشہور تھے۔ چھ مشہور بادشاہوں کے نام یہ ہیں۔ بابر۔ ہمایوں۔ اکبر۔ جہانگیر۔ شاہجہاں۔ اورنگ زیب \*]

۲ — بابر تیمور لنگ کی اولاد سے تھا۔ وہ ابتدائاً ترکستان میں ایک چھوٹی سی ریاست کا سردار تھا کچھ دنوں تک

وہاں ایک سلطنت قائم کرنے کی کوشش میں ناکامیاب ہو کر جنوب کی طرف آیا - اور افغانستان پر قبضہ کر لیا - اور وہاں کئی سال تک حکومت کرتا رہا تب اوسنے ہندوستان کو فتح کرنے کا ارادہ کیا - اور ایک مختصر لیکن بہادر فوج کے ساتھ دہلی پر حملہ کرنے کو روانہ ہوا \*

۳ — ابراہیم لودی جو پٹھان بادشاہوں میں سے تھا ایک لاکھ فوج لیکر اوسکے مقابلہ کو روانہ ہوا - لیکن ابراہیم کی فوج شکست کھا کر بھاگ پھڑی ہوئی - اور وہ بیس ہزار سوار کے ساتھ میدان جنگ میں قتل ہوا - یہ زبردست لڑائی سنہ ۱۵۲۶ عیسوی میں پانی پت کے میدان میں جو دہلی سے قریب ہے ہوئی - اس لڑائی میں فتحیاب ہونے کے بعد بابر سلطنت دہلی کا مالک ہو گیا \*

۴ — بابر آن مسلمان بادشاہوں سے جو اوسوقت ہندوستان کے کسی حصہ میں برسر حکومت رہ چکے تھے کہیں زیادہ اچھا تھا - وہ ہندوستان میں لوگوں کو قتل کرنے اور مندروں کو توڑنے اور ملک کو لوٹنے کے لئے نہیں ایک عقلمند اور اچھے بادشاہ کی طرح حکومت کرنے کے لئے آیا - وہ اپنی بات کا سچا تھا اور اسنے کبھی کوئی ذلیل حرکت نہیں کی \*

۵ — بابر ہندوستان میں زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہا - اوسکو دہلی میں سلطنت کرتے ہوئے چار ہی برس گذرے تھے کہ وہ بیمار پڑ گیا اور کمزور ہونے لگا - اوسکا عزیز فرزند ہمایوں

بھی بیمار پڑا اور بہت جلد چارپائی سے لگ گیا۔ جب اوسکے بچنے کی ظاہراً کوئی اُمید نہ تھی۔ تو بابر نے کہا کہ میں اپنے عزیز فرزند کے لئے اپنی جان خدا کے حوالہ کرونگا۔ یہ کہہ کر وہ ہمایوں کی چارپائی کے گرد تین مرتبہ گھوما اور دعا مانگی۔ کہ خدایا تو ہمایوں کو اچھا کر دے اور اوسکے بدلے میری جان لے لے۔ اوسنے بعد دعا کے چلا کر کہا کہ میں نے اوسکا مرض سب کر لیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بابر کی دعا خدا نے سن لی۔ کیونکہ اسی روز سے ہمایوں اچھا ہونے لگا اور بابر کی حالت روز بروز خراب ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ ہمایوں بالکل تندرست ہو گیا اور بابر نے وفات پائی۔ اوسنے سلطنت اپنے بیٹے ہمایوں کے سپرد کی اور اس سے تاکید کر گیا کہ بھائیوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا \*

۶ — ہمایوں نے اپنے بھائیوں کو اپنے ملک کا ایک ایک حصہ دیکر سلطنت شروع کی۔ چنانچہ ایک کو افغانستان و پنجاب دیا تھا

۷ — ہمایوں کے تخت پر بیٹھنے کے تھوڑے ہی دنوں بعد ایک افغان سردار کو جسکا نام شیر خاں تھا خود بادشاہ بننے کا خیال پیدا ہوا۔ ہمایوں دوسرے پٹھان بادشاہوں کو شکست دیتا ہوا شیر خاں کے مقابلہ کے لئے مشرق کی طرف بڑھا۔ لیکن شیر خاں نے اوسکی فوج کو شکست دیکر دہلی اور آگرہ پر قبضہ کر لیا اور سنہ ۱۵۴۰ عیسوی میں ہندوستان کا بادشاہ بن گیا \*

۸ — ہمایوں اپنے زوجہ وچند ہمراہیوں کو لیکر فارس بھاگ گیا۔ اس وقت سنہ ۱۵۴۲ ع میں ہمایوں کا بیٹا اکبر نامی شہر امر کوت میں پیدا ہوا۔ ہمایوں کچھ روز تک شاہ فارس کا مہمان رہا۔ بادشاہ اوس سے بخلوص پیش آیا اور اوس کے ساتھ اوس نے دس ہزار فوج کر دی۔ جسکو ایکروہ افغانستان میں واپس آیا اور کابل میں سلطنت کرتا رہا۔ جب تک کہ ہندوستان میں دوبارہ آنیکا موقعہ اوسکو ہاتھ نہ آگیا \*



ہمایوں

۹ — شیر خاں جسفے اپنا نام بدلکر شیر شاہ رکھ لیا تھا۔ ہمایوں کو نکال دینے کے بعد چار برس تک عمدگی اور

عقلمندی کے ساتھ حکومت کرتا رہا۔ وہ کبھی کابل نہیں رہتا۔ اور اپنے ماتحتوں سے بھی ایسی ہی سخت محنت لیتا جسکا کہ وہ خود عادی تھا۔ اوسنے دوسرے افغان بادشاہوں سے کہیں اچھی طور پر حکومت کی۔ اوسنے ہندوؤں کو نہیں ستایا۔ بلکہ بہت سے ہندوؤںکو سلطنت کا مددگار مقرر کیا۔ منجملہ اون کے ایک گوردرا مل تھا جو مہتمم مالگنداری محاصل تھا \*

۱۰ — اس اثنا میں شیر خاں مرگیا تھا - اور اوسکے دو جانشین بھی یکے بعد دیگرے مرچکے تھے - اور تیسرا جانشین جو بر سر حکومت تھا بہت کمزور اور سلطنت کی قابلیت نہ رکھتا تھا - اسلئے ہمایوں بہادر اور جفاکش سپاہیوں کی ایک جرار فوج لیکر دہلی پر چڑھ آیا - اور دہلی اور آگرہ پر جو پندرہ برس تک اوسکے قبضہ سے نکلے رہے پھر قابض ہو گیا \*

۱۱ — ہمایوں نے واپسی کے بعد بہت دنوں تک حکومت نہیں کی - ایک روز دوپہر کے بعد وہ بالاخانہ پر ٹہل رہا تھا - قریب کی ایک مسجد سے اذان سنی اور دعا مانگنے کیلئے کھڑا ہو گیا - لیکن عصا جسکے سہارے سے وہ کھڑا ہوا تھا - چکنے سنگ مرمر پر پھسل پڑا اور بالاخانہ سے نیچے آ رہا - اوسکو إسقدر سخت چوٹ آئی - کہ اوسنے اسی صدمہ سے وفات پائی - اور اُسکی وفات تخمیناً پچاس سال کے عمر میں ہوئی \*

## ۱۲ — اکبر اعظم

سنہ ۱۵۵۶ ع سے ۱۶۰۵ ع تک

۱ — اکبر ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں میں سب سے اچھا تھا - جب اوسکا باپ مرا تو وہ صرف تیرہ برس کا تھا - بیرم خاں نامی ایک بہادر ترکی سردار جو اوسکے باپ کا بہنوئی بھی تھا پانچ برس تک اکبر کے نام سے ملک پر برے استقلال کے ساتھ حکومت کرتا رہا \*



۲ — اس زمانہ میں سلطنت مغلیہ صرف دہلی اور پنجاب تک محدود تھی - صوبجات بنگال - جونپور - سندھ - گجرات - مالوہ - خاندیس میں اُس وقت بھی پٹھانوں کی زبردست سلطنتیں موجود تھیں - اور راجپوتانہ میں راجپوت شہزادے حکمران تھے \*



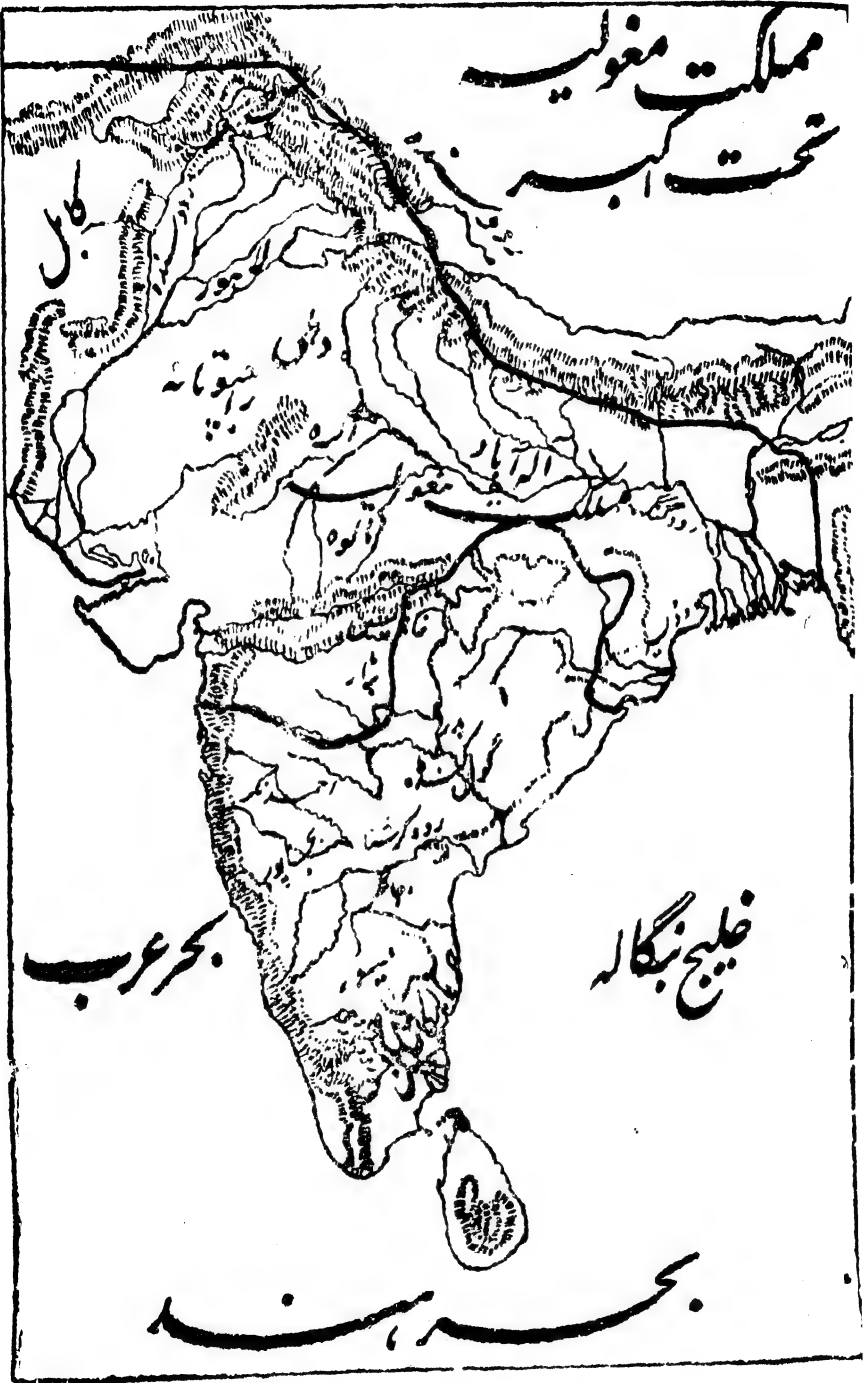
اکبر

۳ — جب اکبر اٹھارہ برس کا ہوا تو اوس نے سلطنت کی باگ اپنے ہاتھ میں لی - اور سلطنت دہلی کا خود مختار مالک ہو کر ایک زبردست فوج کے ساتھ راجپوتانہ کی طرف بڑھا - اور راجپوت شہزادوں سے لڑائی شروع کی اور اُن کو مغلوب

کر کے اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آیا - اور اُن کا ملک اُنہیں کے قبضہ میں رہنے دیا اور اُن سے صرف اسبات کا خواہشمند ہوا کہ وہ اوس کو اپنا سردار یعنی شہنشاہ تسلیم کریں \*

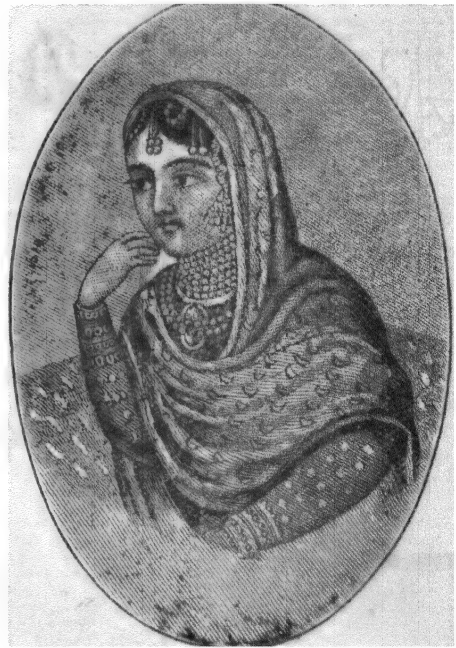
۴ — ان فتوحات کے بعد اکبر نے راجپوت شہزادیوں اور راجپوت سرداروں کے بیٹیوں سے نکاح کیا - اور اُن کے باپ

# مملکت مغول تحت کبر



اور بھائیوں کو اپنی فوج کا افسر مقرر کیا - یہہ لوگ اوسکے دوست اور رشتہ دار بن گئے - جب شہزادہ سلیم جوان ہوا تو اکبر نے اوس کا نکاح ایک راجپوت شہزادی مسماۃ جودہ بائی کے ساتھ کر دیا - اکبر سات برس میں راجپوتانہ کا مالک ہو گیا اور کل راجپوت سردار کا شہنشاہ سمجھا جانے لگا \*

۵ — راجپوتوں کی مدد اور ہندوؤں کی دوستی اور حمایت سے اوس نے یکے بعد دیگرے کل پرانی پٹھان سلطنتوں کو زیر کیا - اوس نے جونپور - بنگال - کشمیر - سندھ - مالوہ - گجرات - کابل - قندھار کو فتح کر لیا - اور اپنی حکومت کے وسیع زمانہ کے آخر میں کل ہندوستان پر جو ہندوہاچل کے شمال میں واقع ہے حکمران ہو گیا \*



جودہ بائی

۶ — اکبر نے مسلمانانہ طریقہ پر تربیت پائی تھی - لیکن وہ ہندوؤں سے نرمی اور مہربانی کے ساتھ برتاؤ کرتا تھا - وہ کہتا تھا کہ ہر مذہب میں خوبیاں ہیں - اور وہ لوگ جو حقیقت میں خدا سے محبت رکھتے ہیں اوسکو ہر جگہ

پائیندگی - وہ خواہ مسلمانوں کے مسجدوں میں جائیں خواہ ہندوؤں کے مندروں میں خواہ عیسائیوں کے گرجا میں - اکبر کے زمانہ میں شخص مذہبی پابندی میں آزاد تھا



راجہ مان سنگھ

۷ — اکبر کے دربار میں بہت سے لوگ مشہور اور قابل جمع ہو گئے تھے - ان میں سب سے زیادہ قابل ابوالفضل تھا - اکبر ہر معاملہ میں اس سے رائے لیتا تھا - وہ رحم دل اور نیک اور عالم تھا - اس نے اکبر کے دربار - حکومت اور سلطنت کے حالات ایک کتاب میں لکھے ہیں - جس کا نام آئین اکبری ہے اور جو اس وقت بھی پڑھنے کے قابل ہے \*

۸ — ہندوؤں میں سب سے بڑا آدمی اکبر کے دربار میں راجہ ٹودر مل تھا جو بہت دنوں تک شیر شاہ کی ملازمت میں رہ چکا تھا - وہ اکبر کے بڑے کام کا آدمی تھا و سکو اکبر نے مال کا صیغہ بہت جلد سپرد کر دیا - ہندوستان کے فتوحات کے بعد بہت سے بڑے بڑے راجاؤں کو فوج میں بڑے بڑے عہدے

ملے - راجہ مان سنگھ جسکی بہن شاہزادہ سلیم کو بیاہی تھی اکبر کا سب سے بڑا سپہ سالار تھا - وہ پہلے کابل کا صوبہ دار مقرر کیا گیا اور بعد ازاں بنگال کا صوبہ دار ہوا \*

۹ — اکبر کے عہد سلطنت کا آخری درہ امن سے گذرا - اگرچہ شاہزادہ سلیم نے اوسکو کسیقدر پریشان کیا اور ایک مرتبہ بغاوت بھی کر بیٹھا - لیکن بہت تھوڑے آدمی اوس کے شریک ہوئے - اور مہربان باپ نے اوس کا قصور معاف کر دیا \*

۱۰ — اکبر کے تخت نشینی کے تقریباً دس برس کے بعد سنہ ۱۵۶۵ عیسوی میں دکن کے چار مسلمان بادشاہوں نے متفق ہوکر سلطنت بیجانگر پر حملہ کیا - تالی کوٹ پر جو دریائے کرشنا کے کنارے آباد ہے بہت بڑی لڑائی ہوئی - مسلمانوں نے فتح پائی - لاکھوں آدمی قتل ہوئے اور بیجانگر جو ایک وسیع شہر تھا بالکل برباد ہو گیا \*

۱۱ — اکبر بادشاہ کے زمانہ میں تمام لوگ بہ نسبت سابق کے بہت خوش حال تھے - پٹھان بادشاہوں کے زمانہ کی بہ نسبت اونسے محصول بہت کم لئے جاتے تھے - ہر شخص کو چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان ایک ہی قسم کا محصول ادا کرنا پڑتا تھا - اگلے بادشاہ ہندوؤں سے ایک قسم کا محصول لیتے تھے جو جزیہ کہلاتا تھا - اس کا ادا کرنا ہندوؤں پر بہت شاق تھا غیر مذہب والوں کو مسلمان نہ ہونے کے وجہ سے یہ محصول ادا کرنا پڑتا تھا - اکبر نے اس محصول کو معاف کر دیا -

اور وہ محصل بھی معاف کر دئے جو متبرک مقامات کے جانیوالے جاتریوں سے وصول کئے جاتے تھے \*

۱۲ — اس زمانہ میں ہر شخص اپنے مذہب اور رسوم کے ادا کرنے میں آزاد تھا - البتہ ہندوؤں کی ایک ظالمانہ رسم کو اکبر نے نہایت سختی کے ساتھ بند کر دیا تھا - وہ رسم یہ تھی کہ جب شوہر اپنی زوجہ سے پہلے مرجاتا تو وہ بیوہ اپنے شوہر کی لاش کے ساتھ چتا یعنی اکڑی کے انبار پر جسپر ہندوؤں کے مردے جلائے جاتے ہیں اپنی تئیں زندہ جلا دیتی - اس رسم کو سنی کہتے ہیں اور اس کو اکبر نے موقوف کرنے کی کوشش کی \*

۱۳ — کیا اکبر کے زمانہ میں ہندوستان کے لوگ اس زمانہ سے زیادہ خوش حال تھے ؟ نہیں ! ہملوگوں کو اکبر کی ایسی سلطنت کے زمانہ میں رہنا پسند نہ ہوگا - کیونکہ ہم لوگوں کی حالت اُن لوگوں میں سے ہر شخص کی حالت سے بدرجہا بہتر ہے جو کسی مغل بادشاہ کے زمانہ میں رہے ہیں - یہ عہد سلطنت جسمیں ہملوگ رہتے ہیں اکبر کے عہد سلطنت سے اوسیقدر بہتر ہے کہ جس قدر اکبر کا زمانہ ظالم پٹھان بادشاہوں کے زمانہ سے بہتر تھا \*

۱۴ — اکبر کے عہد میں بہ نسبت انگریزی عہد کے اراضی پر تیگنہ محصل تھا - اکبر اور تمام مغل بادشاہوں کے زمانہ میں کل زمین صرف بادشاہ کی ملک ہوتی تھی - انگلستان میں اور اب ہندوستان میں بھی جب کوئی بڑا آدمی یا سردار مرجاتا ہے - تو اوسکی جائداد اور کل چیزیں اوسکے

لڑکوں اور وارثوں کو ملتی ہیں - لیکن مغل پادشاہوں کے زمانہ میں جب کوئی مرجاتا تھا - تو اوسکی کل جائداد اور مال پر بادشاہ قبضہ کر لیتا تھا - اور اوسکے لڑکوں کو کچھ نہ ملتا تھا - ہاں اگر بادشاہ چاہتا تو اونکو کچھ دیدیتا - اکبر کی مرضی قانون تھی - وہ خود جو چاہتا سو کرتا - اوسپر کوئی دوسری طاقت نہ تھی - لیکن انگریزی دور حکومت میں قانون ایک چیز ہے - جس کو ہر شخص جانتا اور مانتا ہے - جس طرح ایک غریب سے غریب فقیر قانون کے خلاف نہیں کر سکتا - اوسی طرح شاہ انگلستان بھی خلاف قانون کوئی بات نہیں کر سکتا - انگریزی قوم اپنے بادشاہ کو اس بات کے ماننے پر چہ سو برس پیشتر مجبور کر چکی ہے \*

۱۵ — اکبر ترستھ سال کے عمر میں مرا - اور اوسنے ۱۵ سال تک سلطنت کی اُسکے بعد اُسکا سب سے بڑا بیٹا سلیم تخت نشین ہوا \*

### ۱۳ — جہانگیر

سنہ ۱۶۰۶ ع سے ۱۶۲۷ ع تک

۱ — اکبر کی وفات کے بعد سلیم جہانگیر یعنی فاتح دنیا کے لقب سے تخت نشین ہوا - جہانگیر کی ماں ایک راجپوت شاہزادی تھی اسوجہ سے وہ آدھا راجپوت تھا \*

۲ — اپنے باپ کے طرح اوسنے بھی بہت سی راجپوت شہزادیوں سے نکاح کیا - ان میں سے ایک شہزادہ خرم ہے

جو بعد میں بادشاہ ہوا - لیکن جہانگیر نے اپنے عہد کے چھٹویں سال میں ایک ایرانی خاتون سے نکاح کیا - اوس خاتون کا نام



جہانگیر

نور جہاں تھا جو ہندوستان کی ایک نہایت مشہور ملکہ تھی \*

۴ — جہانگیر نے کل

امور سلطنت نور جہاں کے سپرد کر دیے تھے لہذا تمام احکام اوس کی دستخط سے صادر ہوتے تھے - اُس کا باپ وزیر اعظم ہوا - اور اُس کا بھائی دربار کا امیر الامرا بنایا گیا - جہانگیر کے آخر بیس سال کی حکومت در حقیقت نور جہان کی حکومت تھی -

جہانگیر کہا کرتا تھا کہ مجھ کو صرف اسبقدر ضرورت ہے کہ لطیف غذا اور نفیس شراب کثرت سے ملا کرے - وہ نور جہاں کی کسی بات میں دخل نہ دیتا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ نور جہاں اوس سے کہیں عمدہ طور سے حکومت کر سکتی ہے \*

۵ — جہانگیر اور ہندوستان دونوں

کی خوش قسمتی تھی - کہ نور جہاں



نور جہاں



عقلمندی اور قابلیت کے ساتھ حکومت کرتی تھی۔ کیونکہ جہانگیر اپنے باپ کی طرح بیدار مغز اور عقلمند اور نیک مزاج نہ تھا۔ وہ اپنے عیش و عشرت کے سوا کسی چیز کی پروا نہ کرتا تھا۔ اور سلاطین مغلیہ میں سب سے زیادہ شراب اور عیش و عشرت کا عالمی تھا \*

۵ — سنہ ۱۶۱۵ عیسوی میں جمس اول شاہ انگلستان نے سرطامس رو کو اپنا ایلچی بنا کر جہانگیر کے دربار میں بھیجا۔ وہ اس غرض سے بھیجا گیا تھا کہ شہنشاہ سے انگریزی تاجروں کے لیے ہندوستان میں تجارت کرنے کی اجازت حاصل کرے۔ اس زمانہ میں مغربی ساحل شہر سورت میں انگریزوں کا ایک گدام تھا۔ جہاں وہ تجارت کا مال رکھا کرتے تھے۔ سرطامس رو تین برس تک جہانگیر کے دربار میں رہا اور اس نے جو حالات ہندوستان میں دیکھے یا سنے سب کو قلمبند کرتا گیا۔ اس نے موجودہ حکومت کو اکبر کی حکومت کی طرح اچھا نہیں پایا۔ اکثر مقام میں حاکم ظالم متعین تھے۔ اور تمام ملک میں لوٹیرے پھیلے ہوئے تھے۔ اور بلا زبردست محافظوں کے سفر کرنا خالی از خطر نہ تھا \*

## ۱۴ — شاہ جہاں

سنہ ۱۶۲۷ ع سے سنہ ۱۶۵۸ ع تک

۱ — شاہجہاں کو بہ نسبت ترک کے راجپوت کہنا زیادہ مناسب ہے۔ اس لئے کہ اس کی ماں ایک شہزادی تھی۔ اور اس کا باپ آدھا راجپوت تھا۔ وہ سلاطین مغلیہ میں سب سے



شاہ جہاں

شانداز شہنشاہ گذرا ہے اور  
اوسنے سی سال عہد حکومت  
میں شہر و نکو آباد کیا - اور بہت  
سے محل - مقبرے - مسجدیں -  
تعمیر کرائیں - جو ہندوستان میں  
اپنا نظیر نہیں رکھتیں \*

۲ — شاہجہاں نے تخت

نشیں ہوتے ہی بیرحمی کے  
ساتھ اپنے بھائیوں اور ان کے یار  
و مددگار بچوں کو قتل کر ڈالا تاکہ تخت کے لئے کوئی جھگڑنے  
والا باقی نہ رہے \*

۳ — اگرچہ شاہجہاں

نے اس ظالمانہ فعل کے  
ساتھ اپنی حکومت کی  
ابتدائی - لیکن اوسنے ملک  
کی حکمرانی اچھی طرح  
سے کی اور اپنے باپ سے  
گہیں اچھا بادشاہ ہوا - وہ  
جہانگیر کے طرح کھل اور  
شراب کا شایق نہ تھا \*



ممتاز محل

۴ — شاہ جہاں کی

بی بی ممتاز محل ایک

خوبصورت ایرانی خاتون تھی - چودہ برس تک وہ شاہ جہاں کی رفیق بی بی رہی - اور جب وہ مرگئی تو شاہ جہاں نے اسکا مقبرہ نہایت عالی شان بنوایا جو تاج محل کے نام سے مشہور ہے - اور دنیا میں نہایت شاندار اور خوبصورت مقبرہ ہے - یہہ مقبرہ آگرہ میں جمنا کے کنارے واقع ہے - اور اب تک یہہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا کل بنا ہے - یہہ عمارت خالص سفید سنگ مرمر کی ہے - اور اوسمیں جابجا قیمتی پتھر جڑے ہوئے ہیں - تیس برس میں یہہ عمارت بنکر طیار ہوئی اور تیس لاکھ روپیہ اوسکی تعمیر میں صرف ہوا \*

۵ — دہلی کی جامع مسجد اور آگرہ کی موتی مسجد بھی شاہ جہاں کی تعمیر کرائی ہوئی ہے - موتی مسجد دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت مسجد ہے \*

۶ — شاہجہاں ۳۰ برس کی حکومت کے بعد ستر برس کے سن میں ایسا بیمار پڑا کہ زندگی کی امید منقطع ہوگئی - اوسکے چاروں بیٹے سلطنت کے لئے آپس میں لڑنے لگے - اور یہہ لڑائیاں پانچ برس تک جاری رہیں - آخر کار اورنگ زیب غالب آیا - اوسنے سب بھائیوں کو شکست دی اور خود شہنشاہ بن گیا - اوسنے دارا اور مراد کو مار ڈالا - شجاع شاہ آسام کے پاس بھاگ گیا لیکن شاہ آسام نے اوسکو اور اوسکے کل لڑکوں کو قتل کر ڈالا - اور شاہجہاں سات برس تک سخت ہراس میں رکھا گیا یہاں تک کہ اوسنے وفات پائی \*

## ۱۵ — اورنگ زیب

۱۶۵۸ — ۱۷۰۷

۱ — اورنگ زیب نے بھی اکبر کی طرح پچاس برس سلطنت کی - لیکن وہ تمام باتوں میں اکبر کے مشابہ نہ تھا \*  
 ۲ — اورنگ زیب ہندو مذہب سے نفرت رکھتا تھا - اوس نے بنارس میں بہت سے مندروں کو منہدم کرادیا - وہ ہندوؤں کو ہاتھی - گھوڑے - پالکی پر سوار ہونے نذیتا اس واسطے آنکو بیدل چلنا پڑتا \*

۳ — پٹھان بادشاہوں کے خطرناک زمانہ میں جو برتاؤ ہندوؤں کے ساتھ کیا جاتا تھا - قریب قریب ویسا ہی برتاؤ اوس زمانہ میں بھی اُن کے ساتھ ہونے لگا - بہت سے ہندو برملہ لڑائی پر آمادہ ہو گئے - شمال میں راجپوتوں نے اور جنوب میں مرہٹوں نے اپنی اپنی حکومتیں قائم کر لیں \*

۴ — اورنگ زیب اچھا بادشاہ ہوتا اگر اوسکی کل رعایا مسلمان ہوتی - وہ شراب کا شائق اور عیش پسند نہ تھا - خزانہ عامرہ سے وہ اپنے لئے کچھ نہ لیتا - اور اپنی خاص ضرورتوں کے لئے ٹوپیاں بنانے پر پیسے پیدا کرتا - اوسکی پوشاک بہت سادہ ہوتی - اور اوقات جلوس کے علاوہ شاذ ہی کبھی چاندی اور سونے کے زیورات استعمال کرتا \*

۵ — اورنگ زیب تمام عمر ملک دکن فتح کرنیکا آرزومند تھا - وہ پینسٹھ برس کے عمر میں دہلی سے دکن کی طرف روانہ ہوا - اور پھر اوسکو لوٹنے کی نوبت نہ آئی - اپنے زمانہ کا نصف آخر حصہ

یعنی پچیس برس اوس نے دکن کے میدان جنگ میں بسر کیا کئی سال کی لڑائی کے بعد گولکنڈہ اور بیجاپور سلطنت مغلیہ میں جو اوس زمانہ میں انتہائی وسعت میں تھی شامل ہو گئے \*

۶ — لیکن اسی زمانہ میں اُن ممالک میں جو مغربی گھاٹ کے نام سے موسوم ہیں - مرہٹہ جماعتوں سے ایک نئی قوم پیدا ہو گئی - اُن کے سردار ہمیشہ شاہان بیجاپور کیوجہ سے دے رہے تھے۔

اور جب یہ سلطنت نیست اور نابود ہو گئی - تو اورنگ زیب کو معلوم ہوا کہ اوسکو ایک اور زیادہ قوی دشمن سے مقابلہ کرنا ہے - یہ دشمن سیواجی تھا جو مرہٹوں کا راجہ تھا - مرہٹوں کے حالات ایک علیحدہ باب میں بیان کئے جائیں گے - اورنگ زیب سیواجی کو زیر نہ کر سکا \*



۷ — پنجاب میں بھی

ایک دوسری قوم سکھوں کی اُٹھ

کھڑی ہوئی - بابر کے زمانہ

اورنگ زیب

میں نانک ایک نیک خیال آدمی تھا - اوسکو ہندوؤں اور مسلمانوں کے آئے دن کے جھگڑے دیکھ کر نہایت ترس آنا تھا - اِس وجہ سے اوس نے کچھ اصول ہندوؤں کے مذہب کے اور کچھ مسلمانوں کے مذہب کے لیکر ایک نیا مذہب

قائم کیا ۔ اور اسی غرض سے اوسکی اشاعت کی کہ دونوں  
ملجائیں ۔ بہت سے آدمیوں نے اوس کا ساتھ دیا جو اوسکی  
سکھ یعنی شاگرد کہلائے ۔ بابر اور اونکے بعد کے شاہان مغل  
اُن سے کچھ معترض نہیں ہوئے ۔ کیونکہ یہ لوگ بے ضرر تھے ۔  
اپنے محصولات کو ادا کرتے اور کسی کو نہ نقصان پہنچاتے  
لیکن اورنگ زیب نے اونکے ساتھ



نانک

نہایت بے رحمانہ برتاؤ کیا ۔  
اُنکے گرو گوبند کو مار ڈالا اور  
بہت سے سکھوں کو قتل کرادیا ۔  
اُسوقت سے یہ لوگ اپنی  
حفاظت کیلئے مسلح ہو گئے ۔  
اور ایک جنگجو قوم بن گئے \*  
۸ — مرہٹوں سے کئی  
سال لڑنے کے بعد آخر کار  
اورنگ زیب نے سنہ ۱۷۰۷  
عیسوی میں نوے برس کے سن  
میں وفات پائی ۔ اسکے بعد  
سلطنت مغلیہ جلد برباد ہو گئی

## ۱۶ — ابتدائی تجارت مابین یورپ اور ہند

۱ — سب سے پہلے جو انگریزوں کی جماعت ہندوستان میں  
تجارت کے غرض سے آئی اوسکو تقریباً تین سو برس کا زمانہ گذرا

یہ لوگ یہاں اُن چیزوں کی خریداری کے لئے آئے جو یورپ میں نایاب تھیں مثلاً - مروج - چاول - روئی - تیل اور ادراک - ناریل - پوستہ اور نیشکر - جن سے افیون اور شکر نکالی جاتی تھیں اور انگلستان ایسے سرحد ممالک میں نہیں پیدا ہوتے - اور پُرانے زمانہ میں اعلیٰ درجہ کی مامل اور سوتی اور ریشمی کپڑے ہندوستان میں انگلستان سے اچھے طیار ہوتے تھے - اُن چیزوں کے عوض میں یہ تاجر انگلستان سے اونی کپڑے - تانبا - پارہ - لوہا - اور فولاد کی چیزیں جو اُن ممالک میں دستیاب نہ ہوتی تھیں لاتے تھے \*

۲ — سنہ ۱۶۰۰ عیسوی میں تقریباً سو انگریزی تاجروں نے جو لندن کے رہنے والے تھے - ہندوستان سے تجارت کا ارادہ مصمم کیا اور سب نے ملکر ایک کمپنی قائم کی جو انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے موسوم ہوئی - اس کمپنی کو اسقدر کثیر فائدہ حاصل ہوا کہ دوسرے انگریزی تاجروں نے بھی کمپنیاں قائم کیں - اور اوسیطرح ہندوستان سے تجارت کرنے لگے - آخر کار ایک صدی گزرنے کے بعد یہ کل کمپنیاں ملائیکٹیں اور سنہ ۱۷۰۰ عیسوی میں ایک بڑی کمپنی قائم ہو گئی - جس کا نام یونائٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی ہوا - اور شاہ انگلستان نے اس کمپنی کو بلا شرکت غیرے ہندوستان سے تجارت کرنے کا حق عطا کیا \*

۳ — سنہ ۱۶۳۹ عیسوی میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے چندرگپری کے راجہ سے جو کارنائک میں ایک پہاڑی قلعہ کا سردار تھا مدراس کو خرید کیا جو اُس زمانہ میں ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جہاں ماہی اگیر بستے تھے \*

۴ — بمبئی پہلے پرتگال والوں کا تھا۔ لیکن چارلس دوم شاہ انگلستان نے شاہ پرتگال کی لڑکی سے شادی کی۔ اور سنہ ۱۶۶۲ عیسوی میں لڑکی کے باپ نے شاہ انگلستان کو بمبئی جہیز میں دیا \*  
 ۵ — جس سال انگریزوں نے مدراس خرید کیا۔ اوسکے دوسرے سال سنہ ۱۶۴۰ عیسوی میں شاہ جہاں نے انگریزوں کو دریائے گنگا کے دہانہ پر ہوگلی میں ایک گدام قائم کرنیکی اجازت دی۔ جب اورنگ زیب تخت نشین ہوا تو اوس نے اُن سے جزیرہ لینا چاہا مگر اسپر وہ راضی نہ ہوئے اور اپنا مال و اسباب لیکر ہوگلی سے چل دئے۔ اورنگ زیب نے دیکھا کہ اوسکی رعایا اب اپنے مال کو فروخت نہیں کرسکتی۔ اور اُن کو انگلستان سے تجارت کرنے سے جو مذمت حاصل ہوتی تھی وہ بغد ہوگئی۔ اسلئے اوس نے انگریزوں سے واپس آنیکی استدعا کی۔ اور وعدہ کیا کہ وہ لوگ جزیرہ ادا کرنے پر مجبور نہ کئے جائینگے۔ اسبات پر انگریز لوگ واپس آئے اور تین گاؤں خرید کئے۔ جو بہ نسبت ہوگلی کے گنگا کے دہانہ سے زیادہ قریب ہیں۔ انمیں سے ایک کا نام کالی گھاٹ رکھا گیا۔ اور بعد کو یہی کلکتہ کے نام سے مشہور ہوگیا۔ سنہ ۱۶۹۰ عیسوی میں انگریزوں نے ایک قلعہ فورٹ سینٹ ولیم کے نام سے تعمیر کرایا \*  
 ۶ — ہندوستان میں صرف اتنے ہی گدام انگریزوں کے قبضہ میں نہ تھے۔ بلکہ ساحل شرقی پر مدراس کے جانب جنوب میں بھی ایک گدام تھا۔ اور فورٹ سینٹ ڈیوڈی نام ایک قلعہ بھی تھا۔ اور اسطرح الگ گدام مچھلی پٹن میں اور بھی تھا

۶ — ہندوستان میں صرف اتنے ہی گدام انگریزوں کے قبضہ میں نہ تھے۔ بلکہ ساحل شرقی پر مدراس کے جانب جنوب میں بھی ایک گدام تھا۔ اور فورٹ سینٹ ڈیوڈی نام ایک قلعہ بھی تھا۔ اور اسطرح الگ گدام مچھلی پٹن میں اور بھی تھا



اور بنگال میں بھی ان کے گدام پٹنہ - دھاکہ اور قاسم بازار میں تھے - قاسم بازار مرشد آباد سے جو نواب بنگال کا صدر مقام تھا قریب ہی واقع ہے \*

۷ — جس وقت انگریزوں نے ہندوستان میں آمد و رفت شروع کی - تو اسی زمانہ کے قریب قریب فرانسیسوں نے بھی آنا شروع کی - اور اپنی کئی تجارت گاہیں قائم کیں انہیں سے خاص پانڈیچری اور چندرنگر تھیں - پانڈیچری مدراس سے جانب جنوب مشرقی ساحل پر واقع ہے اور چندرنگر ملکتہ سے بیس میل کے فاصلہ پر بنگال میں \*

۸ — چونکہ بھی تجارت گاہیں تھیں - انہیں سے خاص خاص یہ نہیں کوچیں ساحل غربی پر - پالیکٹ مدراس کے شمال میں ساحل شرقی پر اور چندسوا چندرنگر کے قریب بنگال میں \*

## ۱۷ — سیواجی کا عروج — مرہٹھے

۱۶۲۷ — ۱۶۸۰

۱ — سیواجی سنہ ۱۶۲۷ عیسوی میں جس سال کہ شاہجہاں تخت نشین ہوا پیدا ہوا تھا - اوسکا باپ شاہ بیجاپور کے یہاں ملازم تھا - اور اوس نے سیواجی کو تربیت کے لئے پونا میں چھوڑ دیا تھا \*

۲ — بہت سے مرہٹھے سردار جب کبھی موقع پاتے تو نشیبی اضلاع میں لوٹ مار کرتے سیواجی بھی اکثر اوتے

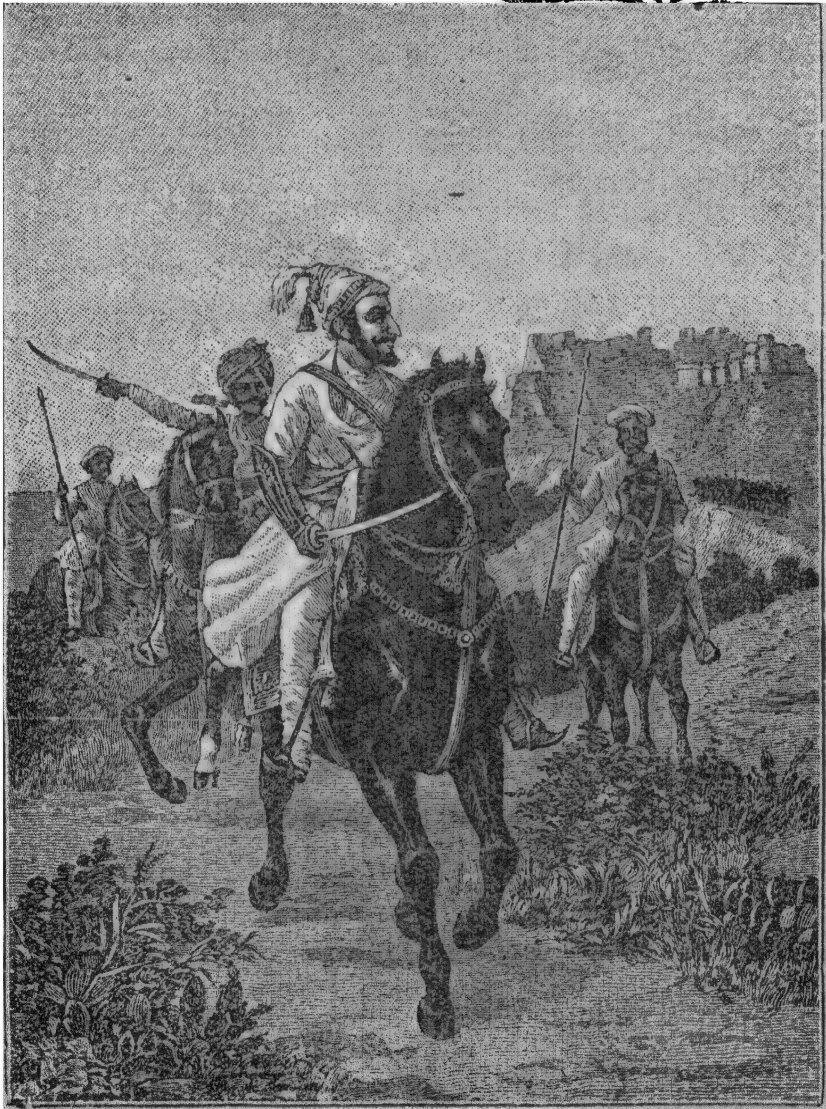
ہمراہ جاتا۔ جب وہ بیس برس کا ہوا تو خود نوجوانوں کے ایک گروہ کا سردار ہو گیا۔ اوس نے پورن نھار کا مضبوط پہاڑی قلعہ اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اوسکے بعد کل پہاڑی قلعوں کو یکے بعد دیگرے لے لیا اور بہت سامان اور ہتھیار جمع کیا جس سے اوسکی شہرت دور دور ہو گئی \*

۳ — آخر کار والی بیجاپور کو تشویش ہوئی۔ اور اوس نے اپنے سپہ سالار اور افضل خان کو سیواچی کے مقابلہ کے لئے بھیجا سیواچی نے از راہ قریب اپنے خوف کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ میں آپ کا مطیع ہو جاؤنگا اگر آپ مجھ سے تنہا اور غیر مسلح ملیں افضل خان نے ویسا ہی کیا۔ سیواچی نے جو اپنے دامن میں ہتھیار چھپا کر لایا تھا ملاقات ہیوقت موقع پا کر اسکو مار ڈالا \*

۴ — اوسکے بعد سیواچی نے تمام ملک میں غارتگری شروع کی۔ اور قریب قریب سب مرہٹہ سردار اوس سے مل گئے۔ وہ روز بروز قریب ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ شاہ بیجاپور نے اوس سے صلح کر لی۔ اور مجبور ہو کر اوسکو ساحل غربی کے ایک حصہ کا جس کا نام کانکن تھا راجہ تسلیم کر لیا \*

۵ — اس زمانہ میں اورنگ زیب تخت نشیں ہو چکا تھا۔ اوس نے اپنے ماموں شایستہ خان صوبہ دار دکن کی ماتحتی میں ایک بڑی فوج سیواچی کے مقابلہ کے لئے روانہ کی۔ شایستہ خان مع فوج کو چ کرتا ہوا پونا میں داخل ہوا۔ سیواچی فقیرو

# سخت خانہ کرمچانہ عثمانیہ



سپوا جي کي سوار ي

بھیس میں اپنے چند ساتھیوں کو لیکر اوس مکان میں گھس آیا جہاں شایستہ خاں موجود تھا - اور اوسپر حملہ آور ہوا - شایستہ خاں کی مشکل سے جان بچتی - اور وہ اسقدر خوف زدہ ہوا کہ پونا سے چلا آیا - اور سیواجی ملک میں غارتگری کرنے کے لئے پھر آزاد ہو گیا \*

۶۔ تب اورنگ زیب نے ایک دوسری زبردست فوج سیواجی کے مقابلہ کے لئے روانہ کی - اسمربہ سیواجی نے اس شرط پر اطاعت قبول کی کہ اوس کو فوج میں افسری کا عہدہ ملے - لیکن جب سیواجی دہلی آیا تو اورنگ زیب نے اوسکے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا - اور اوسکو نظر بند کر کے سخت حراست میں رکھا - لیکن سیواجی کسی طرح نکل بھاگا - اور اپنے ملک میں جا پہونچا - اوسکے بعد سے اوس نے پھر اورنگ زیب کا اعتبار کبھی نہیں کیا - بلکہ اپنے آخری وقت تک اوس سے لڑتا رہا \*

۷۔ سیواجی سنہ ۱۶۷۴ عیسوی میں مرہٹوں کا راجہ ہو گیا وہ ہر سال ایک فوج کے ساتھ ملک دکن کے مختلف سمتوں پر حملہ کرتا تھا - اوس نے بہت سے حکمرانوں کو چوتہ یعنی مالگذاری کا چوتہائی حصہ بطور خراج ادا کرنے پر مجبور کیا \*

۸۔ سیواجی کے بعد سمبھاجی راجہ ہوا - لیکن یہہ اپنے باپ کی طرح نہ تھا - یہہ ظالم اور کاہل تھا اسلئے اورنگ زیب نے اسکو جلد گرفتار کر کے قتل کر دالا -

## ۱۸ — مرہٹھہ سلطنتوں کی نشو و نما

۱۷۰۷ — ۱۷۴۸

۱ — اورنگ زیب کی وفات کے بعد مرہٹھوں کا راجہ ساہو تھا - جسے ساہو بھی کہتے ہیں - یہ سمبھاجی مذکور کا جیسے اورنگ زیب نے گرفتار کر کے قتل کر دالا تھا بیڈا تھا \*

۲ — لیکن ساہو پست ہمت تھا اور اسمیں سلطنت کی قابلیت نہ تھی - اوس نے کل اختیارات اپنے برہمن وزیر کو جس کا لقب پیشوا تھا دے رکھا تھا - پہلا پیشوا بالاجی راؤ ہوا - اوسکو اورنگ زیب کے وفات کے ایک برس بعد یعنی سنہ ۱۷۰۸ عیسوی میں ساہو نے پیشوا مقرر کیا - اور وہ سنہ ۱۷۲۰ عیسوی تک اس عہدہ پر ممتاز رہا \*

۳ — دوسرا پیشوا باجی راؤ ہوا - جو سنہ ۱۷۲۰ عیسوی سے سنہ ۱۷۴۰ عیسوی تک برسر حکومت رہا - اوس نے خاص خاص مرہٹھہ سرداروں کو مختلف اطراف میں چوتھہ وصول کرنیکا حکم دیا \*

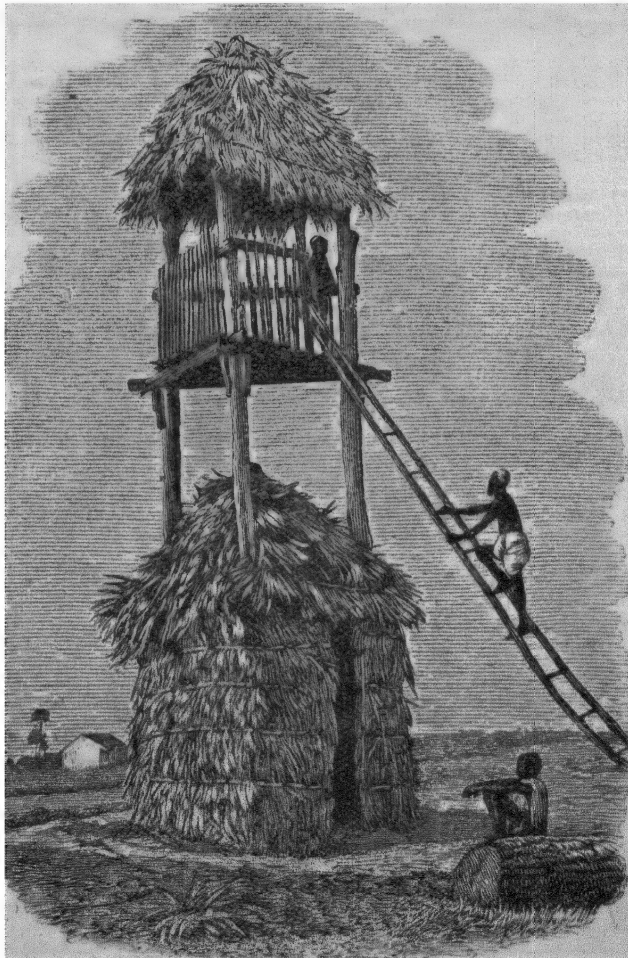
۴ — اوسکے زمانہ میں مرہٹھوں کی پانچ بڑی بڑی سلطنتیں قائم ہو گئیں - مرہٹھہ سردار جہاں کہیں صوبہ یا نواب کو کمزور پاتے اور اوسمیں اُن کے روکنے کی قابلیت نہ ہوتی - اوس سے صرف چوتھہ ہی نہ وصول کرتے بلکہ اوس کو اوسکے سلطنت سے ہر طرف کہ کے خود وہاں کے حکمران بن جاتے \*

۵ — مہاراشٹر یعنی مرہٹھوں کا پُرانا ملک وہی تھا جو اب صوبہ بمبئی کہلاتا ہے اوس ملک کا حکمران براۓ نام مرہٹھوں کا راجہ تھا جو ستارہ میں رہتا تھا - لیکن اصلی حکمران پیدشوا تھا جس کا صدر مقام پونا تھا - جو بمبئی سے جانب شرق و جنوب ستر میل کے فاصلہ پر واقع ہے - گجرات ایک مرہٹھہ سردار کے قبضہ میں تھا جو گایکوار کہلاتا تھا - مالوہ میں دو مرہٹھہ سردار برسر حکومت تھے ایک سیددھیا جس کا صدر مقام گوالیار تھا دوسرا ہولکر جس کا صدر مقام اندور تھا - ہزار میں بھی ایک مرہٹھہ سردار برسر حکومت تھا اوس کا لقب بہونسلا اور اوس کا صدر مقام ناگپور تھا \*

۶ — مرہٹھوں کا تیسرا پیدشوا بالاجی راؤ تھا - اوسنے بھی اپنے باپ اور دادا کی طرح بیس برس یعنی سنہ ۱۷۴۰ عیسوی سے سنہ ۱۷۶۱ عیسوی تک حکومت کی \*

۷ — اورنگ زیب کے بعد پورے پنجاب برس تک ہندوستان کی حالت بالکل ویسی ہی رہی جیسے پٹھان بادشاہوں کے زمانہ میں رہ چکی تھی - اس زمانہ میں زمانہ حال کی طرح ایسی مضبوط حکومت نہ تھی جو لوئیروں کو دفع کرتی اور لوگوں کو اون سے محفوظ رکھتی - مرہٹھہ لوئیرونکی جماعتیں ملک میں گشت کیا کرتیں - یہ لوگ اپنے جانوروں کے لئے ہری کھیتیاں کات لیتے لوگوں کو لوٹتے اور مار ڈالتے - اوس زمانہ میں ہر گانوں کے گرد مضبوط چہار دیواریاں بنی رھتیں اور اوسکے گرد کانٹے بچھادئے جاتے تاکہ لوئیرے انکس نہ پڑیں - کاشت کار ہل جوتے وقت بھی

اپنی تلوار کو اپنے ساتھ رکھتا - بہت سے مقامات پر دیدبان بنے  
 رہتے - جسپر ایک آدمی کھڑا ہو کر دور کے گرد کو دیکھتا رہتا - کیونکہ  
 گرد کا اٹھنا لوئیروں کی آمد کی علامت سمجھی جاتی تھی  
 ہر گاؤں میں ایک بڑا طبل ہوتا جسکی آواز ایک میل کے فاصلہ  
 سے سنائی دیتی - جب لوئیروں دکھائی دیتے تو طبل پر چوپ ہڑتی



گاؤں کا دیدبان

اور ہر شخص کمیتوں سے بھاگ کر گانوں کی چہاردیواری کے اندر  
چلا جاتا \*

## ۱۹ — نادر شاہ

۱۷۳۹ع

۱ — اورنگ زیب کی وفات کے تقریباً تیس برس بعد  
نادر خاں جو پچھلے ایک سردار تھا نادر شاہ کے لقب سے فارس کا  
پادشاہ بن گیا اور اوسنے افغانستان کو بھی فتح کر لیا \*

۲ — اوسکے بعد اوسنے ہندوستان پر حملہ کرنے اور اوس  
ملک کے لوٹنے کا قصد کیا - چنانچہ وہ تیمور لنگ کی طرح  
ایرانیوں اور افغانوں کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ درہ خیبر کے  
اراستے سے ہندوستان میں داخل ہوا - اور پنجاب سے گذر کر دہلی  
پر حملہ آور ہوا \*

۳ — نادر شاہ کے سپاہیوں نے دہلی پر آسانی سے قبضہ  
کر لیا - اور تمام دن قتل عام کرتے اور مکانات لوٹنے اور جلاتے رہے -  
اوسکے بعد نادر شاہ فارس کو لوٹ گیا - اور اپنے ساتھ دہلی کا پورا  
خزانہ اور جواہرات جو بابر کے زمانہ سے اوسوقت تک سلاطین  
مغلیہ جمع کرتے چلے آتے تھے لیتا گیا - نادر شاہ کے پاس اسقدر  
وافر دولت جمع ہو گئی - کہ وہ اوسکا مصروف نہ معلوم کوسکا -  
اسلئے اوسنے اپنے کل سپاہیوں کو تین مہینے کی تنخواہیں دیدی -  
اور پوری ایک سال کی مال گذاری ایران والوں کو معاف کر دی \*



۴ — نادر شاہ کے حملہ نے سلطنت مغلیہ کو ایسا کمزور کر دیا

کہ صوبہ داروں نے اور نوابوں نے  
رقمیں بھیجی بغد کر دیں -  
مرہٹے پہلے سے بھی زیادہ  
دلیور ہو گئے - اور تمام بنگال  
اور دکن میں لوٹ اور مار  
مچاتے اور چوتھے وصول کرتے  
ھے - کلکتہ کے انگریز تاجروں  
نے مرہٹوں کے حملوں سے  
محفوظ رہنے کے لئے ایک  
عمیق خندق کھودا دی جو  
مرہٹوں کی خندق کے نام سے  
مشہور ہے \*



نادر شاہ

## ۲۰ — سلطنت مغلیہ کا زوال

۱۷۰۸ — ۱۷۴۸

۱ — مغلیہ خاندان میں کل پندرہ شہنشاہ ہوئے ان میں سے

پہلے چھ زبردست بادشاہ ہوئے اور انکی واقعی حکومت تھی -  
اور چھوڑ دیں اورنگ زیب سب سے آخر تھا - اوسکے زمانہ میں  
سلطنت مغلیہ انہما کے وسعت پر تھی - لیکن اورنگ زیب کی

برہی حکومت نے بڑے بڑے دشمن پیدا کر دئے تھے سکھ اور راجپوت اور مرہٹے بغاوت کرنے لگے - اس سبب سے اورنگ زیب کی زندگی کے آخر بیس سال مرہٹوں کے پامال کرنے کی ناکام کوشش میں گزاری \*



۲ — اورنگ زیب کا بڑا بیٹا بہادر شاہ کے لقب سے اوسکے بعد تخت نشین ہوا -

لیکن اوس نے صرف پانچ برس سلطنت کی - اوسکے بعد سات برس کے اندر تین بادشاہ ہوئے - جن کو دربار کے زبردست امراؤں نے تخت پر بیٹھایا اور پھر تخت سے اتار کر قتل کر دالا - اورنگ زیب کے وفات کے بارہ برس بعد سنہ ۱۷۱۹ عیسوی میں اوسکے اولاد سے ایک شخص محمد شاہ نامی تخت پر بیٹھایا گیا - وہ تقریباً تیس برس یعنی سنہ ۱۷۶۸



محمد شاہ

عیسوی تک براۓ نام مغل شہنشاہ رہا \*

۲۱ — انگریزوں اور فرانسیسیوں کی

پہلی لڑائی - کلاپو

۱ — سنہ ۱۷۶۴ عیسوی میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان یورپ میں لڑائی چھڑی - اور تمام دنیا میں جہاں

کہیں انگریز اور فرانسیسی ساتھ تھے ایک دوسرے سے لڑنے لگے \*

۲ — پانڈیچری کا فرانسیسی گورنر ڈوپلی نہایت ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے مدراس پر فوج کشی کی اور اوسپر سنہ ۱۷۴۹ عیسوی میں قبضہ کر لیا \*

۳ — سنہ ۱۷۴۸ عیسوی میں فرانسیسیوں اور انگریزوں کے درمیان یورپ میں صلح ہو گئی۔  
اسلئے انکو ہندوستان میں بھی لڑائی موقوف کرنی پڑی۔  
مدراس انگریزوں کو واپس ملا۔  
اور اوسکے بعد آٹھ برس تک یعنی سنہ ۱۷۵۴ عیسوی تک انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان براے نام صلح رہی \*



ڈوپلی

۴ — جس سال انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان لڑائی چھڑی۔ اسی سال ایک نوجوان غریب لڑکا کمپنی کا ملازم ہو کر بحیثیت ایک محقر کے مدراس میں داخل ہوا۔ اس لڑکے کا نام رابرٹ کلابو تھا۔ جب فرانسیسیوں نے مدراس پر قبضہ کر لیا تو کلابو قلعہ سیڈٹ دیوڈ کو بھاگ گیا۔ لیکن اس نے لڑائی

میں ایسی مردانگی دکھائی - کہ گورنر نے معصوری کے کام سے نکال کر اوسکو ایک افسری کا عہدہ دیا - وہ ایسا جوانمرد تھا کہ دیسی سپاہی اوسکو ثابت جنگ یعنی جنگ میں ثابت قدم کہنے لگے \* .



رابرٹ کلايو

۵ — قوپلی انگریزی تاجروں کو مدراس سے نکال دینے کا بہت خواہشمند تھا - لیکن اون پر اس وجہ سے حملہ نہ کرسکتا تھا - کہ شاہان فرانس اور انگلستان کے درمیان صلح تھی اوس نے اپنی فوجیں اجرت پر چاندا صاحب کی مدد کے لئے جو کرناٹک کا بادشاہ بنغا چاہتا تھا بھیجیں \*

۶ — چاندا صاحب اور

فرانسیسی فوج نے کرناٹک کے

بادشاہ کو مار ڈالا - اور اسکے صدر مقام آرکات پر قبضہ کر لیا - اور اوسکے لڑکے محمد علی کو ترچنپلی میں محصور کر لیا \*

۷ — اوس وقت محمد علی نے انگریزوں سے مدد مانگی کلايو

نے انگریزی گورنر کو یہ بات سوجھائی - کہ فرانسیسی فوج کا کچھ حصہ ترچنپلی میں ہے اور کچھ حصہ پانڈیچری میں اور کچھ حصہ بہت دور حیدر آباد میں بسی کے ماتحتی میں،

ہے - اور کرناٹک کا صدر مقام آرکٹ بہت تھوڑی سی فوج کے زیر حفاظت ہے - اور خود آرکٹ پر فوج کشی کے لئے مستعدی ظاہر کی \*

۸ — کپتان کلايو کی یہہہ راے بہت مناسب تھی اسلئے گورنر نے اوسپر عمل دیا - صرف دو سو انگریزی اور تین سو دیسی سپاہی اس مہم کے لئے روانہ کئے - اسقدر جمعیت کلايو کیلئے کافی تھی - اوس نے مدراس اور آرکٹ کے درمیان ستر میل کے مسافت چہہ دن میں طے کی - اور جب وہ ایک دروازہ سے شہر کے اندر داخل ہوا تو چاندا صاحب کی فوجیں دوسرے دروازہ سے بھاگ کھڑی ہوئیں \*

۹ — جب چاندا صاحب کو خبر ملی کہ اوس کے صدر مقام پر قبضہ ہو گیا تو اوس نے اپنے لڑکے کے رضا صاحب کو دس ہزار سپاہ اور کچھ فرانسیسی فوج کے ساتھ اوسکو واپس لینے کیلئے روانہ کیا - یہہہ بڑی جمعیت پچاس دن تک کلايو اور اوس کے سپاہ کا آرکٹ میں محاصرہ کئے رہی - لیکن اوسکو کچھ کامیابی نہیں ہوئی \*

۱۰ — جوں ہی کلايو کو مدد پہونچ گئی وہ رضا صاحب کے تعاقب میں روانہ ہوا - اور برابر اوسکا پیچھا کرتا گیا - اور اوسکو شکست دیتا رہا \*

۱۱ — آرکٹ کا یہہہ مشہور محاصرہ سنہ ۱۷۵۲ عیسوی میں واقع ہوا - اس سال سے انگریز روز بروز قوی اور فرانسیسی ضعیف ہونے لگے - اس کے بعد میجر لارنس اور گلابو ترچنپلی کی طرف بڑھے

اور ایک سخت لڑائی کے بعد فرانسیسیوں کو شکست دی اور انکو قید کر لیا۔ ترچنپلی پر انگریزوں نے اپنے آردہ محمد علی کو

آرکٹ کا نواب بنایا  
چاندا صاحب تہجور  
بھاگ گیا۔ اور وہاں  
کے مرہٹہ راجہ نے  
اوسکو مار ڈالا \*



میجر لارنس اور محمد علی

۱۲ — اس مہم  
سے فارغ ہو کر کپتان  
کلایو انگلستان گیا۔  
اور شاہ انگلستان نے  
اوسے اپنی فوج میں  
کرنیل کر لیا۔ اب وہ  
دولتمند اور مشہور  
ہو گیا۔ اور آرکٹ کا  
بہادر کہلانے لگا \*

## ۲۲ — کلکتہ کی کالی کوٹھری

۱۷۴۶ ع

۱ — سنہ ۱۷۵۶ عیسوی میں بنگال کا فرمانروا ایک نوجوان  
سراج الدولہ نامی تھا۔ جسکی عمر مشکل سے بیس برس کی  
ہو گئی۔ وہ قلب کا کمزور۔ بیوقوف۔ سخت مزاج۔ ضدی تھا۔

تخت نشیں ہوتے ہی اوس نے انگریزوں سے لڑائی ٹھان لی سمجھا کہ انگریزوں پر غالب آجانا آسان ہے اسلئے اونکے لڑنے کا بے حد آرزو مند ہو کر پچاس ہزار کی جمعیت کے ساتھ کلکتہ پر حملہ آور ہوا \*

۲ — قلعہ میں اوس وقت صرف ایک سو ستر انگریز سپاہی تھے - اور کلایو کی طرح دہڑی بہادر سپہ سالار اونکا لڑاے والا نہ تھا -

وہ چار روز تک قلعہ بند رہے آخر کار غیر فوجی لوگ اور عورتیں اور بچے دریا کے راستہ سے جہاز پر سوار ہو کر نکل گئے - اور بقیہ نے اس وعدہ پر قلعہ سپرد کر دیا کہ اونکی جاں بخشی کی جائے \*

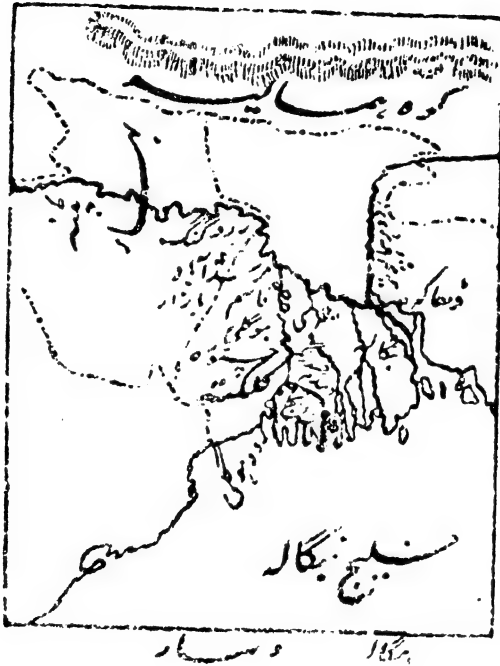


سراج الدولہ

۳ — لیکن فواب کے بے رحم سپاہیوں نے سب کو جنتی تعداد ایک سو چھیالیس تک تھی - چھوٹی سی کوٹھری میں

جو صرف ایک آدمی کے قید رکھنے کے کام میں لائی جاسکتی تھی بند کر دیا - یہہ کوٹھری اس قدر گرم اور تاریک تھی کہ اٹکا نام کال کوٹھری رکھا گیا - اسمیں سانس لینے کے لئے کافی ہوا نہ تھی - جب دوسرے روز صبح کو وہ کوٹھری کھولی گئی تو قیدیوں میں صرف ۲۳ آدمی زندہ نکلے - بقیہ رات ہی میں مر گئے \*

# لکنتہ کی کالی کوٹھری





۴ — مدراس کے انگریزوں نے کلکتہ کو واپس لینے کا مصمم ارادہ کر لیا - کرنل کلايو افواج بحری کا سپہ سالار ہوا - اور امیر البحر ویشن افواج بحری کا - سفر میں تین مہینے گزرے - اور جب انگریزی فوج خشکی پر اُترے اُس نے بلا کسی کے کام آئے ہوئے قلعہ فورٹ وایم پر قبضہ کر لیا - اوسکے بعد وہ ہوگلی کی طرف بڑھی اور اوسپر بھی قبضہ کر لیا \*

۵ . — سراج الدولہ کی حکومت کا طریقہ ایسا برا تھا اور وہ اپنی رعایا پر اسقدر ظالم کرتا تھا - کہ اوسکو تخت نشیں ہوئے ایک برس بھی نہ گذرا تھا - کہ رعایا اوس سے سخت پریشان ہو گئیں - اور چاہتی تھیں کہ کسی طرح یہہ بلا اُن کے سر سے دفع ہو اوس کے خاص خاص سرداروں نے اوسکو تخت سے اوتارنے اور میر جعفر کو جو اوس کا بخشی تھا تخت نشیں کرنے کے لئے سازش کی - میر جعفر نے کرنل کلايو سے مدد مانگی - اور وعدہ کیا کہ انگریز لوگ نواب پر حملہ کریں تو وہ ایک بڑی اور زبردست جمعیت سے اُن کا ساتھ دے گا \*

۶ — اس بات پر کرنل کلايو نے اپنی فوج کے ساتھ شمال کی جانب کوچ کیا - سراج الدولہ ایک کثیر جمعیت کے ساتھ جس میں پچاس ہزار پیدائے اٹھارہ ہزار سوار پچاس توپیں اور کچھ فرانسیسی سپاہی تھے پلاسی کے میدان میں جو کلکتہ اور مرشد آباد کے درمیان ایک گانوں سے مقیم تھا - کلايو کے ساتھ گیارہ سو گورے اور دس ہزار ہندوستانی سپاہ اور دس ہلکی توپیں تھیں - لڑائی ۲۴ جون سنہ ۱۷۵۷ عیسوی کو

ہوئی - نواب اور اوسکے تمام فوجیں بھاگ گئیں اور انگریزوں کی فتح ہوئی \*

۷ — سراج الدولہ بھی بھاگا - لیکن گرفتار ہو گیا اور میر جعفر کے بیٹے کے سامنے لایا گیا جس نے اوسکو قتل کرادیا - انگریزوں کے خدمات کے صلہ میں نئے نواب نے وہ خطہ ملک جو کلکتہ کے گرد واقع ہے اور چوبیس پرگنہ کے نام سے مشہور ہے ایست انڈیا کمپنی کو دیا - یہ سب سے پہلا خطہ ملک تھا جسکو ہندوستان میں انگریزوں نے حاصل کیا - اور اوسے احاطہ بنگال کی ابتدا ہوئی \*

## ۲۳ — فرانسیسیوں کا استیصال کامل

۱۷۴۳ — ۱۷۴۹

۱ — سنہ ۱۷۵۹ عیسوی سے سنہ ۱۷۴۳ عیسوی تک یورپ میں مختلف قوموں کے درمیان ایک بڑی لڑائی ہوئی - جو جنگ ہفت سالہ کے نام سے مشہور ہے - اس جنگ میں انگریزوں کا فرانسیسیوں سے مقابلہ تھا \*

۲ — سنہ ۱۷۵۸ عیسوی میں فرانسیسی سپاہیوں کی ایک بڑی جماعت کونٹ لالی کی ماتحتی میں ہندوستان میں آئی کونٹ لالی جس رات خشکی پر اُترا اوسے رات اوس نے فورٹ سیفٹ دیوڈ کی طرف کوچ کیا - اور اوسپر آسانی سے قبضہ کر لیا اور قلعہ کو منہدم کر دیا - یہ قلعہ پھر دوبارہ تعمیر نہیں ہوا \*

۳ — بعد ازاں لالی نے مدراس پر حملہ کیا - لیکن میڈچر لارنس نے چھ مہینہ تک نہایت بہادری سے اوسکی حفاظت کی

بعد چھ مہینہ کے انگریزی جہازوں کا بیڑہ فوج لیکر پہنچ گیا۔ فرانسیسیوں کی فوج فوراً پس پا ہو کر بھاگی اور کرنل کوٹ نے جو افواج انگریزی کا سپہ سالار تھا ان کا تعاقب کیا۔ اور مقام واندوالش میں جو مدراس اور پانڈیچری کے درمیان واقع ہے سنہ ۱۷۶۰ عیسوی میں ان کو پوری شکست دی۔ ہندوستان میں یہ سب سے بڑی جنگ تھی۔ جو انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان ہوئی۔ اوسکے بعد کرنل کوٹ پانڈیچری پر حملہ آور ہوا۔ اور سنہ ۱۷۶۱ عیسوی میں اوس شہر کو فرانسیسیوں سے چھین لیا \*

۴ — جس زمانہ میں یہ واقعات کرائنگ میں ہو رہے تھے اوسی زمانہ میں کلایو نے جتنے آدمیوں کو وہ کلکتہ سے بھیج سکا کرنل فورڈ کی ماتحتی میں سمندر کے کنارے کنارے شمالی سرکار کی طرف روانہ کیا تو کرنل فورڈ نے فرانسیسیوں کو ہر مقام میں شکست دی اور ان کے صدر مقام مچھلی پتم کو گولہ باری کر کے لے لیا۔ اس طرح سے شمالی سرکار پر بھی سنہ ۱۷۵۹ عیسوی میں انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔ جو اوسوقت سے اب تک ان کے قبضہ میں ہے اسی سے احاطہ مدراس کی ابتدا ہوئی \*

۵ — سنہ ۱۷۶۳ عیسوی میں جنگ ہفت سالہ ختم ہوئی۔ اور انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان صلح ہوئی۔ پانڈیچری اور چندرنگر فرانسیسیوں کو بطور تجارت گاہوں کے واپس کئے گئے۔ اور اس طرح سے بیس برس کا تنازعہ جو سنہ ۱۷۴۴ عیسوی سے شروع ہوا تھا ختم ہوا \*

## ۲۲ — میر جعفر کی حکومت

۱۷۵۸ — ۱۷۶۱

## احمد شاہ ابدالی

۱ — میر جعفر کی تخت نشین ہونے کے بعد ہی معلوم ہوا کہ اوسمیں سلطنت کر لے کی قابلیت نہیں ہے - وہ افیون کا بڑا عادی ہے اور اپنا وقت کھیل تماشوں میں صرف کرنا اور اس میں بہت روپیہ ضایع کرتا ہے \*

۲ — سنہ ۱۷۶۰ عیسوی میں کپتان کلایو انگلستان کو روانہ ہوا - اوسکے جاتے ہی میر جعفر پریشانی میں پڑ گیا شاہ عالم جو اوسوقت میں برائے نام مغل بادشاہ تھا - شجاع الدولہ نواب اودہ کے ساتھ بنگال پر حملہ آور ہوا \*

۳ — انگریزی گورنر نے ایک چھوٹی سی فوج کپتان ناکس کی ماتحتی میں دشمن کے روکنے کے لئے بھیجی - دونوں فوجوں سے پٹنہ میں مقابلہ ہوا - شہر کے قریب لڑائی ہوئی - ناکس اور اوسکے سپاہیوں نے شاہ عالم اور شجاع الدولہ کو شکست دی اور اونکو اودہ کے طرف بھاگ دیا \*

۴ — یہ بات ظاہر تھی کہ میر جعفر میں بنگال پر حکومت کرنے کی قابلیت نہیں - اس لئے کلکتہ کے گورنر نے میر جعفر کو تخت سے اتار کر اوسکے داماد میر قاسم کو اس آمدین پر تخت نشین کیا - کہ وہ اچھی طرح حکمرانی اور اپنے ملک کی

حفاظت کر سکیگا - اسکے صلہ میں میر قاسم نے کمپنی کو تین اضلاع یعنی بردوان اور چٹگانگ اور مدناپور دیئے - جو بنگال کے تہائی حصہ کے قریب تھے - اور جنکی سالانہ آمدنی پانچ کروڑ تھی \*

۵ — نادر شاہ کے مرنے کے بعد ایک افغانی سردار کو جسکا نام احمد شاہ ابدالی تھا دوسرے سرداروں نے اپنا بادشاہ منتخب کیا - احمد شاہ ابدالی مڈر محمود غزنوی اور محمد غوری کے ہندوستان پر صرف لوٹ مار کی غرض سے حملہ آور ہوا \*

۶ — جب مرہٹھوں کے تیسرے پیشوا بالاجی باجی رائے نے دیکھا - کہ وہ شمال ہند میں افغانوں کی وجہ سے چوتھے نہیں وصول کر سکتا - اور احمد شاہ پورے شمالی ہند کو فتح کرتا جا رہا ہے - تو اوسنے افغانوں کو ملک سے باہر نکال دینے کا مصمم ارادہ کر کے راجپوتوں سے استدعا کی کہ وہ بھی اسمیں شریک ہوں \*

۷ — طرفین کی فوج سنہ ۱۷۶۱ عیسوی میں پانی پت کے وسیع میدان میں مقابل ہوئی - یہہ وہی میدان ہے جہاں سنہ ۱۵۲۶ عیسوی میں بابر نے ترک اور افغان بہادروں کی مدد سے ابراہیم لودی کی جماعت کو منتشر کر دیا تھا - اس لڑائی میں مرہٹھوں نے سخت کشت و خون کے بعد شکست کھائی - اور ان کے دو لاکھ آدمی کام آئے - جب یہہ وحشتناک خبر پہنچا تو پہونچے وہ شکستہ دل ہو کر مر گیا - اس کے بعد احمد شاہ ابدالی اپنے ملک کو واپس گیا \*

## ۲۵ — میر قاسم

سنہ ۱۷۶۱ — ۱۸۶۵ ع

۱ — میر قاسم نے اپنی حکومت کی ابتدا اچھی طرح کی - اوس نے میر جعفر کا کل قوضہ ادا کیا - اور حکومت کو باقاعدہ بنایا - لیکن بعد چندے اوسکے دل میں انگریزوں کے دباؤ سے آزاد ہونے کا خیال پیدا ہوا - اسلئے اوسنے ایذا صدر مقام مرشد آباد سے جو کلکتہ سے سو میل کے فاصلہ پر ہے - منتقل کر کے مونگیر میں جو کلکتہ سے تین سو میل کے فاصلہ پر ہے قرار دیا - کیونکہ انگریزوں کے قریب رہنا اوسکو پسند نہ تھا - علاوہ اسکے شاہ عالم اور شجاع الدولہ سے مدد کا طالب ہوا \*

۲ — اس سبب سے کلکتہ کے انگریزی کونسل نے میر جعفر کو پھر دوبارہ نواب بنایا - اور میجر آدمس کلکتہ کے موجودہ افواج میں سے جو خود مختصر سی تھی جس قدر فوج لے سکا لیکر روانہ ہوا - اور میر قاسم کی قواعد دان فوجوں سے مقابل ہوا - اور انکو تین بڑی بڑی لڑائیوں میں اوس نے شکست دی - بعد ازاں دارالسلطنت مونگیر پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا \*

۳ — میر قاسم مونگیر کو چھوڑ کر پٹنہ کو بھاگ گیا - اور میجر آدمس مونگیر پہونچکر اوسپر قابض ہو گیا - جب یہہ خبر میر قاسم کو پہونچی تو وہ بہت غضبناک ہوا - اور اوسکے حکم سے ایک بد ذات جرمنی ملازم نے جس کا نام سمو

تھا اور چند سپاہیوں نے کل انگریز قیدیوں کو قتل کر ڈالا - یہ عبرت ناک واقعہ جو کال کوٹھری کے واقعہ سے بھی سخت بے قتل پٹنہ کے نام سے مشہور ہے \* .

۴ — تھوڑے ہی دنوں کے بعد انگریزوں نے پٹنہ پر بھی قبضہ کر لیا - اور میر قاسم اودہ کو بھاگ گیا - اور شاہ عالم اور شجاع الدولہ سے جا ملا دو تین مہینہ کے بعد میجر منڈو تینوں سے مقابل ہوا - اور سنہ ۱۷۶۴ عیسوی میں بمقام بکسر ان تینوں کو شکست فاش دی - شاہ عالم نے اپنی تئیں انگریزوں کے رحم پر چھوڑ دیا شجاع الدولہ بھاگ گیا اور کچھ فوج جمع کر کے پھر لوٹ آیا - اور مقام کورا پر پھر شکست کھائی اوس کے بعد اوس نے بھی اپنے تئیں حوالہ کر دیا - میر قاسم بھاگ گیا اور پھر اوسکی کوئی خبر نہ ملی \*

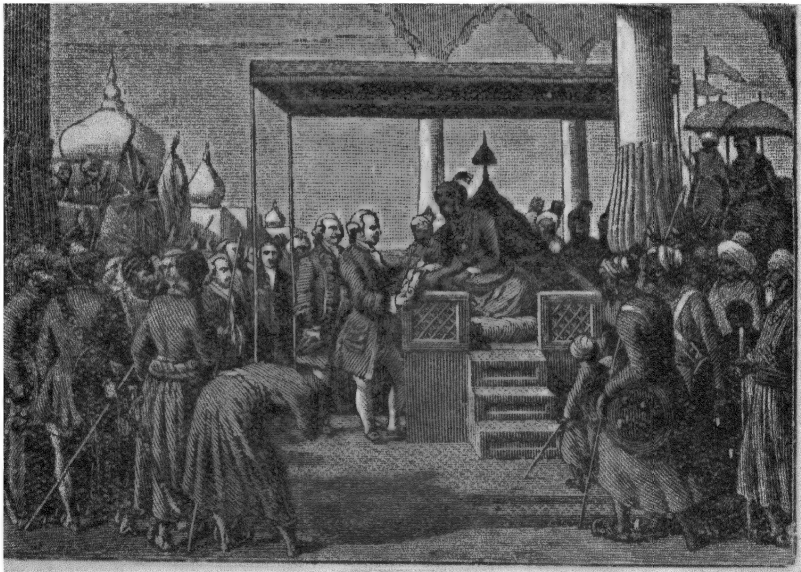
## ۲۶ — لارڈ کلایو

۱۷۶۵ — ۱۷۶۷

۱ — جب میر قاسم کی لڑائی اور پٹنہ کی خونریزی کی خبر انگلستان میں پہونچی تو ایسٹ انڈیا کمپنی نے کلایو سے بطور گورنر بنگال اور کمانڈر انچیف کے پھر ملک ہندوستان جانے کی استدعا کی \*

۲ — کلایو الہ آباد تک آیا وہاں ایک صلحنامہ ہوا جو الہ آباد کے صلحنامہ کے نام سے مشہور ہے لارڈ کلایو نے شجاع الدولہ کو

وس کا ملک اودہ واپس کر دیا - لیکن مصارف جنگ کے ادا کرنے کا اقرار اس سے لیلیا - شاہ عالم کو اوسنے ملک دوآب یعنی وہ شاداب خطہ جو دریاے گنگ اور جمن کے درمیان واقع ہے دیا - بنگال اور بہار جو میر قاسم کے قبضہ میں تھا کلایو نے کمپنی کے حصہ میں رکھا - لیکن شاہ عالم کو اوسنے ایک مغل شہنشاہ کے حیثیت سے پچیس لاکھ روپیہ سالانہ



شاہ عالم کلایو کو فرمان دیوانی عطا کر رہا ہے

وظیفہ دینے کا اقرار کیا - اوسکے عوض میں شاہ عالم نے کمپنی کو بہار اور بنگال اور اوزیسہ کی دیوانی یعنی ہر قسم کے معاصد وصول کرنے کا اختیار عطا کیا \*



۳ — بعد ازاں لارڊ ڪلايو نے مير جعفر ( جسے مرے ھوے تھوڙے ھي دن ھوئے تھ ) ڪے ڀيٽ ڪو ڪمپني ڪے ماتحتي ميں بنگال اور بهار ڪا نواب بنايا \*

۴ — لارڊ ڪلايو نے سب ڪے آخري ڪام يھ ڪيا ڪہ صيغہ ھامی انتظامي اور فوجي ميں مناسب ترميم ڪي - اوس نے ڪمپني ڪے ملازموں ڪي ذاتي تجارت بالڪل بند ڪر دي - اور اونڪو هندوستانين ڪے تحفہ تحايف لينے ڪے روڪ ديا - ليڪن اونڪي تذخواهين به نسبت سابق ڪے بهت برھاديں - تاڪہ وه بلا تجارت ڪے آرام ڪے بسر ڪر سڪيں - فوج ڪے لوگ بهت دنون ڪے دو چنڊ تفخواه جو دو چنڊ بهتہ ڪھلاتي ھے پارھے تھ - يھ طريقہ موقوف ڪيا ڪيا - اور فوج ڪے مصارف گھٽا دئے گئے ان سب ڪامون ڪے بعد وه انگلستان واپس ڪيا \*

## ۲۷ — سلطنت مغليه ڪا خاتمه

۱ — محمد شاه سنہ ۱۷۴۸ عيسوي ميں مرگيا - وه مغل شهنشاهون ميں سب ڪے آخري شهنشاه تھ - جسڪي حڪومت ڪسي قدر تھي - اوسڪے دو شاهزادے تخت پر بيٺائے گئے ليڪن وه براے نام شهنشاه رھے - پھلے ڪي آنڪھيں نڪال لي گئيں - اور دوسرا قتل ڪر ڏالا ڪيا - جس ڪا بيتا شاه عالم ڪے لقب ڪے تخت نشين ھوا \*

۲ — پاني پت ڪي لڙائي ڪے دس برس بعد مرھتھ پھر پھلے ڪي طرح قوي ھو گئے - مرھتھ سردارون ميں مھد جي

سیندھیا سب سے زیادہ قوی تھا - اوس نے پہلے راجپوتانہ کے کل راجپوت راجاؤں کو چوتھہ ادا کرنے پر مجبور کیا - اور بعد ازاں دہلی کو روانہ ہوا اور شاہ عالم سے الہ آباد چھوڑنے اور دہلی میں تخت نشین ہونے کی استدعا کی \*



شاہ عالم بورہا اور نابینا

۳ - بہت دنوں تک سیندھیا نے شاہ عالم کو نظربند رکھا اور خود اوس کے نام سے دہلی میں حکومت کرتا رہا - لیکن جب کئی سال گذر گئے تو اُسکو کسی ضرورت سے اپنے صدر مقام گوالیار کو جانا پڑا - جوں ہی سیندھیا دہلی سے روانہ ہوا ملک روہیلہ کا ایک افغان سردار دہلی پر آپہنچا - محلات شاہی کو لوٹا اور

بیچارے بورے شہنشاہ کی آنکھیں نکلوائیں - بیس برس بعد سنہ ۱۸۰۸ عیسوی میں انگریزی افواج نے دہلی پر قبضہ کیا اس وقت میں بورہا اور نابینا شاہ عالم مرہٹھوں کے ہاتھ میں قید تھا - انگریزوں نے اوسکو آزاد کیا اور ایک بہت بڑی پنشن مقرر کر دی - اور اوسکو اپنے پرانے محل میں رہنے کو اجازت دی \*

## ۲۸ — حیدر علی میسور کی پہلی لڑائی

۱۷۶۸ — ۱۷۶۹

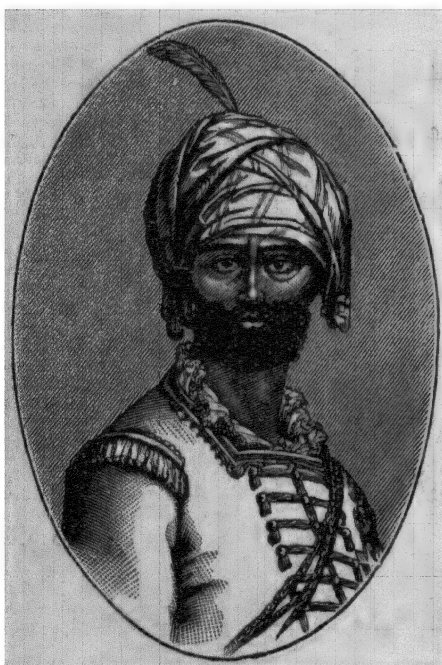
۱ — جس زمانہ میں محمد علی کرناٹک کا نواب ہوا - اسی زمانہ میں ایک مسلمان سپاہی حیدر علی نامی جسکی پیدائش سنہ ۱۷۰۲ عیسوی میں ہوئی تھی - آہستہ آہستہ مشہور ہونے لگا - وہ اکھ پڑا نہ سکتا تھا - لیکن وہ ایک بہادر اور چالاک آدمی تھا - اور مثل سیواجی کے اوس نے بھی لوٹیروں کے پیشہ سے ابتدا کی تھی \*

۲ — چند دنوں میں اوسکے ہاتھ پوری حکومت آگئی - وہ نوجوان راجہ کو قید کر کے خود تخت پر بیٹھ گیا - حیدر علی نے اوسکے بعد اپنے چند فرانسیسی ملازموں کے ذریعہ سے اپنے فوج کو شایستہ بنایا اور اون کو پورے طور پر مسلح کیا چند ہی دنوں میں اوسکے پاس پوری فوج ہو گئی - اوس نے کرناٹک اور حیدرآباد کے بعض بعض حصوں پر حملے کرنے شروع کئے - جب حیدر علی نے نظام پر جو انگریزوں کا دوست تھا حملہ کیا - تو مدراس کا گورنر حیدر علی کے مقابلہ میں نظام اور مرہٹوں کا ساتھ دینے پر آمادہ ہوا - اور نظام کی مدد کو ایک فوج بھیجی - انگریزی فوج نظام کی فوج کے ساتھ میسور پر حملہ آور ہوئی - اور اوس نے بنگلور پر قبضہ کیا \*

۳ — حیدر علی نے ایک بڑی رقم مرہٹوں کو رشوت میں دی - کہ وہ اپنے ملک کو لوٹ آئیں - اور نظام کو خطوط بھیجے کہ

اکبر نم میرے طرفدار ہو جاؤ تو میں تم کو پورے ملک کرناٹک پر قبضہ کر لینے پر مدد دونگا - نظام نہایت مسرت کے ساتھ اسپر راضی ہو گیا \*

۴ — اسی حالت میں کرنل اسمتھ بنگلور چھوڑ کر مدراس کو واپس چلا آیا - حیدر علی نے ستر ہزار سپاہ کے ساتھ اوس کا تعاقب کیا - لیکن کرنل اسمتھ نے اوسکو دو لڑائیوں میں شکست دی - جو مقامات چند گاما اور تریفٹو مالی پر ہوئیں \*



حیدر علی

۵ — ان واقعات کے بعد نظام نے حیدر علی کا ساتھ چھوڑ دیا - اور جسقدر جلد اس سے ممکن ہو سکا حیدر آباد کو واپس آیا اور انگریزوں سے صلح کا طالب ہوا - انگریزوں نے اس سے صلح کر لی \*

۶ — حیدر علی سے دوسرے سال تھوڑی تھوڑی جنگ ہوتی رہی - آخر کار ایک بڑی فوج لیکر وہ نہایت تیزی کے ساتھ سیدھا مدراس پہونچا - اور گورنر سے صلح کی درخواست کی اسکے اور انگریزوں کے درمیان ایک صلحنامہ ہوا جسکے رو سے فریقین اپنے اپنے ملک مغتوحہ کو واپس کرنے پر راضی ہوئے - اور اسپر

اتفاق کیا کہ اگر دونوں میں سے کسی پر کوئی دشمن حملہ کرے تو وہ ایک دوسرے کی مدد کریں \*

## ۲۹ — وارن ہیسننگز پہلا گورنر جنرل

۱۷۷۴ — ۱۷۸۵

۱ — ایسٹ انڈیا کمپنی نے کلايو کو حکم دیا تھا - کہ بنگال کی سلطنت وہیں کے لوگوں کے ہاتھ میں رہنے دے - اس واسطے کلايو نے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے میر جعفر کے ایک بیٹے کو تخت حکومت پر بیٹھا دیا تھا - اس کے ماتحتی میں دو نائب تھے - ایک بنگال کیلئے دوسرا بہار کیلئے - وہ محاصل کو وصول کر کے گورنر بنگال کی خدمت میں بھیجتے - گورنر بنگال ان کی اور ان کے ماتحتوں کی مقررہ تذواہیں دیتا تھا - بنگال کو افغانوں اور مرہٹوں کے ہاتھ سے بچانیکے لئے ایک انگریزی فوج مقرر تھی \*

۲ — یہ دو عملی حکومت یعنی آدھی انگریزی اور آدھی دیسی سات برس تک جاری رہی - لیکن اسمیں بالکل ناکامیابی ہوئی - دیسی حکام اپنا کام نہایت بُرے طور پر انجام دیتے تھے - ہر شخص دوسروں کو دھوکا دینے اور جس قدر ممکن ہو سکے دولت جمع کرنے کی کوشش کرتا تھا - اس واسطے کہ نواب کے مکرزمین کو یہ خوف لگا رہتا تھا کہ معلوم نہیں کس روز اپنی جگہ سے معزول کر دئے جائیں \*

۳ — بنگال کے قحط سے جو سنہ ۱۷۶۹ سنہ ۱۷۷۰ عیسوی میں پڑا تھا اور بھی حالت خراب ہو گئی - بنگال کی آبادی کے تہائی حصہ آدمی مر گئے - لوگ مشکل سے مالگذاری ادا کر سکتے تھے کیونکہ غلہ بالکل نہیں ہوا تھا \*

۴ — اس وقت میں مسٹر وارن ہیسٹنگز جو کمپنی کے



وارن ہسٹینگز

کل ملازموں کا افسر تھا بنگال کا گورنر بنایا گیا - اوس نے لارڈ کلایو کی دو عملی حکومت کو موقوف کیا - دیسی نواب اور انکے نائب معزول کر دئے گئے اور انگریز کلکٹر جو جج بھی ہوتے تھے بنگال اور بہار کے ہر ضلع میں مقرر کئے گئے - اور ہندو پنڈت اور مسلمان قاضی انکی مدد کے لئے مقرر کیئے گئے - جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے قانون کی توضیح

کرتے تھے - ایک سادہ دستور العمل قوانین اور قواعد کا مرتب کیا گیا - چنانچہ ہر شخص جاننے لگا کہ اوسکو کن کن باتوں کی اطاعت کرنی لازمی ہے - بہت سے محصول موقوف کر دئے گئے - اور جو محصول باقی رہے وہ وقت پر ادا ہو جانے لگے \*

۵ — اس زمانہ میں خطہ دو آب یعنی ضلع الہ آباد جو دریائے گنگ اور جمی کے درمیان واقع ہے اور پہلے شاہ عالم کے قبضہ میں تھا - لیکن اوسکے دہلی چلے جانے اور مرہٹھوں سے ملجانے کی وجہ سے نکل گیا تھا - شجاع الدولہ یعنی نواب اودہ کو دیدیا گیا - اس نے اسکے عوض میں کمپنی کو پچاس لاکھ روپے دئے \*

۶ — ہیسٹنگز کے گورنر بنگال ہونے کے دو برس بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت میں ایک بڑی تبدیلی واقع ہوئی - انگریزی شاہی حکومت نے ایک قانون بنایا جو کہ رگولیشن ایکٹ کے نام سے موسوم ہے - اسکے رو سے گورنر بنگال تمام برٹش ہند کا گورنر جنرل قرار پایا - اوسکی تقرری کمپنی کے ذریعہ سے نہیں بلکہ وزیر اعظم انگلستان کے ذریعہ سے ہونے لگی - کلکتہ میں ایک عدالت عالیہ قائم ہوئی اس عدالت کے جج بھی شاہی گورنمنٹ کی طرف سے انگلستان سے مقرر ہوکر آنے لگے \*

۷ — گورنر جنرل کی مدد کے لئے چار ممبروں کی ایک کونسل مقرر ہوئی - ان ممبروں کی تقرری بھی انگریزی شاہی گورنمنٹ کی طرف سے ہوتی تھی - جب تک وارن ہیسٹنگز معض گورنر ہی تھا سب باتیں عمدہ طور سے ہوتی تھیں - لیکن کونسل کے چار ممبروں میں سے جن کا تقرر نئے قانون کے رو سے ہوا تھا - تین ممبر ہر باتوں میں اوسکی مخالفت کرنے لگے - مخالفت کرنیوالے ممبروں کا پیش رو فرانسیس تھا جو ہیسٹنگز پر حسد رکھتا تھا - اور اوسکو بدنام کرنیکی اس غرض سے کوشش دیتا تھا کہ خود اوسکی جگہ گورنر جنرل بنایا جائے \*

۸ — اپنے آنے کے تھوڑے دنوں بعد فرانسیس نے ایک بنگالی برہمن راجہ کو جسکا نام نند کمار تھا - گورنر جنرل کے اوپر جھوٹے الزامات عاید کرنے کے لئے مستعد کیا - لیکن راجہ نند کمار خود جعل سازی کا ملزم قرار پایا اور اوسکو پھانسی دی گئی - ہیسٹنگز سے چھ ماہ سات ہوس تک لڑنے کے بعد فرانسیس انگلستان کو چلا گیا - اوسکے بعد سے پھر ہیسٹنگز کی مخالفت کونسل میں باقی نہیں رہی \*

۹ — ہیسٹنگز کے گورنر جنرلی کے زمانہ میں دو لڑائیاں ہوئیں ایک مرہٹھوں سے دوسری حیدر علی سے \*

## ۳۰ — مرہٹھوں کی پہلی لڑائی

۱۷۷۸ — ۱۷۸۲

## اور میسور کی دوسری لڑائی

۱۷۸۰ — ۱۷۸۴

۱ — مادھو راؤ مرہٹھوں کا چوتھا پیشوا سنہ ۱۷۸۲ عیسوی میں مرگیا اور کوئی اولاد نہیں چھوڑی - اسلئے اوسکا چچا رگھوبا یا رگھوناتھ راؤ پیشوا بن گیا لیکن دوسرے مرہٹھ سرداروں نے اوسکی مخالفت کی - پس اوس نے اپنی حفاظت کیلئے بمبئی کی گورنمنٹ سے مدد مانگی \*

۲ — اسبات پر بمبئی کے گورنر نے سنہ ۱۷۷۵ عیسوی میں بمقام سورت ایک عہد نامہ کیا جس کے رو سے گورنر رگھوبا کو



مدد دینے پر مستعد ہوا اور رگھوبا اوسکے صلہ میں انگریزوں کو جزائے سالست اور بسین جو بمبئی کے قریب واقع ہیں دینے پر راضی ہوا - تھوڑے دنوں بعد اس عہدنامہ کی خبر گورنمنٹ ہند کو کلکتہ میں ہوئی - اور اوس نے اسکی منظوری سے انکار کر دیا بلکہ

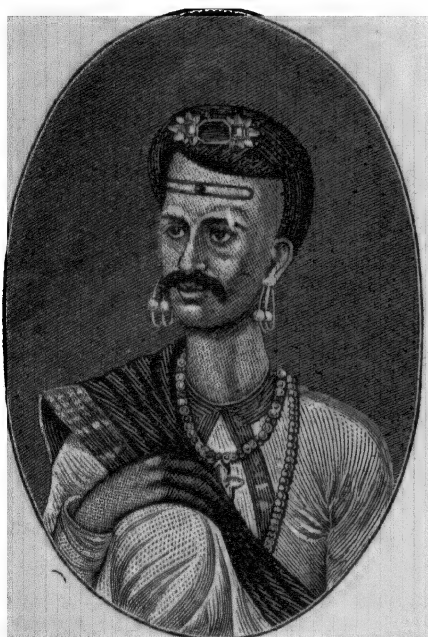
بجائے اس کے سفہ ۱۷۷۶ عیسوی میں گورنمنٹ ہند اور رگھوبا کے مخالفوں کے درمیان جن میں سے خاص ایک برہمن نانا فونویس نامی تھا پورن دھر میں ایک عہدنامہ ہوا جسکے رو سے نانا فونویس نے بھی انگریزوں کو سالست دینے کا اقرار کیا - لیکن اسی عرصہ میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو سورت کے عہدنامہ کی خبر پہونچی اور اوس نے اس



رگھوبا

عہدنامہ کے منظوری کے احکام بھیج دیے - چنانچہ بمبئی کی فوجیں رگھوبا کو لیکر پونا کی طرف بڑھیں - لیکن سیندھیا کی ماتحتی میں مرہٹہ سواروں کی ایک بڑی جماعت نے اون کو روک دیا - ہیستنگز نے کلکتہ سے ایک بہادر افسر کو جس کا نام کپتان پوہام تھا بھیجا اوس نے گوالیار کے قلعہ

کو جو سیندھیا کا صدر مقام تھا فتح کر لیا - اسپر مرہٹوں نے صلح کر لی اور سنہ ۱۷۸۲ عیسوی میں سالباے میں صلحنامہ پر دستخط ہوئی - جسکے رو سے انگریزوں اور مرہٹوں نے اقرار کیا کہ وہ ایک دوسرے کے دشمنوں کی مدد نہ کریں گے - انگریزوں نے سالست اور بسین کو اپنے قبضہ میں رکھا اور رگھوبا کو پنشن دی گئی \*



نانا فونیس

۳ — حیدر علی اور انگریزوں میں دس برس تک صلح قائم رہی - اوسکے بعد اوس نے نظام اور مرہٹوں سے پوشیدہ طور پر خط و کتابت شروع کی - کہ وہ اوسکی مدد کریں تاکہ وہ انگریزوں کو جنوبی ہند سے نکال دے - سنہ ۱۷۸۰ عیسوی میں حیدر علی ایک لاکھ فوج کے ساتھ کرنٹک پر اچانک آپڑا - اور انگریزوں کی دو چھوٹی چھوٹی فوجوں کو جو کرنٹ

بیلی اور کرنٹ بریتھویت کی ماتحتی میں تھیں شکست دی \*

۴ — لیکن سر آیر کوٹ جو جنگ وادداشت میں ناموری حاصل کر چکا تھا - نئی فوج کے ساتھ بنگال سے آ رہا تھا - وہ حیدر علی کی فوج سے مقابل ہوا - اور اوسکی کل فوج کو بمقام پورٹو نوؤ کے سنہ ۱۷۸۱ عیسوی میں شکست دی - اور پھر پالپلور میں اوسی

جگہ پر شکست دی جہاں سال گذشتہ میں کرنل بیلی کی فوجیں پامال کر دی گئی تھیں - اور اوسکے بعد شولنگر میں اور پھر دوسرے سال آرنی میں شکست دی \*

۵ — اسکے تھوڑے دنوں بعد حیدر علی مرگیا - اور انگریزوں نے اوسکے لڑکے ٹیپو سے بہ مقام منگلور سنہ ۱۷۸۴ عیسوی میں صلح کر لی - فریقین نے ممالک اور شہر ہاے مفتوحہ کو واپس کر دیا \*

۶ — اس درمیان میں مسٹر پت وزیر اعظم انگلستان نے ایک نیا قانون جاری کرایا - جو پت کے انڈیا بل کے نام سے مشہور ہے \*

۷ — اس قانون کے رو سے ایک بورڈ آف کنٹرول بنائی گئی - یہ بورڈ چھ ممبروں کی ایک کونسل تھی جس کا کام حکومت ہند پر نگرانی کرنا تھا - اس قانون کے رو سے بلا منظوری پارلیمنٹ کے ہندوستانی ریاستوں سے صلح و جنگ نہیں ہوسکتی تھی - اس سال سے برٹش ہند کی حکومت دراصل ایست انڈیا کمپنی کے قبضہ میں نہ رہی بلکہ بورڈ آف کنٹرول کے قبضہ میں ہو گئی \*

۳۱ — لارڈ کارنوالس اور سر جان شور دوسرے

اور تیسرے گورنر جنرل

۱۷۸۶ — ۱۷۹۸

۱ — وارن ہیسٹنگز کے بعد لارڈ کارنوالس گورنر جنرل ہوا مگر سلطان ٹیپو نے جو آٹھ برس تک برسر حکومت تھا مالابار اور کورگ اور اطراف میسور کے چند اور ممالک فتح کر لئے تھے

۲ — اوسکے بعد اوسنے تِراونکور پر حملہ کیا - تِراونکور کا راجہ انگریزوں کا دوست اور موافق تھا گورنر جنرل نے اوسکو مدد دینے کا وعدہ کیا - اور نظام اور مرہٹھوں سے بذریعہ تحریر دریافت کیا کہ



لارڈ کارنوالس

آیا وہ لوگ بھی ٹیپو کے مقابلہ میں جو سب کا مشترک دشمن ہے شریک جنگ ہونگے؟ نظام اور مرہٹھہ بخوشی انگریزوں کے شریک ہوئے - جنگ کا اعلان کیا گیا اور یہہ میسور کی تیسری لڑائی تھی

۳ — ٹیپو نے فوراً کرناٹک کو برباد کر دیا - جیسا کہ دس برس پیشتر حیدر علی نے کیا تھا - لارڈ کارنوالس کلکتہ سے مدراس کو خود انگریزی فوج کے کمان کرنے

کو آیا اوس نے ملک میسور پر حملہ کیا اور بنگلور کو فتح کر لیا \*

۴ — اسکے بعد لارڈ کارنوالس آہستہ آہستہ سرنکا پٹیم کی طرف پڑھا - جب ٹیپو نے دیکھا کہ قلعہ ہانپہ سے نکلا چاہتا ہے تو وہ ہر قسم کی شرائط پر جو منظور کی جائیں صلح کا طالب ہوا \*

۵ — چنانچہ انگریزوں اور ان کے دوست نظام اور مرہٹھہ اور ٹیپو کے درمیان سرنکا پٹیم میں صلح نامہ تحریر ہوا - ٹیپو کو اپنے

ملک کا نصف حصہ اور مصارف جنگ دینا پڑا - انگریزوں کو ملابار ساحل غربی پر اور اضلاع سلیم اور مدار کوناٹک میں ملے \*

۶ - لارڈ کارنوالس نے

بنگل میں طریقہ اداۃ مالگذاری کا خاص انتظام کیا - سلاطین مغلیہ کے عہد میں اراضی کا بندوقست زمینداروں کے ساتھ کیا جاتا تھا - وہ نواب کو ایک مقررہ رقم ادا کرتے تھے - لیکن وہ کاشتکار سے جسقدر چاہتے وصول کرتے تھے - اراضی سلطنت کی ملکیت ہوتی تھی - زمیندار کاشتکاروں کے ساتھ نہایت ظالمانہ برتاؤ کرتے تھے - اور انکی بڑی شکایتیں سنی جاتی تھیں \*



گیدو

۷ - ان شکایتوں کے دفع کرنے کے لئے اور ہر قسم کے دقتوں سے بچانے کے لئے لارڈ کارنوالس نے زمینداروں کو وہ اراضی جس سے وہ مالگذاری وصول کرتے تھے عطا کردی - چنانچہ وہ اراضی زمینداروں کی ملکیت ہو گئی لیکن ساتھ ہی اوس نے سرکاری مالگذاری ہمیشہ کیلئے مقرر کر کے زمین کا بندوقست استمراری کر دیا - اس طرح سے لارڈ کارنوالس نے ایک جماعت زمینداروں اور

امپروونکی بنائی - جو اپنی ریاست کے خود مالک ہوئے - جس طرح سے امرائے انگلستان ہوتے ہیں - ان لوگوں نے اپنی ریاستیں نہ خرید کیں اور نہ فتح کیں - بلکہ یہ اون کو بلا معاوضہ بطور سرکار سرکاری عطیہ کے ملیں \*

۸ — لارڈ کارنوالس نے ہر ضلع میں ایک ایک جج ہر قسم کے مقدمات کے فیصلہ کرنے کے لئے اور ایک ایک کلکٹر مالکداری وصول کرنے کے لئے مقرر کیا \*

۹ — انگلستان کی گورنمنٹ نے یہ سخت احکام صادر کئے - کہ سرجان شور جو لارڈ کارنوالس کے بعد گورنر جنرل ہوا کسی ہندوستانی رئیس کے بیچ میں دست اندازی نہ کرے - جب مرہٹوں کو معلوم ہوا کہ اب انگریز نظام کی مدد نہ کریں گے - تو پیشوا نے کل مرہٹہ سرداروں کو کہلا بھیجا کہ وہ نظام پر حملہ کرنے میں شریک ہوں - مرہٹہ سردار اپنی فوج گوالیار - اندور - گجرات - برابر سے لیکر آئے - مقام کورتلا پر سنہ ۱۷۹۵ عیسوی میں سخت لڑائی ہوئی - نظام نے شکست کھائی اور اوسکو اپنے ملک کا آدھا حصہ مرہٹوں کو دینا پڑا - اور بقیہ نصف کے لئے چوتہ ادا کرنے کا وعدہ کرنا پڑا \*

۳۲ — مارکوٹس ولزلی - چوتھا گورنر جنرل

۱۷۹۸ — ۱۸۰۵

۱ — چوتھ گورنر جنرل مارکوٹس ولزلی نے سلطنت انگریزی کو ہندوستان میں سب سے مضبوط سلطنت بنادیا - اوسے



ساتھ اوسکا چھوٹا بھائی کرنل ولزلی بھی ہندوستان میں آیا ۔  
 یہ ایک بہادر سپاہی تھا ۔ اور بعد میں سر آرتھر ولزلی کے نام سے  
 مشہور ہوا ۔ اوسکے بعد دیوک آف ویلنگٹن ہوا اور وزیر اعظم  
 انگلستان بنایا گیا \*



مار کوئس ولزلی

۲ — لارڈ ولزلی نے  
 دیکھا کہ اب وہ وقت آگیا  
 ہے کہ انگریز جو اس وقت  
 ہندوستان کے حکمران طاقتور نہیں  
 سب سے زیادہ مضبوط اور  
 عقلمند اور مہذب ہیں ۔ جنگ  
 اور جدال اور لوٹ مار کو جو  
 ملک میں چاروں طرف پھیلے  
 ہوئے ہیں بند کریں ۔ اور ملک  
 کے ہر حصہ کو اوس تباہی  
 سے بچائیں جو اوسپر تیزی  
 کے ساتھ آرہی ہے \*

۳ — خاندان میں کل لڑکے افسر خاندان یعنی باپ کی  
 اطاعت کرتے ہیں ۔ باپ اونکی خبر گیری کرتا ہے اور اونکو  
 بتلاتا ہے کہ کونسی باتیں کرنی چاہئیں اور کونسی نہ کرنی  
 چاہئیں ۔ اگر کوئی لڑکا کوئی بیجا حرکت کرتا ہے یا دوسرے  
 کو نقصان پہنچاتا ہے تو باپ اسکو سزا دیتا ہے \*



۴ — اسی طرح ہر شایستہ سلطنت میں رعایا بھی اپنے بادشاہ کی ویسی ہی اطاعت کرتی ہے جیسے بیٹے اپنے باپ کی۔ بادشاہ رعایا کی خبرگیری کرتا ہے۔ انکو ضرر سے محفوظ رکھتا ہے اور ایک کو دوسرے سے لڑنے نہیں دیتا \*

۵ — ہندوستان جیسے وسیع ملک میں ہر جگہ پر امن اور آسائش ہونے کے لئے ایک عالی خیال اور زبردست بادشاہ کی ضرورت تھی۔ جو سب بادشاہوں کا سردار ہو ایسا بادشاہ شہنشاہ کہلاتا ہے \*

۶ — اس زمانہ کی زبردست طاقتیں یہ تھیں۔ نظام اور ٹیپو اور مرہٹے جو ان پانچ سرداروں کی ماتحتی میں تھے۔ پیشوا۔ سیفدھیا۔ ہولکر۔ گایکوار۔ بھونسلا \*

۷ — گورنر جنرل نے نظام اور ٹیپو اور پیشوا سے (جو اب بھی کل مرہٹوں کا سردار مانا جاتا تھا) استدعا کی۔ کہ ہر ایک اپنی اپنی ملازمت سے فرانسیسوں کو جو انگریزوں کے سخت دشمن ہیں نکال دیں۔ اور اپنے اپنے ملک میں امن قائم رکھنے اور دشمنوں سے ملک کی حفاظت کرنے کے لئے ایک ایک مضبوط انگریزی فوج رکھیں۔ اور اس فوج کے مصارف ادا کیا کریں۔ چونکہ یہ فوج ملک میں امن قائم رکھنے کے لئے حکمران کو مدد دیتی ہے۔ اسلئے اسکا نام مددگار فوج رکھا گیا۔ اور ولزلی کا یہ طریقہ مددگاری کے اسم سے موسوم ہوا \*

۸ — نظام نے ولزلی کی استدعا فوراً منظور کر لی۔ اسلئے فرانسیسی فوجیں نکال دیں گئیں اور انگریزی فوجیں حیدرآباد کو

روانہ کی گئیں - اوس زمانہ سے آج تک حیدرآباد کے نظام انگریزوں کے پورے دوست اور طرفدار رہے \*

۹ — لیکن ٹیپو نے اوس امر میں اتفاق نہیں کیا - اسلئے میسور کے مقابلہ میں جنگ کا اعلان کیا گیا - اور یہ میسور کی چوتھی لڑائی تھی \*

۱۰ — مدراس اور بمبئی سے دو انگریزی فوجیں میسور کو روانہ ہوئیں - مدراس کی فوج جنرل ہراس کی ماتحتی میں تھی اور اوسکے ساتھ کرنل ولزلی بھی تھا - ٹیپو نے پہلے بمبئی والی فوج پر حملہ کیا لیکن شکست کھائی - اوسکے بعد وہ بڑی تیزی سے دوسری فوج پر حملہ آور ہوا لیکن پھر شکست کھائی - دونوں فوجیں یہان تک قریب ہوتی گئیں - کہ اوسکو اپنے صدر مقام سرنگاپٹن میں قلعہ بند ہو جانا پڑا - لیکن بعد چندے جب گولہ باری سے دیوار کا کچھ حصہ منہدم ہو گیا تو انگریزی فوج نے قلعہ میں گھسکر اوسپر قبضہ کر لیا - اور ٹیپو قلعہ کی پھاٹک پر لڑائی کی حالت میں مارا گیا - میسور کے تخت پر گورنر جنرل نے پانچ برس کے ایک بچے کو جو میسور کے پرانے ہندو راجاؤں کے خاندان سے تھا بیٹھایا جس کا نام کرشن راجا تھا \*

۱۱ — ملک کے اوس حصہ کو جو پرانی سلطنت میسور میں شامل نہ تھا - گورنر جنرل نے انگریزوں اور مرہٹوں اور نظام پر تقسیم کر دیا - انگریزوں کے حصہ میں کنارہ ساحل غربی کنڑا اور کویم بتور ملے - ٹیپو کے لڑکوں سے نہایت مہربانی کا برتاؤ کیا گیا -

اون کو بڑی بڑی پفشن دیگئیں - اور وہ مقام ویلور میں رہنے کو بھیج دئے گئے \*

۱۲ — تھوڑے دنوں کے بعد نظام نے استدعا کی - کہ حیدرآباد کے مددگار فوج کے مصارف میں زر نقد کے بجائے وہ اضلاع انگریزوں کو دئے جاویں - جو ابھی اوسکو ملی ہیں - چنانچہ ایسا ہی ہوا - اور وہ اضلاع جو تڈگ بہدر ندی اور میسور کے درمیان واقع ہیں اور جو اضلاع امانے کہلاتے ہیں یعنی بلاری اور کڈاہہ - سنہ ۱۷۹۹ عیسوی میں انگریزوں کے زیر حکومت آئے \*

۱۳ — ملک تنجور جو کارہری ندی کے دونوں کناروں پر بسا ہے اور فردوس دکن کہلاتا ہے - دیرہ سو برس سے مرہٹہ راجاؤں کے قبضہ میں چلا آتا تھا - ان میں سب سے آخر راجہ کی حکومت کا طریقہ جو لاولد مرا بہت برا تھا - لارڈ ولزلی نے اس اطمینان کیلئے کہ تنجور کی حکومت عمدہ طور سے ہو اوسکو برٹش ہند میں شامل کر لیا - اور متوفی راجہ کے خاندان والوں کو بڑے وظیفے عطا کئے \*

۱۴ — محمد علی جسکو کلایو نے سنہ ۱۷۵۲ عیسوی میں اوس کے دشمن سے بچایا تھا - سنہ ۱۷۹۵ عیسوی تک آرکات کا نواب رہا - سنہ ۱۷۹۵ عیسوی میں وہ مرگیا - اوسکی حکومت نہایت خراب تھی - محمد علی کے بعد اوسکا لڑکا عمدۃ الامرا صرف تین ہی برس سلطنت کر کے مرگیا - اوسکی حکومت اور ابھی خراب تھی - عمدۃ الامرا کی کوئی اولاد نہ تھی لہذا

لارڈ ولزلی نے کرناٹک کو انگریزی حکومت میں ملا لیا اور نواب کے خاندان والوں کو بڑے بڑے وظیفے عطا کئے \*

۱۵ — اس طرح سے احاطہ مدراس مکمل ہوا - اوسکی ابتدا سنہ ۱۷۵۹ عیسوی میں لارڈ کلایو نے کی - جس نے شمالی سرکار کو فرانسیسوں سے چھین لیا تھا - لارڈ کارنوالس نے پہلی جنگ میسور کے بعد سنہ ۱۷۹۲ عیسوی میں - ملابار - اور سلیم - اور مدورا اضافہ کئے - اور لارڈ ولزلی نے کٹارا - کویم پٹور - تنجور - کرناٹک - پر قبضہ کر کے اوسکی تکمیل کی - اوس زمانہ سے یعنی سو برس سے اس احاطہ میں کوئی لڑائی نہیں ہوئی - اور رعایا خوش و خرم رہی \*

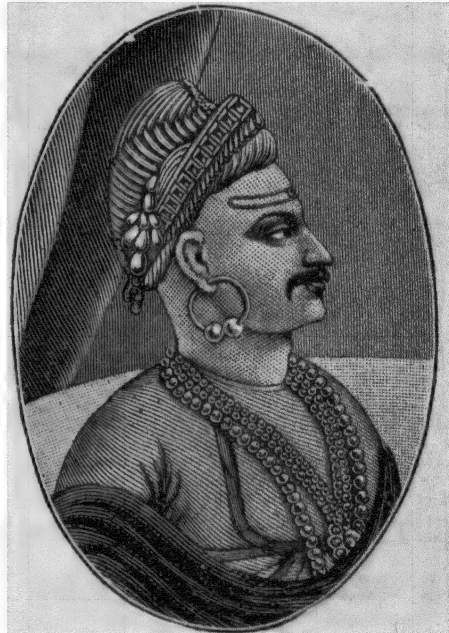
۱۶ — اوسکے بعد لارڈ ولزلی نے نواب اودہ سے بھی نظام کی طرح مددگاری طریقہ سے اتفاق کرنے کو کہا - پہلے تو نواب نے اوسکو منظور نہیں کیا مگر آخر میں منظور کر لیا - ایک انگریزی فوج اودہ کو بھیجی گئی - اور نواب نے اوسکے مصارف کے لئے خطہ درآب جو درمیان دریاے گنگ و جمی کے واقع ہے - اور جو اب مع چند اضلاع کے ممالک متحدہ آگرہ کہلاتا ہے دیا یہ واقعہ سنہ ۱۸۰۱ عیسوی میں ہوا \*

۱۷ — اب ہندوستان میں صرف مرہٹھوں کی طاقت باقی رہ گئی تھی - جس نے انگریزی حکومت کو نہیں مانا - اور لارڈ ولزلی کے نئے طریقہ سے اتفاق نہیں کیا - سنہ ۱۸۰۲ عیسوی میں نوجوان پیدشاہ باجی راؤ نے جو رگھوبا کا بیٹا تھا بمقام بسیرن ایک عہد نامہ پر دستخط کی - جس میں اوس نے اقرار کیا

کہ انگریزوں کی بلا رضامندی دوسرے مرہٹھ سرداروں سے تعلق نہ رکھیکا۔ اور اپنے ملک کی حفاظت کیلئے ایک انگریزی فوج رکھیکا۔ اس فوج کے مصارف کے لئے اس نے چند اضلاع انگریزوں کو دئے۔ جو احاطہ بمبئی کا اب ایک جزو ہے \*

۱۸ — اسی زمانہ میں

کجرات کے مرہٹھہ راجہ گیگور نے بھی پیشوا کی پیروی کی اور عہدنامہ لکھنے پر راضی ہو گیا \* اور اس نے انگریزوں کو ہندوستان کا شہنشاہ تسلیم کیا۔ اور اپنے ملک کی حفاظت کے لئے ایک انگریزی فوج رکھنے اور اس کے مصارف کو ادا کرنے کا اقرار کیا \*



باجی راو

۱۹ — دو مرہٹھہ سردار

دولت راؤ سیفدھیا اور رگھوجی

بھونسلا کسی قسم کا صلحنامہ یا عہدنامہ لکھنے پر راضی نہ ہوئے بلکہ اپنی پوری فوج اکٹھا کر کے لڑنے کے لئے طیار ہو گئے \*

۲۰ — لارڈ ولزلی کو جوہیں یہ خبر ملی وہ بھی لڑائی کے

لئے طیار ہو گیا۔ شمالی ہند میں سیفدھیا کی فوجوں کے مقابلہ میں جنرل لیک کی ماتحتی میں ایک فوج بھیجی گئی۔ اور کرنل ولزلی اور کرنل اسٹیونس نے بھی دکھن کے جانب سے

کوچ کیا - سیندھیا اور رگھوجی بھونسلا کی متفقہ فوج سے مقام آسائی پر جو نظام کے حدود کے شمال میں واقع ہے سنہ ۱۸۰۳ عیسوی میں کرنل ولزلی سے مقابلہ ہوا - کرنل ولزلی کے پاس پانچ ہزار سے کم ہی آدمی تھے - اور مرہٹھوں کی تعداد پچاس ہزار تھی - تو بھی کرنل ولزلی پورے طور سے فتوحیات ہوا - اور اسی سال اوس نے مرہٹھوں کو مقام ارکام پر بھی شکست دی \*

۲۱ — اسی درمیان میں شمال کے جانب مقام لسوڑی جنرل لیک سے اور سیندھیا کی فرانسیسی فوج سے مقابلہ ہوا - اور اوس نے فرانسیسی فوج کو بھگادیا - اوس کے بعد اوس نے آگرہ اور دہلی پر جو کئی برس سے مرہٹھوں کے قبضہ میں چلے آ رہے تھے قابض ہو گیا دہلی میں داخل ہو کر اوس نے بیچارے بوڑھے مغل شہنشاہ شاہ عالم کو اندھا اور قیدی پایا - انگریزوں نے ایک بہت بڑی پنشن مقرر کر دی اور اوس کو آخر عمر تک اپنے پرانے محل میں رہنے کی اجازت دی \*

۲۲ — سیندھیا اور رگھوجی بھونسلا نے اب بسین کے عہد نامہ کے مطابق انگریزوں سے صلح نامہ کئے - سیندھیا نے جمنا کے شمال کا خطہ دیدیا - اور راجپوتوں اور نظام سے چوتھ کا دعویٰ قطعاً چھوڑ دیا - یہ صلح نامہ ارجنکام کے نام سے مشہور ہے ارجنکام ایک گاؤں ہے جہاں سیندھیا نے صلح نامہ پر دستخط کی تھی - بھونسلا نے دیوکام کے صلح نامہ کے رو سے مشرق میں کنگ اور مغرب میں برار انگریزوں کو دئے - لارڈ ولزلی نے نظام کو بطور عطیہ کے برابر دیدیا - ایک انگریزی فوج

پونا اور ناگپور بھیجی گئی - اس کے بعد سے بھونسلہ راجہ ناگپور  
کھلانے لگا \*

۲۳ — اسی زمانہ میں راجپوت راجاؤں نے لارڈ ولزلی کے  
مددگاری طریقہ کے قبول کرنے میں اپنی رضامندی ظاہر کی \*  
۲۴ — صرف ایک بڑا راجہ ہندوستان میں رہ گیا جس نے  
لارڈ ولزلی کے شرائط سے اتفاق نہیں کیا - یہ راجہ ہولکر تھا \*

۲۵ — کرنل مانسن کے ماتحت میں ایک چھوٹی سی  
فوج اور بنگال سے سیندھیا کی فوج ایک جماعت راجہ  
ہولکر کے مقابلہ کو بھیجی گئی - کرنل مانسن نے یکایک  
اپنے تئیں ایک بڑی فوج سے محصور پایا - وہ غلطی سے آگرہ  
کی طرف مدد ملنے کے خیال سے پھرا - یہ زمانہ ماہ جولائی کا تھا -  
چاروں طرف بارش ہو رہی تھی کل ندیاں بارہ پر تھیں - اسلئے  
کرنل مانسن بڑی دقتوں سے آگرہ پہنچا - اوسکے بعد ہولکر نے  
دہلی پر حملہ کیا لیکن اوسکو معلوم ہوا کہ اسپر قبضہ نہیں کرسکتا  
لہذا اوس نے دیہاتوں کو لوٹنا شروع کر دیا اور سیندھیا بھی ایک  
بڑی جماعت کے ساتھ اوس سے جا ملا \*

۲۶ — بعد ازاں جنرل لیک آگرہ سے ایک بڑی فوج  
ساتھ آگے بڑھا - سنہ ۱۸۰۴ء عیسوی میں وہ ہولکر کی فوج سے مقابل  
ہوا - اور مقام دیک میں اوسکو شکست دی - اور بعد ازاں اوس  
نے دیک کے مضبوط قلعہ پر قبضہ کر لیا - اور بھرتھپور کے قلعہ کا  
محاصرہ کیا راجہ بھرتھپور نے اطاعت اختیار کی اور انگریزوں سے  
صلح کر لی - ہولکر ہرجگہ پس پا ہو کر اپنے ملک کو بھاگ گیا \*

## ۳۳ — لارڈ کارنوالس پانچواں گورنر جنرل لارڈ منتو چھٹواں گورنر جنرل

۱۸۰۵ — ۱۸۲۳

۱ — لارڈ کارنوالس جو نو آموز گورنر جنرل تھا - کمپنی کے تائیدی حکم کے ساتھ آیا کہ ہولکر سے فوراً صلح کرالے - اور آئندہ ہندوستانی رئیسوں کے معاملہ میں نہ پڑے - لیکن وہ ہندوستانیوں کو آکر تین ہی مہینہ کے اندر مر گیا \*

۲ — سر جارج بارلو جو کونسل کا کارکن اعلیٰ تھا اس وقت تک کے لئے گورنر جنرل کا قائم مقام ہوا - جب تک کہ کوئی شخص انگلستان سے اس جگہ کے لئے نہ آجائے - وہ انگلستان کے احکام نافذہ کے سبب سے ہولکر کے ساتھ صلح کرنے پر مجبور ہوا - حالانکہ ہولکر بہت خوشی سے ان شرطوں کو منظور کر لیتا جن کو اور مرہٹہ سرداروں نے منظور کر لیا تھا \*

۳ — سیندھیا سے جو ہلکر ملکیتا تھا ایک نیا عہدنامہ کیا گیا اور گوالیار کا مضبوط قلعہ جو اوس سے چھین لیا گیا تھا اوسے پھر واپس کر دیا - اور چنبل ندی اوس کے اور انگریزوں کے ملک کے درمیان حد فاصل قرار پائی \*

۴ — اسی زمانہ میں ٹیپو کے لڑکوں نے جو قلعہ ویلور میں انگریزوں کے وظیفہ پر گذر کر رہے تھے - ہندوستانی سپاہیوں کو انگریزی افسروں کے مقابلہ پر آمادہ کیا - بہت سے انگریز مارے گئے



لیکن تھوڑے سے انگریزوں نے بہادری کے ساتھ قلعہ کو اپنے قبضہ میں رکھا - یہاں تک کہ آرکٹ سے مدد پہونچتی - بغاوت فرو کر دی گئی - اور ٹیپو کے لڑکے کلکتہ میں رہنے کو بھیجے گئے \*

۵ — لارڈ منٹو جو لارڈ کارنوالس کی جگہ پر آیا - سات برس تک ہندوستان میں برسر حکومت رہا - اس نے ہندوستانی ریاستوں سے کچھ تعارض نہیں کیا - لیکن یہ بات مناسب نہ تھی کیونکہ ہندوستانی رؤسا آپس میں لڑنے اور انگریزوں پر حملہ کرنے کے لئے طیارہ رہتے تھے - بہر حال لارڈ منٹو کو انگلستان کے احکام کی اطاعت لازمی تھی - سنہ ۱۸۱۳ عیسوی تک یعنی دو سو تیرہ برس سے یونائیٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستان سے حق تجارت بلا شرکت غیرے حاصل تھا - اور کوئی دوسرا انگریز سوداگر ہندوستان میں خرید و فروخت نہ کر سکتا تھا لیکن اس سال پارلیمنٹ انگریزی نے اس حق بلا شرکت غیرے کو موقوف کر دیا - اور ہندوستان کی تجارت کو ہر شخص کے لئے عام کر دیا \*

۲۴ — لارڈ — ہیسٹنگز ساتواں گورنر جنرل

۱۸۱۳ — ۱۸۲۳

## مرہٹھہ طاقت کا اختتام

۱ — جن گورنر جنرلوں نے برٹش ہند کی معماری کا خطاب پایا تھا ان میں سے پہلا لارڈ کلایو دوسرا لارڈ ولزلی تیسرا



لارڈ ہیسٹنگز تھا - لارڈ ہیسٹنگز نے دس برس تک ہندوستان کی حکومت کی \*

۲ -- اوس نے ہندوستان میں آنے کے ساتھ ہی دیکھا - کہ اگر لارڈ ولزلی کا طریقہ اختیار نہیں کیا جائے - تو تھوڑے دنوں میں ہندوستان پھر اوسے حالت پر عود کر جائیگا - جس حالت سے

لارڈ موصوف نے اوسے ابھی نکالا ہے - اوس نے اسباب کی اطلاع انگلستان کو دی - ولایت کی گورنمنٹ نے دیکھا کہ لارڈ ہیسٹنگز کا کہنا صحیح ہے - اس واسطے وہاں سے اسباب کی اجازت مل گئی کہ لارڈ ولزلی کی تدابیر پورے طور سے عمل میں لائی جائیں \*



لارڈ ہیسٹنگز

۳ -- گورکھا نیپال کی حکمران فوج تھی - یہہ ملک سات سو میل لمبا اور سو میل

چوڑا ہے - اور ہندوستان اور تبت کے درمیان کشمیر کے جانب مشرق ہمالیہ پہاڑوں کے اطراف میں واقع ہے \*

۴ -- جس زمانہ میں لارڈ ہیسٹنگز ہندوستان میں آیا - تقریباً اسی زمانہ میں گورکھا بلا کسی سبب کے اودے کے چند گاؤں پر جا پڑے - اور وہاں کے سربر آوردہ لوگوں کو قتل کر ڈالا - اس

واسطے اونہیں لڑائی کا اعلان دیا گیا - اور چار فوجیں اون کے مقابلہ کو روانہ کی گئیں - اونہیں سے تین کو بہت نقصان کے ساتھ پسپا ہونا پڑا - لیکن چوتھے دستہ فوج نے جو جنرل انٹرلونی کی ماتحتی میں تھا - یکے بعد دیگرے بہت سے مقامات پر اونہیں شکست دی - اور جب وہ نیپال کے صدر مقام کے قریب پہونچا تو راجہ نیپال نے انگریزوں سے صلح کر لی - سنہ ۱۸۱۶ عیسوی کے صلحنامہ سیگولی کے رو سے انہوں نے اپنے ملک کا غربی حصہ ضلع کمایوں انگریزوں کو دیدیا - اس ضلع میں شملہ اور میسوری اور نیپالی تال کے پہاڑی مقامات واقع ہیں - شملہ میں گورنر جنرل موسم گرما بسر کرتے ہیں - ایک انگریزی افسر جو ریڈنٹ کہلاتا ہے کاٹھمانڈر میں متعین کیا گیا \*

۵ — اس واقعہ کے بعد سے راجہ نیپال برابر انگریزوں کا دوست رہا - گورکھاؤں کی ایک کثیر تعداد انگریزی افسروں کی ماتحتی میں بھرتی ہونے لگی - اور یہ لوگ انگریزی فوج کے اچھے اور بہادر سپاہیوں میں نہیں \*

۶ — پنڈاریوں کا زور توڑنے کے لئے لارڈ ہیسٹنگز نے سنہ ۱۸۱۶ عیسوی میں ایک بڑی جماعت ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں کی اکٹھا کی - لیکن اون سے کوئی لڑائی جمر نہیں ہوئی - کیونکہ پنڈاری لڑنے پر مستعد نہ ہوئے - بہت سے مارے گئے بقیہ بھاگ گئے - اور اپنے ہتھیاروں کو علیحدہ کر کے مثل اور دیہاتیوں کے امن سے رہنے لگے - چیتو کو جو اون کے سردارونہیں تھا شیر نے مار ڈالا - امیر خاں کو راجپوتانہ میں ایک

چھوٹی سی ریاست دیکھتی جو ریاست ٹونگ کہلاتی ہے اور اوسکو نواب کا خطاب دیا گیا \*

۷ — اسی عرصہ میں پدشوا باجی راؤ نے انگریزی فوج پر جو پونا سے قریب مقام کرکی میں مقیم تھی - اچانک حملہ کیا - مگر بہت نقصان کے ساتھ پسپا ہوا - کچھ دنوں تک لڑنے کے بعد وہ بھی مطیع ہو گیا - چونکہ اوس نے بار بار اپنے معاہدوں کے خلاف کیا تھا اور اب قابل اعتبار نہ تھا - اس واسطے لارڈ ہیسٹنگز نے اوسکے ملک پر قبضہ کر لیا - اوسکے لئے ایک بڑا وظیفہ مقرر کر دیا اور اوسکو کانپور کے قریب مقام بیتھور میں رہنے کیلئے بھیج دیا \*

۸ — ناگپور کا بوڑھا راجہ یعنی رگھوجی بھونسلا اس واقعہ سے کچھ پہلے مرچکا تھا - اور اوسکے جگہ پر اوس کا بھتیجا آپا صاحب حکمران تھا - آپا صاحب انگریزوں سے عہد نامہ تو کرچکا تھا لیکن باجی راؤ سے خفیہ سازش بھی رکھتا تھا - جب اوسکو خبر ملی کہ باجی راؤ نے مقام کرکی میں انگریزوں کی فوج پر حملہ کیا ہے - تو اوس نے بھی سنہ ۱۸۱۷ عیسوی میں مقام سینٹا بلدی میں جو ناگپور کے قریب ایک پہاڑی ہے انگریزی ریزڈنٹ پر حملہ کیا - لیکن نقصان کے ساتھ پسپا ہوا - اور راجپوتانہ کو بھاگ گیا - جہاں وہ چند سال رہکر مر گیا - انگریزوں نے سابق راجہ رگھوجی کے ایک نابالغ پوتے کو ناگپور کی گدبی پر بیٹھایا \*

۹ — جس وقت راؤ ہولکر کے مرنیکے بعد اوسکی ریاست پر اوسکی بیوہ تلسی بائی - حکمران ہوئی اور اوس نے سنہ ۱۸۱۷

باجی راؤ انگریزوں سے لڑ رہا ہے - تو وہ بھی اپنی پوری جمیعت کے ساتھ باجی راؤ کو مدد دینے کے لئے دکن کو روانہ ہوئی - بعد چندے سنہ ۱۸۱۷ عیسوی میں اوسیکے افسروں نے اوسکو مار ڈالا - کیونکہ وہ انگریزوں کی اطاعت کی طرف مایل معلوم ہوتی تھی - اور ان افسروں نے مہیدپور انگریزی فوج پر حملہ کیا لیکن سرجان مالکم نے اون کو پورے طور پر شکست دی - لارڈ ہیسٹنگز نے نابالغ موہر راؤ کو جو جسونت راؤ ہولکر کا بیٹا تھا اندور کا راجہ بنایا - اور اسکی حفاظت کیلئے اوسکے ملک میں ایک انگریزی فوج رکھی \*

۱۰ — وہ قطعات ملک جو پانچوں مرہٹوں سرداروں سے اون انگریزی فوجوں کے مصارف کے لئے جو اون کے ملک میں بطور امداد متعین کی گئی تھی - انگریزوں کو حاصل ہوئے تھے - اور وہ قطعہ ملک جو سنہ ۱۸۰۲ عیسوی میں باجی راؤ نے عہد نامہ بسین کے رو سے انگریزوں کو دیا تھا - سب کو ملا کر سنہ ۱۸۱۸ عیسوی میں لارڈ ہیسٹنگز نے احاطہ بمبئی قرار دیا \*

## ۳۵ — لارڈ امہرست آتھواں گورنر جنرل اور لارڈ ولیم بنتنگ نواں گورنر جنرل

۱۸۲۳ — ۱۸۳۵

۱ — سنہ ۱۸۲۴ عیسوی میں شاہ برہما لے بلا سبب انگریزوں پر یک بیک حملہ کر دیا سر - اے - کیمبل کی ماتحتی میں

ایک فوج اون کے مقابلہ کو بھیجی گئی - شاہ برہما کے سپہ سالار نے ماندلا میں شکست کھائی اور مارا گیا - اور شاہ برہما نے عاجز آکر سنہ ۱۸۲۶ عیسوی میں بمقام پنڈالو صلحنامہ کیا جس کے رو سے برہما کے کھارے کا ملک آسام - ارکان - ٹناسرم - انگریزوں کو ملے \*

۲ — سنہ ۱۸۲۶ عیسوی

میں راجہ بھرت پور مر گیا - اور اوسکی سلطنت پر ایک سردار نے جسکو کوئی حق نہ تھا قبضہ کر لیا - لارڈ امہرسٹ نے لارڈ کیمبر میر کی ماتحتی میں ایک فوج اوسکے مقابلہ کو بھیجی - لارڈ کیمبر میر نے قلعہ پر قبضہ کر لیا - اور دیواروں کو بارود سے آزاد کیا اور جائز وارث کو تخت نشین کیا \*



لارڈ ولیم بینڈنگ

۳ — لارڈ ولیم بینڈنگ عقلمند رحمدل نیک مزاج گورنر تھا -

اپنے سات برس کے زمانہ حکومت میں اوس نے ہندوستانیوں کی منفعت کی بہت سی باتیں کیں - جو سابق گورنروں کے وقت میں نہیں ہوئی تھیں - اوسکو اسکا موقع اس وجہ سے ملا کہ اوسکے وقت میں امن و امان رہا \*

۴ — جو کام پہلے لارڈ بنٹنگ نے کئے اونہیں سے ایک یہہ ہے۔ کہ اس نے مسافروں کیلئے راستوں کو صاف کر دیا۔ جو پہلے ٹھکوں کی وجہ سے بالکل غیر محفوظ تھے۔ یہہ لوگ کالی دیہی کو پوجتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں جنکی تعداد بارہ یا تیرہ آدمیوں کی ہوتی تھی یہ لوگ غریب دیہاتیوں کے بھیس میں ادھر ادھر پھرتے اور مسافروں کے ساتھ ہولیتے۔



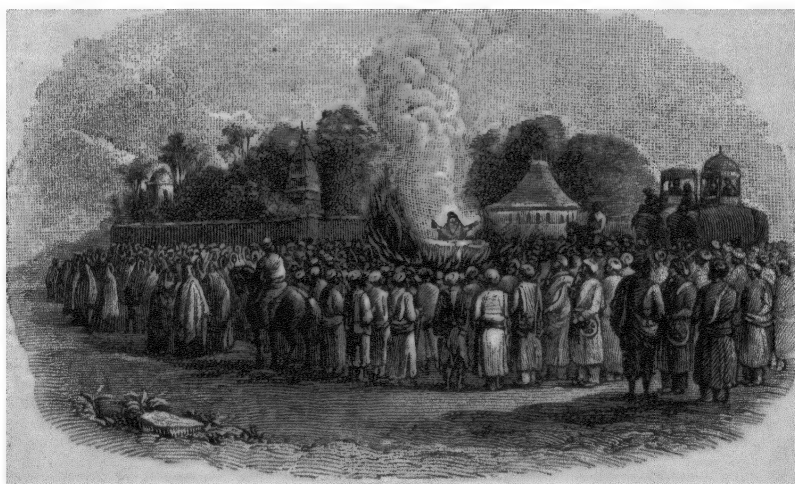
ٹھک

جب کسی گھنے جنگل یا بٹنسان سڑک پر پہنچتے۔ مسافروں کے گلے میں رومال ڈال کر اونہیں پھانسی دیدیتے تھے۔ اور جو کچھہ اون کے پاس ہوتا لے لیتے اور اون کو دفن کردیتے۔ اون کا خیال تھا کہ اس قسم کے قتل سے کالی دیہی خوش ہوتی ہے۔ جب وہ اس قسم کے عبرتفاک کاموں سے فرصت پاتے تھے تو



اور لوگوں کی طرح کھیتوں اور دوکانوں پر کام کرتے اور کسی کو یہہ معلوم نہ ہوتا کہ یہہ اور لوگوں کے طرح نہیں ہیں - ٹھگوں کی ایک پوشیدہ زبان ہوتی تھی - اور ان کے کچھ اشارے ایسے ہوتے تھے جن کو ان کے سوا اور کوئی نہ سمجھ سکتا تھا \*

۵ — بٹنگ نے انگریزی افسروں کو حکم دیا کہ وہ ٹھگوں اور داکوؤں کو تلاش کریں - سات یا آٹھ برس میں پندرہ سو سے زیادہ ٹھگ گرفتار ہوئے چند سال کے بعد ایک ٹھگ بھی باقی نہ رہا اور مسافروں کیلئے سیکڑوں برس بعد یہہ پہلے پہل راستے صاف ہوئے \*



سٹی

۶ — بعض ہندوؤں میں سٹی کی ظالمانہ رسم پشتہاپشت سے چلی آتی تھی - لڑکوں کا اپنی اپنی ماؤں کو زندہ جلا دینا اس قدر عبرتناک معلوم ہوتا ہے کہ اسپر یقین نہیں کیا جاسکتا - صرف بنگال میں ایک ہی سال کے اندر یعنی سنہ ۱۸۱۷ عیسوی میں

سات سو بیواؤں سے زیادہ زندہ جلا دی گئیں - اکبر نے اس ظالمانہ رسم کو بند کرنے کی کوشش کی تھی - لیکن اوسکو کامیابی نہیں ہوئی - بنتنگ نے اوسکو ہمیشہ کیلئے بند کر دیا - جس سے ہندو اس کے بہت مشکور ہیں \*

۷ — سنہ ۱۸۳۳ عیسوی کے قبل ہندوستانی کسی معزز یا زیادہ تفخواہ کے عہدوں پر ایست اندیا کمپنی کی طرف سے نہیں مقرر کئے جاتے تھے - لیکن اس سال ایک قانون نافذ ہوا جسکے رو سے ہر قسم کے عہدے اور ہندوستانیوں کو بھی جو اوس کے لایق اور قابل ہوں ملنے لگے - شروع میں بہت سے ہندوستانی معزز عہدوں کے قابل نہ تھے - لیکن سال بسال لوگ زیادہ ہونے لگے - چنانچہ اب سرکاری ملازمت میں بکثرت عہدوں پر ہندوستانی مامور ہوتے ہیں - بہت سے ہندوستانی سب جج اور قپٹی پائے جاتے ہیں \*

۸ — بنتنگ نے حکم دیا کہ ہندوستانیوں کو انگریزی پڑھانے کیلئے انگریزی مدرسے جاری کئے جائیں - اوس کے زمانہ سے اب تک سواہر مدرسے جاری ہوتے چلے آئے - چنانچہ اس وقت میں بھی ایسے ہزاروں مدرسے ہیں جہاں انگریزی پڑھائی جاتی ہے \*

۹ — جب مغل اور افغان ہندوستانیوں پر سر حکومت تھے تو عدالتوں اور دفاتروں میں فارسی زبان مستعمل تھی - چونکہ اب انگریزوں کی حکومت تھی اسلئے بنتنگ نے بجائے فارسی کے انگریزی قائم کی \*

۱۰ — پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ سنہ ۱۷۹۹ عیسوی میں

لارڈ ولزلی نے ٹیپو کے مارے جانے پر کرنل راجہ کو میسور کا

راجہ بنایا - لیکن وہ بہت برا حکمران ثابت ہوا یہاں تک کہ سنہ ۱۸۳۰ء عیسوی میں اہل میسور اوسکی سختی کو برداشت نہ کرسکے اور بغاوت کر بیٹھے۔ بٹنگ نے انگریزی فوج ملک میں امن قائم کرنے کیلئے بھیجی۔ راجہ کو پشن دیگئی اور وہاں گورنمنٹ کیطرف سے انگریزی بندوبست ہوا۔ جو پچاس برس تک رہا اور کمیشن میسور کے نام سے مشہور ہوا۔ ملک سرسبز اور شاداب ہو گیا۔ اور رعایا خوش حال ہو گئی۔ راجہ کو اجازت دیگئی کہ وہ کسی لڑکے کو متبندی کرے۔ یہ لڑکا بالغ ہونے پر میسور کا راجہ بنایا گیا اور کمیشن میسور برخاست ہو گئی \*

۱۱ — سنہ ۱۸۳۳ء عیسوی میں پارلیمنٹ انگریزی نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے فرمان کو از سر نو تبدیل کیا۔ اور یہ قانون کردیا کہ کمپنی ہندوستان میں تجارت بالکل نہ کرے۔ اس فرمان نے کمپنی کو صرف حکومت کرنے کی اجازت دی \*

۱۲ — نواب اودہ نے جو حصہ ملک افگریزوں کو دیا تھا اور جو حصہ ملک کا اون کو سیندھیا سے حاصل ہوا تھا۔ دونوں کو ملا کر ایک نیا احاطہ بنایا گیا۔ جو صوبہ جات ممالک مغربی و شمالی کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اور ایک لفٹنٹ گورنر کے ماتحت ہوا۔ اس صوبہ کو آج کل ممالک متحدہ کہتے ہیں \*

۱۳ — کورگ سواحل غربی میں میسور کے مغرب میں ایک چھوٹا سا پہاڑی ملک ہے۔ بٹنگ کے زمانہ میں یہاں کا راجہ بہت برا حکمران تھا۔ اوس نے وہاں کے سیکڑوں باشندوں کو مروا ڈالا۔ اور اپنے بھائیوں اور اپنی بہنوں کو بھی

قتل کر ڈالا - جو لوگ بھاگ سکے ملک سے باہر بھاگ گئے -  
 سنہ ۱۸۳۰ عیسوی میں بنگلہ نے کورگ پر ایک فوج بھیجی -  
 راجہ کے سپاہی بہادری سے لڑتے لیکن راجہ خود جنگل کو  
 بھاگ گیا - اور جلد گرفتار ہو گیا - گورنر جنرل نے کورگ کے  
 سربر آوردہ لوگوں سے ایک دوسرا راجہ انتخاب کرنے کو کہا - لیکن  
 سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ کورگ میں انگریز ہی حکومت  
 کریں راجہ کی ضرورت نہیں - گورنر جنرل نے انکی درخواست  
 منظور کی - اور کورگ برٹش ہند کا ایک جزو ہو گیا - اُسی  
 وقت سے وہاں کے باشندوں کو ہتھیار رکھنے کی اجازت ہے \*

۱۴ — بنگلہ کے بعد سنہ ۱۸۳۵ عیسوی میں ایک برس  
 کے لئے سرچالس منٹاگ جو ممالک مغربی و شمالی کا گورنر  
 تھا قائم مقام گورنر جنرل رہا - اوس نے ہندوستانیوں کو اخبارات  
 کی آزادی عطا کی - اخبارات میں لوگ بلا اجازت خاص  
 حاصل کئے ہوئے جو چاہیں لکھ سکتے ہیں - لیکن ایسی باتوں کے  
 لکھنے کی ممانعت ہے جس سے دوسروں کو نقصان پہونچے -  
 سنہ ۱۸۳۵ عیسوی کے قبل صرف چھ ہندوستانی اخبارات  
 تھے اب چھ سو سے اوپر ہیں \*

## ۳۶ — لارڈ آکلینڈ — دسواں گورنر جنرل

۱۸۳۶ — ۱۸۴۲

۱ — لارڈ آکلینڈ کے زمانہ میں دوسرا تخت افغانستان  
 کے دعویدار تھے - ایک شاہ شجاع اور دوسرا دوست محمد -

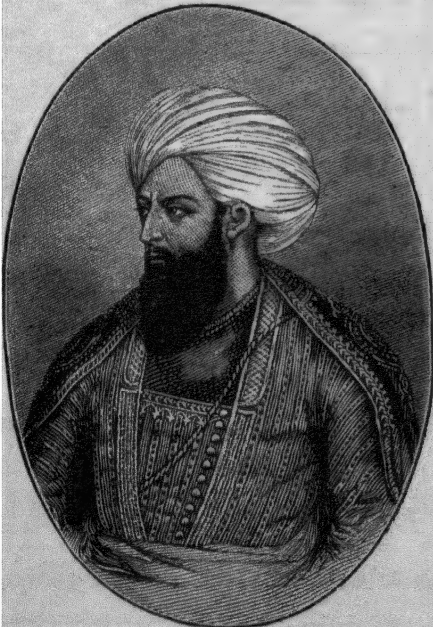
دوست محمد نے شاہ شجاع  
کو کابل سے نکال دیا تھا \*

۲ — گورنر جنرل نے مناسب  
سمجھا کہ امیر افغانستان ایسا  
شخص ہونا چاہئے جو انگریزوں  
کا دوست ہو - تاکہ وہ انگریزوں  
کی مدد کرے - اور اگر روس  
ہندوستان پر حملہ کرنا چاہے  
تو اس سے لڑے اس خیال  
سے اس نے شاہ شجاع کو پھر



شاہ شجاع

تخت افغانستان پر بیٹھانے کا  
ارادہ کیا - کیونکہ وہ جائزوارث اور  
افغانستان کا دوست تھا \*



دوست محمد خاں

۳ — سنہ ۱۸۳۹ عیسوی  
میں انگریزی فوج دریائے سندھ  
عبور کر کے درہ بولان سے گذر کر  
بلوچستان کے راستہ قندھار پر  
حملہ آور ہوئی - دوست محمد  
بھاگ گیا - اور شجاع تخت  
پر بیٹھایا گیا - لیکن وہ کمزور

بادشاہ تھا - اور اوسے کے لوگ اوس سے نفرت کرتے تھے - دوست محمد خاں کا بیٹا اکبر خاں افغانوں کی ایک جماعت لیڈر اوسپر حملہ آور ہوا - انگریزی فوج نے ہندوستان واپس آنیکی کوشش کی - لیکن درہ خیبر کے تنگ گذرگاہ میں اون پر حملہ ہوا - اور ہجڑ ایک آدمی کے سب مارے گئے \*

## ۳۷ — لارڈ الزبرا - گیارہواں گورنر جنرل

۱۸۴۲ — ۱۸۴۴

۱ — افغانستان میں دو چھوٹی چھوٹی انگریزی فوجیں چھوڑ دی گئی تھیں - ایک قندھار میں جنرل نات کے ماتحت - دوسری جلال آباد میں جنرل سیل کے ماتحت - یہ فوجیں نہایت بہادری کے ساتھ اپنے تئیں اوس وقت تک بچاتی رہیں جب تک کہ ہندوستان سے مدد نہیں پہونچتی - جنرل ہیولاک کی ماتحتی میں بار دیگر انگریزی فوج نے افغانستان پر حملہ کیا - اکبر خاں اور اوسکے افغان سپاہی بھاگ نکلے - اور جنرل ہیولاک نے کابل پر تسلط کر کے اوسکو منہدم کر دیا \*

۲ — شاہ شجاع کو افغانیوں نے قتل کر ڈالا تھا - اسلئے دوست محمد کو انگریزوں نے بطور معاون کے کابل میں حکومت کرنے کو بھیج دیا \*

۳ — سنہ ۱۸۴۳ عیسوی میں سندھ کے امیروں نے جنرل اوٹرم رزیدنٹ انگریزی پر حملہ کیا - جنرل اوٹرم بمشکل

تمام اپنی جان بچا کر نکل آیا - اوسکے مقابلہ کو سر چارلس نیپیر بھیجا گیا - اوس نے سندھ کے امیروں کو دو بڑی لڑائیوں میں شکست دی یہ لڑائیاں مقام میانہ اور حیدرآباد سندھ میں ہوئی تھیں - گورنر جنرل نے بعد فتح کے سندھ کو ایک برٹش صوبہ بنا لیا \*

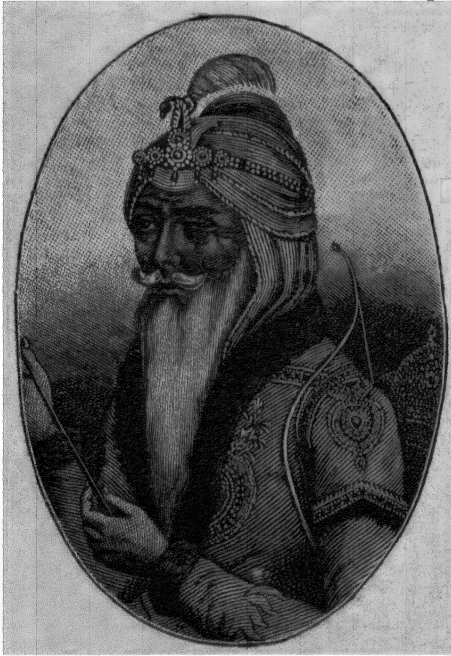
۴ — اسی سال میں جنگ جی سیندھیا کی بیوہ نے جس کو لارڈ ہارڈنگ نے گدی پر بیٹھایا تھا انگریزوں پر حملہ کیا - سر ہیوگف فوج لیکر آگرہ سے روانہ ہوا اور گوالیار کے سرداروں کو مقامات مہاراجپور و پورنیا میں دو بڑی لڑائیوں کے بعد شکست دی - اور ایک صغیر سن لڑکا جیاجی نامی جسکو جنگ جی سیندھیا کی بیوہ نے متبذی کیا تھا گوالیار کا راجہ بنایا گیا - اور جب تک وہ بالغ نہ ہوا ملکی انتظام کیلئے ایک کونسل مقرر کی گئی \*

### ۳۸ — لارڈ ہارڈنگ - بارہواں گورنر جنرل

۱۸۴۴ — ۱۸۴۸

۱ — رنجیت سنگھ جو شیر پنجاب کے لقب سے مشہور تھا - اوسنے پنجاب میں ایک بہت مضبوط سلطنت قائم کر لی تھی وہ سنہ ۱۸۳۹ عیسوی میں مر گیا - سکھوں کی فوج کا سپہ سالار جس کا نام تیم سنگھ تھا اوس کے مرے کے بعد سب سے زیادہ قوت پکڑ گیا - افغانستان سے انگریزی فوج واپس آنے کے بعد سے سکھوں کا ہمیشہ یہ خیال رہا - کہ ان کو انگریزوں سے

مقابلہ کی کافی قوت تھی۔ اس بنیاد پر وہ دہلی کے لوٹنے کے خواہشمند تھے۔ چنانچہ دریائے ستلج عبور کر کے وہ حدود سرکاری میں گھس آئے۔ تین ہفتہ کے اندر چار زبردست لڑائیاں سکھوں اور انگریزوں کے درمیان ہوئیں۔ سکھوں کی فوج قواعد داں تھی اور بہادری سے لڑی انگریزوں کو جن جن



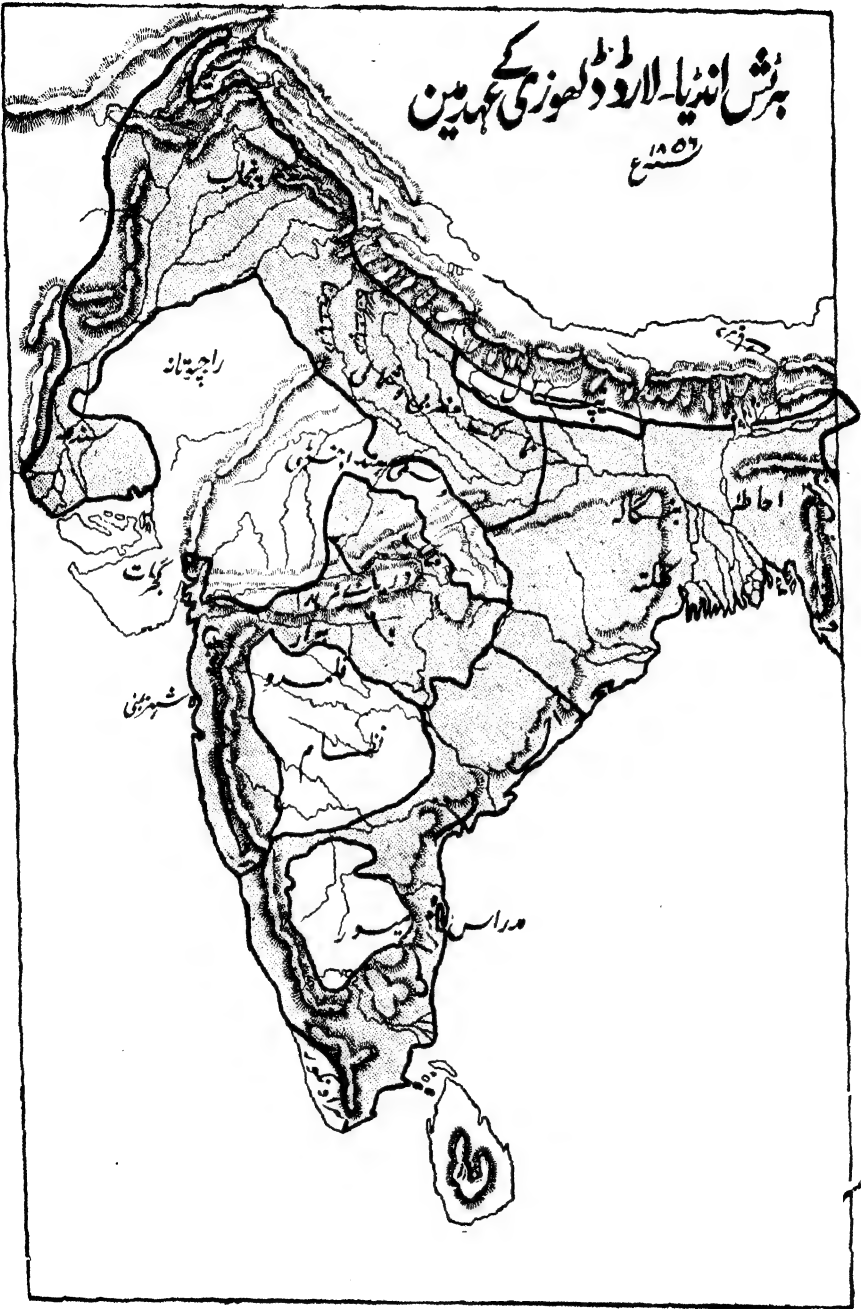
راجپت سنگھ

دشمنوں سے ہندوستان میں سابقہ پڑا اونمیں یہ سب سے زیادہ قوی تھے۔ لیکن سر ہیوگف کمانڈرانچیف اور لارڈ ہارڈنگ گورنر جنرل نے ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ عیسوی میں سکھوں کو مدد کی اور فیروز پور میں شکست دی اور بعد ازاں ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۶ عیسوی میں سر ایچ اسمتھ نے علی وال میں اور سر ہیوگف نے سبراؤں میں شکست دی \*

۲۔ اس سے سکھوں کی پہلی لڑائی ختم ہوئی اور انکی فوجی تعداد کم کر کے بیس ہزار کر دی گئی۔ اور انگریزوں نے پنجاب کا وہ حصہ جو ستلج اور راوی کے درمیان تھی لے لیا اسی زمانہ میں گلاب سنگھ راجپوت جو رنجیت سنگھ کی طرف سے کشمیر کا حاکم تھا وہیں کا راجہ بنایا گیا جسکے صلہ میں اوسنے



# برٹش انڈیا۔ اردو و لکھنؤ کی جہدیں ۱۸۵۶ء



ایک جنگ کے مصارف ادا کئے - رنجیت سنگھ کا نابالغ لڑکا دلیپ سنگھ پنجاب کا راجہ بنایا گیا - اور اوسکی ماں اوسوقت تک کے لئے اوسکی اتالیق بنائی گئی جب تک راجہ بالغ نہ ہو \*

## ۳۹ — لارڈ دِلہوزی - تیرہواں گورنر جنرل

۱۸۴۸ — ۱۸۵۶

۱ — لارڈ دِلہوزی سنہ ۱۸۴۸ عیسوی میں ہندوستان میں آیا -

اور آٹھ برس بعد تک گورنر جنرل رہا - اوسکو یہاں آئے چھ مہینے



بھی نہیں گذرے تھے کہ سکھوں نے شیر سنگھ کے ساتھ بھر انگریزوں پر چڑھائی کی \*

۲ — سر ہیوگف اون کے

مقابلہ کے لیئے روانہ ہوا - مقام

چلیانوالہ میں سخت جنگ

ہوئی - اس جنگ میں اگرچہ

فتح انگریزوں ہی کے ہاتھ رہی

لیکن انکا سخت نقصان ہوا -

اور تھوڑے ہی دنوں بعد

گجرات کی لڑائی میں سکھوں

کو پورے طور سے شکست

لارڈ دِلہوزی

ہوئی - لارڈ دِلہوزی نے سنہ ۱۸۴۹ عیسوی میں پنجاب کو انگریزوں

کے زیر حکومت کر لیا - دلیپ سنگھ کو پنشن دی گئی - انگریزی

افسروں کی ماتحتی میں بہادر سکھونکی پلٹنیں مرتب ہوئیں اور اب سکھ اور گورکھا ہندوستانی فوجوں میں سب سے اعلیٰ و افضل سمجھے جاتے ہیں \*

۳ — شاہ برہما نے بار بار سنہ ۱۸۲۶ عیسوی میں صلح نامہ یندابو کے شرط کے خلاف کیا - اسلئے سنہ ۱۸۵۲ عیسوی میں دوسری مرتبہ برہما پر فوج کشی کی گئی - اور انگریزی فوج نے رنگون پر قبضہ کر لیا \*

۴ — لارڈ ڈلہوزی نے سنہ ۱۸۵۳ عیسوی میں پیگو کو اون دونوں برہمی صوبہ جات میں جو سابق میں فتح ہوئے تھے شامل کر کے مجموعہ کا نام برٹش برہما رکھا - اور اوس کا صدر مقام رنگون قرار دیا - بعد ازاں رنگون ایک بڑا بندرگاہ ہو گیا - وہاں کی آبادی بہ نسبت اسوقت کے جب وہ برہمیوں کے زیر حکومت تھا بیس گنا بڑھ گئی - اور تمام خطہ دولت مند اور خوش حال ہو گیا \*

۵ — سنہ ۱۸۱۸ عیسوی میں پیشوا کی حکومت کے زوال کے بعد ستارا جو مرہٹھونکی ایک چھوٹی سی ریاست تھی سیواجی کے اولاد میں سے ایک شخص کو دی گئی - لیکن جب وہ مر گیا اور کوئی اولاد بھی نہ چھوڑی - تو ریاست ستارا سنہ ۱۸۶۸ عیسوی میں احاطہ بمبئی میں شامل کر لی گئی \*

۲ — ناگپور کا آخری راجہ بھونسلا سنہ ۱۸۵۳ عیسوی میں مر گیا اور اوس کا کوئی وارث نہ تھا - اس واسطے اسکا ملک برٹش حکومت میں لے لیا گیا - اس ملک کا نام ممالک متوسط ہند

رکھا گیا - اوسپر ایک چیف کمشنر مقرر کیا گیا - اسی سال میں نظام نے اوس انگریزی فوج کے مصارف کیواسطے جو حیدرآباد میں امن قائم رکھنے کے لئے متعین تھی - انگریزوں کو برار واپس کر دیا جو اوسکو سنہ ۱۸۰۳ عیسوی میں لارڈ ولزلی سے ملا تھا \*

۷ — نواب اودہ کی حکومت بہت ناقص تھی - اوس نے رہایا کو إسقدر پریشان کر رکھا تھا کہ انگریزوں کے پاس بہت شکایتیں آنے لگیں - اور قریب تھا کہ اودہ پوری تباہی میں پڑے - اسلئے انگریزی گورنمنٹ کے حکم سے گورنر جنرل نے اس ملک کو انگریزی حکومت میں شامل کر لیا - نواب کے لئے بارہ لاکھ کی پنشن مقرر کی گئی اور وہ کلکتہ بھیج دیا گیا \*

۸ — لارڈ دِلہوزی نے جو ممالک اضافہ کئے - اون کے سبب سے برٹش ہند بہ نسبت سابق کے ایک ثلث سے نصف تک بڑھ گیا - اُس سے پہلے بنگال کا گورنر جنرل تمام ہند کا گورنر جنرل ہوتا تھا - لیکن اب إسقدر کام بڑھ گیا تھا کہ ایک ہی شخص گورنر اور گورنر جنرل دونوں کا کام انجام نہیں دے سکتا تھا - اسلئے سنہ ۱۸۵۳ عیسوی میں بنگال ایک لفڈنٹ گورنر کے تحت میں کیا گیا - اور گورنر جنرل کو تمام ہندوستان پر حکومت کرنے کیلئے سبکدوشی حاصل ہوئی \*

۹ — اب سے تقریباً نصف صدی پہلے سنہ ۱۸۵۳ عیسوی میں اول اول ریل کی سڑک بیس میل تک نکالی گئی تھی - اب اس ملک میں بیس ہزار میل سے زیادہ ریل کی سڑک ہے - جس کے ذریعہ سے مال اسباب ملک کے ہر حصہ میں نہایت آسانی سے

جاسکتا ہے۔ اور جب کہیں قحط پڑتا ہے تو غیر ملکوں سے وہاں غلہ لاتے ہیں۔ اور اسی طرح بے شمار جانیں تلف ہونے سے بچ جاتی ہیں \*  
۱۰۔ لارڈ ڈلہوزی کے زمانہ میں ہندوستانیوں میں تجارت کو بڑا فروغ ہوا۔ ہندوستان سے تاجر بہ نسبت سابق کے تین گنہ غلہ اور روئی فروخت کرنے اور تین گنہ خریدنے لگے۔ کاشتکار اپنی فصل کو بہت زیادہ قیمت پر بیچنے لگے۔ اسلئے بہ نسبت سابق کے زیادہ مالدار ہو گئے۔ ان سب ترقیوں کا باعث یہہ تھا کہ پختہ سڑکوں اور ریلوں اور نہروں نے ہر ملک میں مال و اسباب کی آمد و رفت کو آسان کر دیا \*

۱۱۔ لارڈ ڈلہوزی نے سڑکوں اور نہروں اور ریلوں کی ساخت و مرمت کے لئے تعمیرات کا محکمہ قائم کیا۔ اس کے عہد میں دو ہزار میل سے زیادہ عمدہ سڑکیں طیار ہو گئی تھیں۔ اور موقع موقع پر پل بنائے گئے نہر گنگ سے جو دنیا میں سب سے بڑی نہر ہے کئی ایک نہریں نکالی گئیں۔ علاوہ اسکے کم فاصلہ کی بہ نسبت زیادہ فاصلہ پر خط جانیکا محصول بہت زیادہ تھا۔ لارڈ ڈلہوزی نے آدھہ آنہ ٹنٹ رایج کئے۔ چنانچہ اب ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک یعنی تقریباً دو ہزار میل تک صرف آدھہ آنہ میں خط جاتا ہے اس وقت میں اسی ہزار میل سے زائد مسافت میں ڈاک جاری ہے۔ اور ایک سال میں چالیس کروڑ خط اس کے ذریعہ سے جاتے ہیں \*

۱۲۔ آدھہ آنی ٹنٹ سے بھی زیادہ حیرت خیز تار برقی ہے صرف چند آنوں میں ہزاروں میل کے فاصلہ پر چند منٹوں میں

خبر پہونچ سکتی ہے - پہلے پہل ترقی لارڈ ڈلہوزی کے زمانہ میں قائم کی گئی - اور غیر ملکوں کی زبانیں بھی سکھائی جالے لگیں اور عوام کو ہر جگہ تعلیم دی جانے لگی - چنانچہ لارڈ ڈلہوزی کے زمانہ میں پچیس ہزار مدرسے ہندوستان میں تھے - اس تعداد میں ہمیشہ ترقی ہوتی گئی - اور اب پندرہ لاکھ سے زیادہ مدرسے ہیں - ان میں چار کروڑ سے زیادہ طلباء تعلیم پاتے ہیں \*

۱۳ — پہلے ہندوستان کے سیول عہدوں پر حکام کا تقرر ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے ہوتا تھا - اور کمپنی کے ممبر اپنے دوستوں کو ہندوستان بھیجا کرتے تھے کسی ہندوستانی کو سیول عہدہ نہ ملتا تھا - لیکن سنہ ۱۸۵۳ عیسوی سے ملازمت سیول کل رعایاے برطانیہ کیلئے عام ہو گئی - چاہے وہ یورپ کا باشندہ ہو یا ہندوستان کا - انگلستان میں ایک امتحان مقرر ہوا جس میں کامیاب ہونے سے یہ عہدے بلا لحاظ مذہب و ملت و قوم کے سب کو ملنے لگے اس وقت ہندوستان کے سیول عہدوں پر برہمن راجپوت مسلمان پارسی شہر سب قوم کے لوگ ہیں \*

## ۴۰ — لارڈ کیننگ چودھوان گورنر جنرل

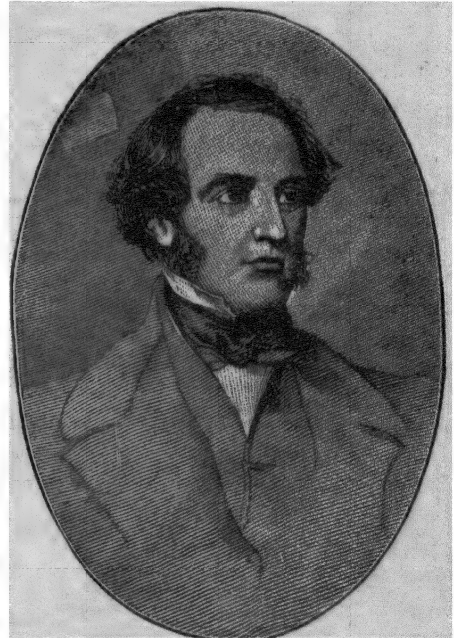
۱۸۵۸ — ۱۸۵۶

۱ — لارڈ کلابو کے پلاسی فتح کرنے اور ہندوستان میں انگریزی حکومت قائم کرنے کے ٹھیک سو برس بعد سنہ ۱۸۵۶

ہیسری میں لارڈ کیننگ ہندوستان کا گورنر جنرل مقرر ہو کر آیا \*

۲ — زمانہ حال کے لوگ جانتے ہیں - کہ ریل اور تار اور آدھنی ٹکٹ اور عمدہ عمدہ ڈاکخانے اور مدرسے اور شفاخانے اور اخبارات ہم لوگوں کے لئے کس قدر فائدے اور مسرت اور آرام کے باعث ہیں - لیکن ابتدا میں -

بہت سے ہندوستانی جو ان چیزوں سے محض ناواقف تھے انکو دیکھ کر خائف ہوئے - اور سمجھ کر کہ انگریز ہم لوگوں کو نقصان پہونچانا چاہتے ہیں - بہتوں کا خیال تھا کہ تار اور ریل شیطانی کام ہیں - مدرسوں کی نسبت اکثر کا یہہ خیال تھا کہ اگر لڑکے انگریزی مدرسوں میں جائینگے اور انگریزی سیکھیں گے تو عیسائی



لارڈ کیننگ

ہو جائینگے - بہت لوگ یہہ کہتے تھے کہ مدرسوں اور شفاخانوں سے انگریزوں کا یہہ منشا ہے کہ ذات کی تفریق اڑھجاوے \*

۳ — اس قسم کی بیدودہ باتیں - اودہ اور شمالی ہند کے سپاہیوں کے درمیان اور مفسدوں نے مشنر کی تھیں - جنکا خیال تھا کہ انگریزوں کے ہندوستان سے نکل جانے پر حکومت

ہمارے ہاتھ آجاویگی - سب سے بڑا مفسد نانا صاحب تھا - جو سابق پیشوا باجی راؤ کا متبنی تھا وہ اس وجہ سے ناراض تھا کہ اوسکو پیشوائی کے عہدے کی پشن نہیں ملی - اودہ میں بھی بہت سے اس قسم کے سردار تھے جنکا زور زائل ہوچکا تھا - اور فوابوں کے عہد کی طرح لوٹ مار کر سکتے تھے \*

۴ — اونہیں دنوں میں سپاہیوں کو نئے قسم کی بندوقیں بھی تقسیم ہوئی تھیں جنمیں روغندار یا چربی لگے ہوئے کارتوس استعمال ہوتے تھے - کسی نے سپاہیوں میں مشتہر کر دیا - کہ کارتوسوں میں چربی اس غرض سے لگائی جاتی ہے - کہ تم بے دھرم یعنی بیدین ہو جاؤ \*

۵ — یہہ سنکر بہتوں کی حالت بالکل مجنونوں کی سی ہو گئی اور یکایک بغاوت کر کے اپنے انگریزی افسروںکو گولی مار دی - اور صاحب میم اور اونکے بچہ جو ملے انکو قتل کرتے ہوئے دہلی کی طرف روانہ ہوئے - دہلی میں بہادر شاہ جو انگریزونکا وظیفہ خوار تھا سردار بنا - اور اوسنے - اپنے تئیں ہندوستان کا بادشاہ مشتہر کیا \*

۶ — لیکن ہندوستان کے اور حصوں کے ہندوستانی سپاہیوں نے باغیوں کا ساتھ نہیں دیا - اسلئے کہ وہ اپنے افسروں سے وفاداری کی قسم کھا چکے تھے - اور اوسے توڑنا نہیں چاہتے تھے - چنانچہ سکھ اور گورکھ انگریزوںکے وفادار رہے - اور اون کی طرف سے ویسے ہی بہادری کے ساتھ لڑے جیسا کہ ایک زمانہ میں انکے خلاف لڑچکے تھے \*



۷ — بمبئی - مدراس - کلکتہ - ہر طرف سے انگریزی فوجیں دہلی کی طرف روانہ ہوئیں - جن جن شہروں میں باغی دخیل ہو گئے تھے ان پر قبضہ کر لیا گیا - اور چند مہینوں میں دہلی پر بھی تسلط ہو گیا - جنرل ہیولاک نے نانا صاحب کو شکست دی - نانا صاحب نے جنگل کی راہ لی اور مفقود الخبر ہو گیا - ایک یا دو سال میں ہر جگہ امن و امان پھیل گیا \*

## ۴۱ — ہندوستان پر ملکہ معظمہ کی حکمرانی اور پہلے پانچ وائسرائے ہند

۱۸۵۸ — ۱۸۷۷

۱ — فوج بنگال کی بغاوت کے بعد پارلیمنٹ انگریزی نے مناسب سمجھا - کہ اب ہندوستان کی حکومت میں تبدیلی کی جائے - چنانچہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت موقوف کی گئی اور وکٹوریا جو ملکہ انگلستان تھی ہندوستان کی بھی ملکہ قرار پائی - اور گورنر جنرل کا خطاب بدل کر وائسرائے مقرر ہوا \*

۲ — لارڈ کیننگ پہلا وائسرائے سنہ ۱۸۶۲ عیسوی تک اس عہدہ پر رہا - اور لارڈ دلہوزی نے جن جن کاموں کی بنیاد ڈالی تھی ان کو جاری رکھا - اور ہر طرف سرکیں اور ریلیں اور نہریں اور قارب قریاں بنائی گئیں - اور نئے نئے مدرسے اور شفاخانے قائم کئے گئے \*

۳ — بغاوت فرو ہونے کے بعد ملکہ نے ہندوستان میں اعلان کیا کہ انگریز ہو یا ہندوستانی مسلمان ہو یا ہندو سب کے

ہندوستان زیر فرمان ملکہ انگلستان - پہلے پانچ وائسرائے ۱۱۳

ساتھ یکساں برتاؤ کیا جائیگا - ہندوستانیوں کی ذات یا مذہب سے کچھ تعرض نہ کیا جائیگا - سب کے حقوق برابر ہونگے اور سب پر ایک ہی قانون جاری ہوگا جو راجہ یا نواب لا ولد ہو اسے متبذی کرنیکا اختیار ہوگا \*



ملکہ وکٹوریہ

۴ — ہندوستانی اپنی

رحم دل ملکہ کی اُلفت اور رعایا پروری دیکھ کر اس کے ساتھ محبت کرنے لگے - غریب سے غریب ہندوستانی اور بڑے سے بڑا انگلستان کا امیر دونوں کو ملکہ ایک ہی نظر سے دیکھتی تھی - جس قدر اس کو اپنی رعایا کا خیال تھا اس قدر کسی دوسرے بادشاہ یا ملکہ کو نہیں تھا \*

۵ — لارڈ الگن دوسرا وائسرائے ہوا وہ اپنے آنے کے دوسرے

ہی سال سنہ ۱۸۶۴ عیسوی میں مرگیا \*

۶ — سنہ ۱۸۶۴ عیسوی میں سرجان لارنس جو بعد میں

لارڈ لارنس ہوا - اور جو بلوے کے زمانہ میں پنجاب کا حکمران تھا، وائسرائے مقرر ہوا - اُس کے زمانہ میں اوزبیسہ اور ہند غریبی میں

دو مرتبہ بڑا قحط پڑا - گورنمنٹ نے بہت روپے صرف کر کے  
ہزاروں جانیں بچائیں \*

۷ — لارڈ میو چوتھا

وایسرای تین سال ہندوستان  
میں رہا - تین سال کے بعد  
اوسکو ایک قیدی نے جزائر  
انڈمن میں بھارت والا - لارڈ میو  
ہی نے محکمہ زراعت قائم کیا -  
اس کے افسر ہندوستانی  
کاشتکاروں کو غیر ملکوں کے  
زراعت کا طریقہ سکھاتے ہیں  
اور اون کو بہ نسبت سابق کے  
اچھی فصل طیار کرنے اور  
اچھی کھاد استعمال کرنے  
میں مدد دیتے ہیں \*



لارڈ لارنس

۸ — لارڈ نارٹھ بروک پانچواں وایسرای تھا - اوسکے عہد

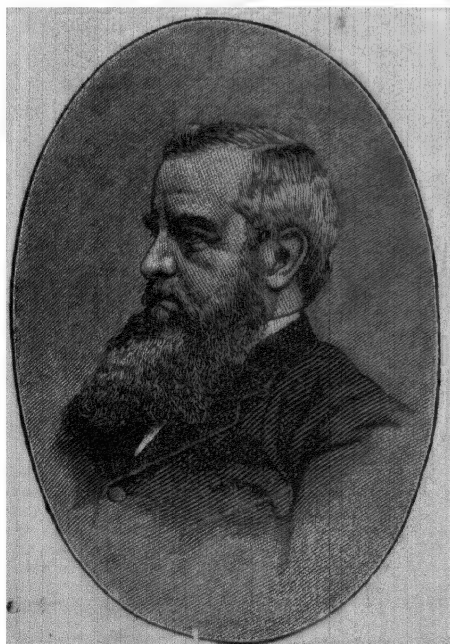
میں بنگال میں سخت قحط پڑا - لیکن اوسکی عقلمندی کے  
سبب قحط کا برا اثر نہیں ہونے پایا اوس نے اون مصیبت زدوں  
کو جنکی فصلیں ضایع ہوگئی تھیں کام دیا - اوسکی اجرت مقرر  
کی اور اون کو کھانا تقسیم کیا - اس وایسرای کے عہد میں  
شاہزادہ ویلز جو شاہ ادورڈ ہفتم تھا - ہندوستان کی سیر کو آیا  
تھا جس سے تمام ملک کو نہایت خوشی ہوئی تھی \*

## ۴۲ — قیصر ہند کی فرمانروائی اور بعد کے چھ وائسرائے

۱۸۷۷ — ۱۹۰۱

۱ — لارڈ لٹن جو کہ چھٹواں وائسرائے تھا اس کے زمانہ میں ایک بہت بڑا دربار سنہ ۱۸۷۷ء عیسوی میں منعقد ہوا - جس میں ملکہ کے قیصر ہند ہونے کا اعلان کیا گیا \*

۲ — اعلان کے تہوڑے ہی دنوں بعد ملک دکن اور



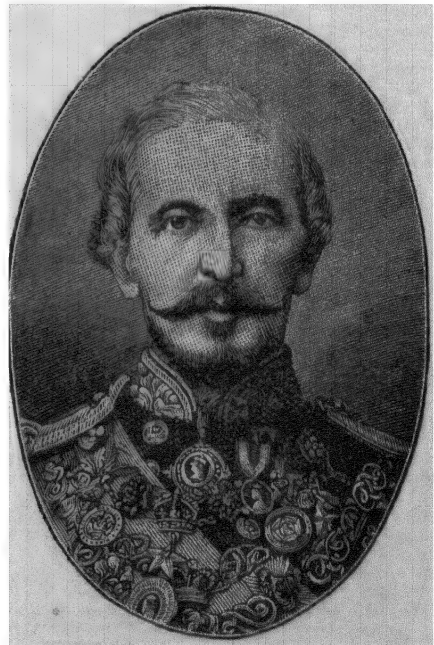
لارڈ لٹن

جنوبی ہند میں بہت سخت قحط پڑا - دو سال تک اچھی بارش نہیں ہوئی اور پانچ لاکھ آدمی مر گئے - گورنمنٹ سے جہاں تک ہوسکا غریب اور بھوکے لوگوں کی مدد کی ممالک غیر سے بذریعہ ریل اور جہازوں کے قحط زدہ مقاموں میں غلہ بکثرت لایا گیا - دس کروڑ روپیہ سے زیادہ خرچ ہوا - لاکھوں جانیں بچائی

گئیں \*

۳ — لارڈ لٹن کے بعد لارڈ ربن وایسراے ہوا - چونکہ ہندوستان پر یہ بہت مہربان تھا - اسلئے ہندوستانی اسکی بہت عزت کرتے تھے - اس نے قوانین میونسپل نافذ کئے - جن کے روئے بہت بڑے بڑے شہروں میں یہ اختیار دیا گیا کہ وہاں کے باشندے کچھ لوگوں کو اس غرض سے منتخب کریں - کہ وہ لوگ شہر کی عام ضرورتوں کی نگرانی کریں - اور ان کی محاصل کو جو باشندگان شہر گورنمنٹ کو ادا کرتے ہیں مناسب موقع پر صرف کریں \*

۴ — جو چیزیں ہندوستان کے باہر سے لائی جاتی تھیں ان پر جو محصول اوس کے عہد تک مقرر تھے - ان سب کو اوس نے قریب قریب موقوف کر دیا - جسکی وجہ سے تجارت میں بڑی ترقی ہوئی \*



لارڈ ڈالھؤس

۵ — آٹھویں وایسراے

لارڈ ڈفرن کے آنے کے تھوڑے

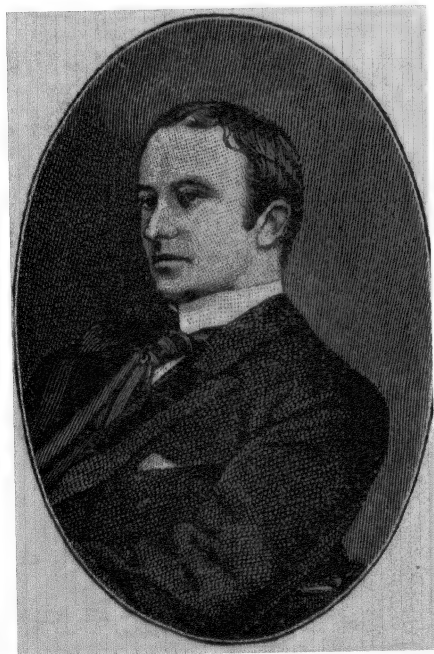
ہی دنوں بعد تہیبیا شاہ برہما

نے جو بہت برا حکمراں تھا انگریزوں پر حملہ کیا - انگریزوں کی ایک مختصر سی فوج اوسکے مقابلہ کو بھیجی گئی اور وہ بھاگ نکلا -

ہندوستان زیر فرمان قیصر - بعد کے چہہ وایسراے ۱۱۷

سنہ ۱۸۸۶ عیسوی میں آپر یعنی شمالی برہما برٹش برہما میں شامل کر لیا گیا - اور تھیدا کو پٹشن دیگئی اور وہ ہندوستان میں رہنے کو بھیجا گیا - بکثرت برہمی ڈاکو زیر کئے گئے - اور شمالی برہما کی حکومت بھی مثل جنوبی برہما اور بقیہ ہندوستان کی حکومت کے با امن ہوگئی \*

۶ — لارڈ ڈفرن کے بعد دو وایسراے آئے - ان کے عہد میں کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ان قوموں سے ہوئیں جو ہندوستان کے شمال و غرب کے پہاڑوں میں آباد ہیں - قدیم زمانہ میں یہ لوگ



اپنی پہاڑی آبادیوں سے نکل کر میدان کے رہنے والوں پر حملہ آور ہوا کرتے تھے - اب بھی وہ ایسا ہی کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کے روکنے کو فوجیں متعین ہیں

۷ — تین آخری وایسرایوں کے عہد میں بڑی بڑی رقمیں بڑی بڑی شہروں میں عمدہ اور صاف پانی کے نلوں کے اجرا میں اور شہر کے گلی کوچوں کی صفائی اور اوسکے

لارڈ کوزن

بدرؤں کے درستی کے لئے صرف کی گئیں تاکہ لوگوں کی صحت و تندرستی میں فرق نہ آئے - پہلے چیچک سے

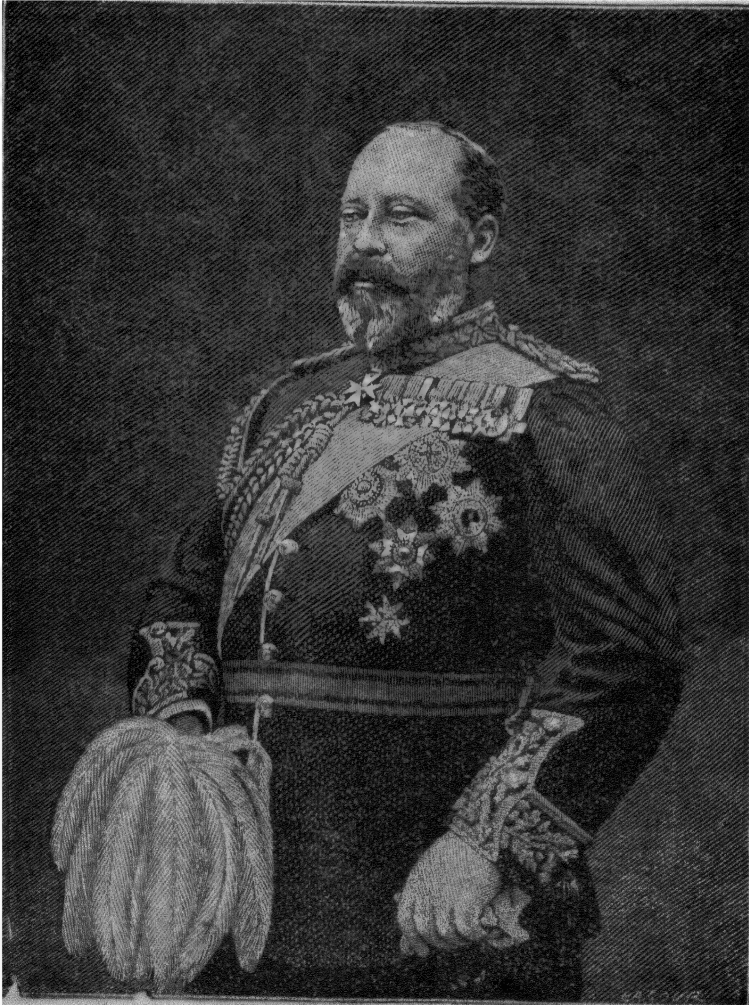
ہزاروں آدمی مرتے تھے لیکن اب اوس سے لوگوں کو بچانے کیلئے ٹیکا لگانے والے گانوں گانوں پھرتے اور ٹیکا لگاتے ہیں - بخار سے بچانے اور اوس سے شفا پانے کیلئے کوفین ہر جگہ نہایت ارزاں بیچی جاتی ہے - اور جابجا دلدل جو بخار کے باعث ہوتے تھے خشک کر دئے گئے ہیں - تھوڑے دنوں سے ہندوستان میں ایک نہایت خطرناک وبا نے جسے طاعون کہتے ہیں قدم رکھا ہے اور غریبوں کے لیئے جن کو یہ مرض ہوتا ہے شفاخانے جاری کئے گئے ہیں - انگریزی دائیاں اور کی تیمارداری اور خبر گیری کے لئے ولایت سے آتی ہیں - اور بہت سے ڈاکٹر اور کے علاج کے لئے اور اور اوس سے بچانے کی تدابیر بنانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں \*

۸ — ہمکو قوی امید ہے کہ ایک زمانہ دراز تک تمام ہندوستان میں امن قائم رہیگا - اور ملک کے باشندے پہلے سے زیادہ خوش حال رہینگے - ہندوستان گورنمنٹ انگلشیہ کے بہادر سپاہیوں کی حفاظت میں ہے - اسلئے اوسے کسی دشمن سے خوف نہیں ہے \*

۹ — اس سے پہلے ملک ہندوستان کبھی کسی قوی اور اچھے حکمران کی ماتحتی میں نہیں آیا تھا - اگلے زمانوں میں بہت سے گروہ اور بہت سی قومیں الگ الگ ایک ایک حکمران کے تحت تھیں - جو ہمیشہ ایک دوسرے سے جنگ و جدال میں رہتی تھیں یہ لوگ جو پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے اب آپس میں یکے دوست ہو گئے - اس وقت انگریزی

ہندوستان زیر فرمان قیصر - بعد کے چہہ وایسراے ۱۱۹

سپاہیوں کے ساتھ ہی ساتھ بہادر گور کھ - دلدار سکھ -  
جفاکش مرہٹے - زور آور پٹھان غرض تمام ہندو اور مسلمان ایک  
جہدے کے نیچے بوقت ضرورت اپنے ملک اور اپنے بادشاہ کے



ایدورڈ مہدم



خاطر لڑنے کے لئے مستعد و ایک دل ہیں - یہ پہلا مرتبہ ہے کہ ہندوستان تاریخ کے رو سے باہم متفق اور ایک ہوا ہے - اور خدا کرے کہ بہت دنوں تک ایک ہی رہے \*

## ۴۳ — ہندوستان پر ایدورہ ہفتم کی بادشاہت

۱ — وکٹوریائے جو تمام دنیا کی گذشتہ و موجودہ حکمران عورتوں میں سب سے اچھی ملکہ تھی - بائیس جنوری سنہ ۱۹۰۱ عیسوی کو انتقال کیا - ملکہ کا سب سے بڑا بیٹا پرنس آف ویلس ایدورہ ہفتم - شاہ انگلستان و قیصر ہندوستان کے لقب سے تخت نشین ہوا \*

۲ — ایدورہ ہفتم نے نو برس نیک نامی سے سلطنت کی - جبکہ یہ پرنس آف ویلس تھے انکا دورہ ہندوستان کا سنہ ۱۸۷۰ ع میں ہوا تھا - یہاں کے والیان ملک سے ملے جلے تھے جو انکے اچھے سلوک سے انکے گرویدہ ہو گئے تھے \* ایدورہ ہفتم زبردست اور عاقل بادشاہ ہی نہیں تھا - بلکہ وہ نیک مزاج اور رحم دل انسان بھی تھا \* یورپ کی کل قومیں اوسکی عزت کرتی تھیں - اور بے سمجھے بوجھ نہیں - اوسکے خوبنوسے واقف ہو کر -

وہ اکثر اونکی ملک میں جا کر اون سے ملتا تھا۔ اور اونکی بادشاہ اور ملکہ کا رشتہ منذ تھا۔ شاہنشاہ جرمنی اوسکا بھانجا تھا اور روس کی ملکہ اوسکی بھانجی \* یورپ کے امن و امان کا وہ بڑا حمایتی تھا اور تاریخ اوسکو ایڈورڈ صلح کن کے نام سے یاد کریگی۔ لوگوں کے دلوں میں اسقدر اوسکی عزت اور محبت تھی کہ سات بادشاہ اوسکی جنازہ میں شریک ہوئے تھے

۳ — وکٹوریہ کے زمانہ میں جو پہلی ملکہ اور پھر پہلی قیصرہ تھی دس وایسراے ہوئے شاہ ایڈورڈ کے زمانہ میں لارڈ کرزن اور لارڈ منٹو دو وایسراے ہوئے۔ لارڈ کرزن گیارہواں وایسراے تھا اور سنہ ۱۸۹۹ ع سے ۱۹۰۵ ع تک رہا۔ اسکے وقت میں دو نئے صوبے قائم ہوئے۔ پنجاب اور بنگالہ دو پرانے صوبوں میں اسقدر کام تھے کہ ایک گورنر (عامل) سنبھال نہیں سکتا تھا۔ پنجاب کا شمالی مغربی حصہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے نام اور بنگالہ کا مشرقی حصہ اور آسام کے نام سے دو نئے صوبے قائم ہوئے \*

۴ — آخر کے چار وایسراے کے زمانہ میں رعایا کی تندرستی اور صحت پر خاص توجہ کی گئی اور عمدہ پانی اور شہروں کی صفائی میں بہت روپیے خرچ کیے گئے۔ چیچک بھی ایک ایسی وبا تھی جس سے ہزاروں آدمی مرا کرتے تھے۔ اسکی بھی تدارک کی گئی اور اب گاؤں گاؤں ٹیکہ دینے والے ٹیکہ لگاتے پھرتے ہیں۔ تپ کی مجرب دوا کونین ہر جگہ بہت کم دام کو بکتی ہے۔ اور ملیریا کے روکنے کو نالے گڑھے

بھر کر خشک کر دیئے گئے - سنہ ۱۸۹۶ ع میں طاعون ( پلیگ ) پہلے پہل بمبئی میں شروع ہوا - خاص طاعون کے علاج کو اسپتال جگہ بہ جگہ کھولے گئے جہاں غریبوں کو دوا مفت ملتی تھی اور انکے خدمت کو ولایت سے نرس اور علاج کو ڈاکٹر بلائے جاتے تھے \*

۵ — شاہ ایدوژد کے دو وائسرائے کے زمانہ میں چھوٹی چھوٹی کئی لڑائیاں بھی ہوئیں - یہ لڑائیاں پہاڑی قوموں سے ہوئیں جو شمال مغرب میں آباد ہیں اور بھی تبت کے باشندوں سے جو ہندوستان کے شمال مشرق میں ہے - قدیم زمانہ میں شمال مغرب کی قومیں پہاڑ سے اتر کر نیچے کے رہنے والوں کو لوٹ لیا کرتے تھے اور اب بھی دق کرنے سے باز نہیں آتی ہیں - مگر انکے سزا کو ہر ہر نا کے پر فوج رکھی گئی ہے \*

۶ — ہملوگ کو شکر کرنا چاہئے کہ ہندوستان کے بدنصیبی کے دن ختم ہوئے اور اچھے دن آئے - خدا سے ہملوگ کو امید رکھنا چاہئے کہ یہ امن و آمان کا زمانہ برابر قائم رہیگا - بادشاہ کی بہادر فوج ہملوگ کی حفاظت کو کافی ہے اور کوئی خوف دشمن کا نہیں ہے \*

۷ — ہملوگ پڑھ چکے ہیں کہ بہادر اور جری قومیں اتر کے سرد ملکوں سے ہندوستان میں آیا کیں انکی وہ جرات باقی نہیں رہی جب ہندوستان کے گرم آب و ہوا کا اونپر اثر ہوا اوسی اتر کی دوسری قوموں نے آکر انکو نکال دیا اور خود

ہندوستان پر قابض ہو بیٹھیں - لیکن گوروں کی فوج یہاں زیادہ روز نک رہنے نہیں پاتی - سرد انگلستان ملک کے وہ رہنے والے ہیں اور وہیں تعلیم بھی پاتے ہیں - وہ یہاں آتے ہیں اور کچھ روز رہکر پھر وہیں لوٹ جاتے ہیں - اور انکے جگہ پر تازہ دم فوج ولایت سے دوسری آتی ہے - اور اس طرح سے وہی جرأت اور بہادری قائم رہتی ہے \*

۸ — ہندوستان کا نصیب اچھا ہے کہ سارا ملک ایک نیکدل اور زبردست بادشاہ کے ماتحت ہے - پُرانے زمانے میں ہر قوم اور فرقے کا بادشاہ جدا ہوتا تھا اور آپس میں برابر لڑائی جھگڑے رہا کرتے تھے - اب سب ایک ہو گئے ہیں - گوروں کے ساتھ جوانمرد گرکے - غند مزاج سکھ - جفاکش مرہٹے - بہادر پٹھان - ہندو - مسلمان سب ایک جھنڈے کے نیچے اپنے ملک اور بادشاہ پر جان نثاری کو ایکدل ہو رہے ہیں - ہندوستان کے تاریخ میں یکدلی کی یہ پہلی مثال ہے - خدا اسکو قائم رکھے

## ۴۴ — ہندوستان پر جارج پنجم

### کی بادشاہت

۱ — جارج اپنے باپ ایڈورڈ ہفتم کے بعد جارج پنجم کے لقب کے ساتھ تخت پر بیٹھا - اور اوسنے لارڈ ہارڈنگ کو ہندوستان کا وائسرائے مقرر کیا

۲ — پہلے بھی باپ کے زمانہ میں ہندوستان آئے تھے اب پھر سنہ ۱۹۱۱ء میں شہنشاہ جارج اور ملکہ میری تخت نشینی کا رسم ادا کرنے کو یہاں آئے۔ قدیم شہر دہلی میں انکی تخت نشینی کی رسم بڑے شان و شوکت سے ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو ادا ہوئی۔ مغلیہ بادشاہوں کا دارالحکومت دہلی تھا۔ لارڈ ہارڈنگ نے اس کو پھر پایہ تخت بنائے جانے کا اعلان کیا \*

۳ — یہ بھی اعلان کیا گیا کہ صوبہ بہار پھر قائم ہوگا اور پٹنہ اوسکا صدر مقام ہوگا۔ یہ وہی پٹنہ ہے جو دو ہزار برس پہلے پائلیپٹر کے نام سے مشہور تھا اور جہاں چندر گپت موریہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو برس پہلے بادشاہ تھا۔ صوبہ مغربی بنگالہ اور آسام پھر توڑ دیا گیا اوسکا جنوبی حصہ مع دھاکہ بنگالہ میں ملا لیا گیا اور آسام جدا چیف کمشنری کر دیا گیا \*

۴ — ہندوستان کی رعایا - والیان ملک اور شاہزادوں نے بڑے جوش اور خوشی کے ساتھ اپنے شاہنشاہ کا خیر مقدم کیا۔ اور وہ دن کروڑوں آدمیوں کو کبھی نہیں بھولے گا جس دن انکو اپنے شہنشاہ اور ملکہ کی زیارت نصیب ہوئی تھی خدا ہمارے ہر دل عزیز بادشاہ جارج پنجم اور ملکہ میری کو قائم رکھے \*

تمام شد

# منتخب کتابونکی فہرست جو کہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کے لئے مفید ہیں

## طبعی تعلیم

طبعی ورزش کی کتاب بالتصویر ہندوستان کے اسکولوں کے حاجت کے مطابق  
مصنفہ جسے - سی - کمپسٹر اور جی - آر - کئی - بارہ آنہ - ( اردو -  
ہندی میں بھی چھپی ہے ) \*

## علم حساب

حساب کی کتاب اسکولوں کے لئے - پادری جسے - بی - لوک نے بنایا جسکو  
مسٹر - ٹی - سی - لوئیس صاحب - ہندوستان کے اسکولوں کے لئے منتخب  
کیا - ایک روپیہ - بارہ آنہ - ( ہندی اور اردو میں بھی ) چھپی ہے \*  
اردو حصہ پہلا پانچ آنہ ۶ پائی - دوسرا اور تیسرا حصہ بارہ آنہ حصہ  
چوتھا آٹھ آنہ \*

ہندی - پارٹ پہلا چار آنہ - پارٹ دوسرا اور تیسرا دس آنہ - پارٹ چوتھا  
پانچ آنہ \*

اسکول ارنہمیٹک ایچ - اس - ہال - اور اف - ایچ - اسٹیڈیہنس - ہندوستان کے  
اسکولوں کے لئے مصنفہ پادری اے - سمس - ام - اے - ایک روپیہ -  
بارہ آنہ \*

ارنہمیٹک واسطے اور سکندری اسکولوں کے لئے جی - کے - گوکھلی - سی  
بی - اے - سی - آئی ای - بارہ آنہ \*

ایسن ان ایکسپیریمینٹل اور پراکٹیکل جیومیٹری ایچ - اس ہال - اور اف -  
اسٹیڈیہنس اردو آٹھ آنہ ہندی پانچ آنہ \*

اسکول جیومیٹری ایچ - اس - ہال اور اف - ایچ - اسٹیڈیہنس اردو حصہ  
پہلا چھ آنہ - حصہ پہلا اور دوسرا دس آنہ - حصہ تیسرا پانچ آنہ -  
حصہ چوتھا تین آنہ \*

ہندی پارٹ پہلا چار آنہ ۶ پائی - پارٹ پہلا اور دوسرا دس آنہ - پارٹ  
تیسرا ( زبر طبع ہے ) حصہ چوتھا تین آنہ \*

اسکول جیومیٹری حصہ پہلا اور دوسرا ( انگلش ادیشن ) بارہ آنہ

# Selected List of Books sanctioned for use in Anglo-Vernacular and Vernacular Schools in the United Provinces.

## ENGLISH.

**Macmillan's English Readers for the United Provinces of Agra and Oudh.** First Reader, 6 annas; Second Reader, 8 annas; Third Reader, 10 annas.

**Macmillan's King Readers.** By E. MARSDEN, B.A. With Coloured and other Illustrations. **The King Primer**, Illustrated, 3 annas; with Coloured Illustrations, 4 annas. Also in Urdu and Hindi. Enlarged edition, Illustrated, 4 annas. **The King Reader I**, Illustrated, 4 annas; with Coloured Illustrations, 5 annas. Book II, 6 annas; Book III, 8 annas; Book IV, 9 annas; Book V, 10 annas.

**The Junior Prose Reader.** By C. M. BARROW, M.A., 8 annas.

**The Senior Prose Reader.** By C. M. BARROW, M.A., 10 annas.

**A First Book of English.** By L. TIPPING, 4 annas.

**A First English Reader.** By L. TIPPING, 2 annas.

**Lessons in English Composition.** Book I, 4 annas; Book II, 5 annas; Book III, 6 annas.

**A Primer of English Grammar.** By Rev. R. MORRIS, LL.D. Revised by H. BRADLEY, M.A., 10 annas.

## HISTORY.

**History of India for Junior Classes.** By E. MARSDEN, B.A. As. 12.

**Middle Vernacular History Reader.** By E. MARSDEN, B.A. Urdu and Hindi. 5 annas each.

**History of India, Parts I and II.** By E. MARSDEN and LALA JYARAM. Urdu, Part I, 10 annas; Part II, 8 annas.

**India under Company and Crown.** By H. A. STARK, B.A. 10 annas.

## PHYSICAL TRAINING.

**A Text Book of Physical Drill.** Specially designed to meet the requirements of Schools in India. By J. C. KEMPSTER and G. R. KAYE. As. 12. (Also in Urdu and Hindi.)

## MATHEMATICS.

**Arithmetic for Schools.** By Rev. J. B. LOCK. *Edited and arranged for use in India.* By T. C. LEWIS. Re. 1-12. Also done in parts: Urdu, Part I, 5 annas 6 pies; Parts II and III, 12 annas; Part IV, 8 annas.

Hindi, Part I, 4 annas; Parts II and III, 10 annas; Part IV, 5 annas.

**A School Arithmetic.** By H. S. HALL and F. H. STEVENS; *adapted for Indian Schools.* By Rev. A. SIMS, M.A. Re. 1-12.

**Arithmetic for Lower Secondary Schools.** By G. K. GOKHALE, B.A., C.I.E. 12 annas.

**Lessons in Experimental and Practical Geometry.** By H. S. HALL and F. H. STEVENS. Urdu, 8 annas; Hindi, 5 annas.

**A School Geometry.** By H. S. HALL and F. H. STEVENS.

Urdu, Part I, 6 annas; Parts I and II, 10 annas; Part III, 5 annas; Part IV, 3 annas.

Hindi, Part I, 4 annas 6 pies; Parts I and II, 10 annas; Part III (in press); Part IV, 3 annas.

**A School Geometry, Parts I and II.** (English edition). 12 annas.











